بسم اللہ الرحمن الرحیم

جوامع السیرۃ

سیرۃ نبوی پر مستند مختصر و جامع قدیم ترین ماخذ

جدید ترمیم شدہ ایڈیشن

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حزم ظاہری

ترجمہ: محمد سردار احمد

مجلس نشریات اسلام

۱-کے ۳ ناظم آباد کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جوامع السیرۃ

سیرتِ نبوی پر مستند، مختصر و جامع قدیم ترین ماخذ
اور اپنی نوعیت کی منفرد کتاب جو بڑی مفید و معلومات افزا ہے

امام حافظ ابن حزم ظاہری اندلسی متوفی ۴۵۶ھ

مترجم:-
محمد سردار احمد (فاضل عربی)

(نظر ثانی شدہ ایڈیشن)

مجلس نشریاتِ اسلام
۱-کے-۳ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد ۲، کراچی ۱۸

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق طباعت واشاعت پاکستان میں
بحق فضلِ ندوی محفوظ ہیں۔

نام کتاب ــــــــ جوامعُ السیرۃ

نام مصنّف ــــــــ امام حافظ ابنِ حزم ظاہری اُندلسی

نام مترجم ــــــــ محمد سردار احمد (فاضل عربی)

پیش لفظ و نظر ثانی ــــــــ مولانا عبدالقدوس ہاشمی

کتابت ــــــــ بلقیس ناز

طباعت ــــــــ شکیل پرنٹنگ پریس کراچی

سالِ طباعت ــــــــ ۱۹۹۰ء

تعداد ــــــــ ایک ہزار

قیمت ــــــــ 56/- روپے

MAJLIS NASHRIYAT-E-ISLAM KARACHI

ناشر:-

فضلِ ربّی ندوی

مجلس نشریاتِ اسلام

۱-کے-۳ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد ۲، کراچی ۱۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
پیش لفظ۔ مولانا عبدالقدوس ہاشمی	۷
مقدمہ۔ ڈاکٹر احسان عباس	۱۰
مقدمہ۔ مترجم	۲۴
نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۰
رسول اللہؐ کی ولادت، بعثت، عمر اور وفات۔	۳۳
معجزاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔	۳۶
رسول اللہؐ کے حج و عمرے۔	۴۶
غزواتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۴۷
فوجی مہمات (سرایا)	۴۸
صفت و اسماء نبویؐ	۵۳
رسول اللہؐ کے اُمراء (حکام و والی)	۵۴
زمانہ جاہلیت میں آپؐ کے دوست و احباب اور محافظ۔	۵۷
کاتبین وحی و فرامین۔	۵۸
خدامِ رسولؐ موذن اور شعراء وغیرہ	۵۸

عنوان	صفحہ
آپؐ کی انگوٹھی۔	۵۹
آپؐ کے قاصد۔	۶۰
اکثر فرماں رواؤں کا قبولِ اسلام	۶۱
ازواجِ مطہرات	۶۳
اولاد۔	۷۰
اخلاقِ نبویؐ۔	۷۲
مختصر تاریخ عہدِ رسالت	۷۷
آغاز نزولِ وحی	۷۷
اسلام میں سبقت کرنے والے۔	۷۸
اعلانِ دعوت۔	۸۲
مخالفین اور دشمنانِ اسلام	۸۲
کمزور مسلمانوں پر مصائب	۸۵
ہجرتِ حبشہ۔	۸۶
مہاجرینِ حبشہ کے نام	۸۶
وفدِ قریش دربارِ نجاشی میں۔	۹۱
قریش کی طرف سے مقاطعہ۔	۹۱
مہاجرینِ حبشہ کی واپسی۔	۹۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
طائف کا تبلیغی سفر	۹۵
طفیل بن عمرو الدوسی کا قبولِ اسلام۔	۹۶
واقعۂ اِسراء (معراج)۔	۹۶
انصار کی آمد و قبول اسلام۔	۹۷
عقبۂ اُولیٰ۔	۹۹
عقبۂ ثانیہ۔	۱۰۲
انصار کے بارہ نقباء کے نام۔	۱۰۳
بیعت عقبۂ ثانیہ کے شرکاء۔	۱۰۴
ہجرتِ مدینہ۔	۱۰۸
حضورؐ کی ہجرت اور حضرت ابوبکرؓ کی رفاقت۔	۱۱۲
غارِ ثور میں حضورؐ کا قیام	۱۱۳
حضورؐ کی سفر کی منزلیں	۱۱۵
حضورؐ ابوایوب انصاریؓ کے گھر میں۔	۱۱۸
مسجدِ نبوی کی تعمیر۔	۱۱۸
معاہدۂ یہود۔	۱۱۹
مُواخاتِ مہاجرین وانصار۔	۱۱۹
فرضیتِ زکوٰۃ۔	۱۲۱
مدینہ میں منافقین کا ظہور۔	۱۲۱
غزوۂ الابواء۔	۱۲۴
حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم اور عُبیدہ بن حارث کی مہمیں۔	۱۲۵
غزوۂ بُواط۔	۱۲۶
غزوۂ ذی العشیرہ۔	۱۲۷
غزوۂ بدرِ اُولیٰ۔	۱۲۸
سریہ سعد بن ابی وقاصؓ۔	۱۲۸
سریۂ عبداللہ بن جحشؓ۔	۱۲۹
تحویلِ قبلہ۔	۱۳۱
بدرِ ثانیہ (بدرِ کبریٰ)۔	۱۳۲
شرکاءِ بدر کے نام۔	۱۴۰
شہدائے بدر کے نام۔	۱۵۶
مشرکینِ مکہ کے مقتولین۔	۱۵۷
مشرکینِ مکہ کے قیدی۔	۱۵۹
غزوۂ بنی سلیم۔	۱۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
غزوۂ سویق۔	۱۶۱
غزوۂ ذی امر۔	۱۶۲
غزوۂ بحران۔	۱۶۲
غزوۂ بنی قینقاع۔	۱۶۳
قتل کعب بن اشرف۔	۱۶۴
غزوۂ احد۔	۱۶۵
شہدائے احد کا تذکرہ۔	۱۷۷
احد میں مشرکینِ مکہ کے مقتولین۔	۱۸۱
غزوۂ حمراء الاسد۔	۱۸۲
واقعۂ رجیع۔	۱۸۳
واقعۂ بیئر معونہ۔	۱۸۶
غزوۂ بنی نضیر۔	۱۸۹
غزوۂ ذات الرقاع۔	۱۹۱
غزوۂ بدر ثالثہ۔	۱۹۲
غزوۂ دومۃ الجندل۔	۱۹۲
غزوۂ خندق۔	۱۹۳
غزوۂ بنی قریظہ	۲۰۰
شہدائے غزوۂ خندق اور غزوۂ بنی قریظہ کے نام	۲۰۶

عنوان	صفحہ
غزوۂ خندق میں مشرکین کے مقتول	۲۰۷
غزوۂ بنی قریظہ میں مسلمان شہداء	۲۰۷
ابورافع سلام بن ابی الحقیق۔	۲۰۸
غزوۂ بنی لحیان۔	۲۱۰
غزوۂ ذی قرد۔	۲۱۳
غزوۂ بنی المصطلق۔	۲۱۴
واقعہ اِفک۔	۲۱۸
غزوۂ (صلح) حدیبیہ۔	۲۱۹
بیعتِ رضوان۔	۲۲۲
غزوۂ خیبر۔	۲۲۵
حضورؐ کو زہر دینے کا واقعہ۔	۲۲۹
غنائم خیبر کی تقسیم۔	۲۳۰
شہدائے خیبر کے نام۔	۲۳۱
فتح خیبر کے بعد حبشہ سے آنے والے۔	۲۳۲
فتح فدک۔	۲۳۴
فتح وادیِ القریٰ۔	۲۳۵
عمرۃ القضاء۔	۲۳۵
غزوۂ موتہ	۲۳۶
شہدائے غزوۂ موتہ۔	۲۳۹
فتح مکہ۔	۲۴۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فتح مکہ کی تیاری	۲۴۳	مسجدِ ضرار کا انہدام	۲۷۷
حضورؐ کا لشکر کے ساتھ مکہ میں داخلہ	۲۵۰	مساجدِ رسولؐ	۲۷۸
حضورؐ نے جن لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔	۲۵۱	قبیلہ ثقیف کا اسلام	۲۷۹
غزوہ حُنین	۲۵۶	پہلا اسلامی حج اور اعلان برأۃ	۲۸۳
شہدائے حُنین کے نام	۲۶۳	وفود قبائلِ عرب کا اسلام قبول کرنا	۲۸۳
غزوۂ طائف	۲۶۴		
شہدائے طائف	۲۶۶	حجۃ الوداع	۲۸۵
وفد ہوازن	۲۶۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات۔	۲۸۷
مؤلفۃ القلوب	۲۶۸		
غزوۂ تبوک	۲۷۲		

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حامداً ومصلیاً

یہ بیش بہا کتاب جو آپ کے سامنے اس وقت پیش ہے۔ علامۃ الاندلس امام حافظ ابن حزم الظاہری المتوفی ۴۵۶ھ کی معلومات افزا اور مفید عربی کتاب جوامع السیرۃ کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ ہمارے فاضل دوست جناب محمد سردار احمد صاحب ناظم لائبریری رباط العلوم، عالمگیر روڈ کراچی نے کیا ہے۔ اور ماشاء اللہ اچھا کیا ہے۔

اصل کتاب کے متعلق آپ عربی کتاب کے محقق و مصحح جناب ڈاکٹر احسان عباس مصری کے عالمانہ مقدمہ میں پڑھیں گے۔ ان کی تحقیق اور مشہور مصری عالم احمد محمد شاکر کی نظرِ ثانی کے بعد یہ کتاب اور اسی کے ساتھ امام ابن حزم کے رسائل خمسہ بھی القاہرہ مصر کے اِدارہ دار المعارف المصریہ سے بڑے اہتمام کے ساتھ، ضروری اشاریوں کے اضافہ کے بعد شائع ہوئی تھی۔ اگرچہ امام ابن حزم کی شخصیت اور مقبولیت کی وجہ سے عظیم الشان ضخیم کتاب المحلی کے مصنف کی یہ مختصر و جامع کتاب طباعت سے پہلے بھی اہل علم میں متداول تھی، دنیا کے تقریباً ہر بڑے کتب خانہ میں اس کے قلمی نسخے موجود تھے، لیکن جس پریس اور جن علمائے نے اس کی تصحیح و تحقیق کا اہتمام کر کے اسے طبع کر دیا۔ درحقیقت انہوں نے اہلِ علم اور طالبانِ علم پر بڑا احسان کیا۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

اُردو زبان کو اسلامی علوم کے مخزن ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اس وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں جتنے مسلمان آباد ہیں۔ اُن میں سے اردو زبان سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے یعنی کسی ایک زبان بولنے والے مسلمانوں کی تعداد اُردو زبان بولنے اور سمجھنے والوں سے کم ہے۔ اسی طرح اردو زبان میں عربی کے بعد دنیا کی ہر زبان سے زیادہ اسلامی ادب پایا جاتا ہے۔ اس وسیع ذخیرۂ ادب میں عربی یا کسی دوسری زبان سے اُردو میں ترجمہ ہونے والی کتابیں بھی ہیں اور خود اردو ہی میں تصنیف و تالیف کی جانے والی کتابیں بھی ہیں۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو اردو میں جو اسلامی ادب پایا جاتا ہے، اِس کا ستّر فیصد سے زیادہ حصّہ خود اسی زبان میں تصنیف و تالیف ہوا ہے اور خاص سیرۃ طیبہ پر تو اردو زبان میں اتنی تعداد میں کتابیں موجود ہیں کہ اتنی تعداد میں کتابیں عربی زبان کے سوا اور کہیں نہ مل سکیں گی۔ میں نے ایک زمانہ میں سیرۃ طیبہ پر لکھی گئی اردو کتابوں کی ایک فہرست تیار کرنے کی سعی کی تھی۔ اس فہرست غیر مشروح میں کوشش کی تھی کہ علاّمہ شبلی اور علامہ سید سلیمان ندوی کی عظیم الشان ضخیم کتاب سیرۃ النبیؐ سے لے کر سیرت پر کتابچے اور کتب میلاد سعیدی و میلاد شہیدی تک کا اندراج ہو جائے۔ کام مکمل نہ ہوا لیکن جتنا ہوا اس میں ۸۹۶ کتابوں کے نام درج ہوئے۔

الحمد للہ کہ اس عظیم و وسیع علمی ذخیرہ میں آج ایک گراں قدر کتاب "جوامعُ السیرۃ" کے اردو ترجمہ کا اضافہ فاضل مکرم جناب محمد سردار احمد صاحب کی کوششوں اور مخلصانہ محنتوں سے ہو گیا۔

ترجمہ کرنا ایک بڑا مشکل کام ہے۔ زبانوں میں الفاظ و نظم الفاظ ہی کا اختلاف نہیں ہوتا بلکہ طرزِ ادا کا اختلاف بھی ہوتا اور بہت ہوتا ہے۔ پھر ترجمہ نگار اصل مصنف کے اندازِ بیان اور فکری تقدیم و تاخیر کا بھی پابند ہوتا ہے۔ اس ہفت خواں سے گزرنے کے بعد ہی ایک ترجمہ نگار اپنی منزل کو پا سکتا ہے۔ میں مبارکباد دیتا ہوں فاضل مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو، کہ وہ کامیابی کے ساتھ اس ہفت خواں سے گزر گئے۔ اللہ تعالیٰ اس ترجمہ سے استفادہ کی توفیق ہمیں اور دوسرے تمام ناظرین کو عطا فرمائے۔

کوئی علّامہ امام یا صاحبِ قلم ہو، مطلقاً واجب الاطاعت نہیں ہوتا، پھر ہمیں اتباع کا حکم صرف صاحب وحی علیہ الصلوٰۃ ہی کے متعلق دیا گیا ہے، کسی اور کے متعلق نہیں دیا گیا ہے۔ اسی طرح کوئی بندہ چاہے وہ بڑے سے بڑا عالم ہو خطاد نسیان سے بلند نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ امام ابن حزم کے بیانات کو اس طرح قبول کرلیں جس طرح وحی الٰہی کو قبول کیا جاتا ہے۔ لیکن میں پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ امام ابن حزم نے اپنی اس مہتم بالشان کتاب میں سیرۃ طیبہ سے متعلق اس قدر معلومات اور اتنے کم صفحات میں جمع کردی ہیں کہ اس اعتبار سے "جوامع السیرۃ" ایک بے نظیر کتاب کہی جا سکتی ہے۔ ہمیں اس سے بیش از بیش استفادہ کرنا چاہیئے۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

عبد القدوس ہاشمی

کراچی ۲۵ رجب ۱۴۰۱ھ

۲۹ مئی ۱۹۸۱ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

از ڈاکٹر احسان عبّاس

ابن حزم - مورّخ و صاحب سیرۃ نبوی

علامہ ابن حزم کے بارے میں یہ کہنا حقیقت سے بعید نہیں ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جو جوامعُ السیرۃ کے نام سے موسوم ہے) کے مرتب کرنے میں اس بات کو پیش نظر رکھا ہے کہ وہ طلبہ کے لئے مختصر قریب المآخذ اور سہل الاستفادہ ہو جیسا کہ انہوں نے اپنے دیگر تاریخی رسائل میں بھی اس کا لحاظ کیا ہے۔ مثلاً رسالہ نقطہ العروس، رسالہ رجال القرآت المشہورہ، رسالہ رجال الحدیث، فُتوح الاسلام بعد رسولؐ اللہ اور تاریخ الخلفاء، وغیرہ۔ اس مختصر سیرت رسولؐ میں انہوں نے وہ بنیادی مواد فراہم کیا ہے جس کو محفوظ رکھنے سے وہ اہل علم جو سیرت رسولؐ اللہ سے شغف رکھتے ہیں کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتے۔

دراصل یہی وہ تعلیمی مقصد تھا جس نے ابنِ حزم جیسی شخصیت میں زبردست محرّک کا کام کیا اور اُنہیں سیرتِ نبوی پر کتاب لکھنے کے لئے آمادہ کیا۔ لیکن اُن کے پیش نظر یہی ایک مقصد نہیں تھا بلکہ اس کے علاوہ دوسرے مقاصد بھی تھے۔ جو شخص ظاہری مذہب کے بارے میں کچھ واقفیت رکھتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ اُن کے ہاں عام طور پر درایت کے مقابلہ میں روایت کی کثرت اور نقل کی اہمیت ہوتی ہے خصوصاً ابن حزم کے نزدیک ــــ اور سیرۃ تو نقل ہی کی ایک قسم ہے۔ اس پر بعد مطالعہ یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ ابنِ حزم نے اپنی کتاب سیرۃ نبوی میں کسی قدر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18044 LIBRARY

جدید انداز اختیار کیا ہے اور روایات کے نقل کرنے میں کچھ جدید قیود کا بھی خیال رکھا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ درایت کے مقابلہ میں نقلِ روایت اُن کے مذہب کا جزء ہے اور مذہب ظاہری کی بنیاد ہی یہ ہے۔ بلکہ وہ تو نقل روایت کو دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں ملّت اسلامیہ کی ایک خصوصیت قرار دیتے ہیں کہ اس میں اس بات کو ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ نقل میں نقص نہ ہو اور ناقلین روایت ثقہ ہوں ان میں ضعف نہ ہو۔ بلکہ اس امر خاص میں وہ دوسرے مذاہب پر حملہ آور بھی ہوتے ہیں کہ ان مذاہب میں صحیح و غلط کے نقد کا نہ کوئی طریقہ ہے اور نہ نقلِ روایت کے کوئی اصول ہیں۔

اس کے علاوہ سیرۃِ رسولؐ صرف نقل کی ایک قسم نہیں ہے کہ واقعات کو پیش کر دیا جائے۔ بلکہ ابن حزم کے نزدیک اس سے مقصد کمالِ انسانی کی ایک بلند تصویر پیش کرنا بھی ہے۔ اس وجہ سے اس میں کوئی تعجب نہیں کہ انہوں نے سیرت نبوی کو اپنا پسندیدہ موضوع بنایا اور انہوں نے اس بات کی کوشش کی کہ لوگوں کے لئے سیرت پر ایسی کتاب مرتب کی جائے جو سہل و آسان ہو، قریب الفہم ہو اور حقائق کو واضح کرنے والی ہو۔

جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ "جو دنیا و آخرت کی بھلائی کا طالب ہو اور عمدہ سیرت کے ساتھ فضائل و محاسنِ اخلاق سے آراستہ ہونے کا خواہش مند بھی ہو وہ رسول اللہؐ کی اقتداء کرے اور حتیٰ الامکان آپ کے اخلاق اور اُسوۂ حسنہ کو اپنائے"۔ اُس سے اُن بہت سے اسباب کے بارے میں نہیں پوچھا جاسکتا جن کی وجہ سے اِس کی توجہ سیرت کی طرف دوچند ہوئی اور سیرۃ کو جدید انداز پر لکھنے پر اُبھارا۔

مذکورہ بالا بیان کی بناء پر یہ امر مزید قوت و رسوخ میں اضافہ کا باعث ہے، جب ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ابنِ حزم کے نزدیک رسول اللہؐ کی سیرۃ آپ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق پر دلائلِ قاطعہ میں سے ایک بڑی زبردست دلیل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ معجزہ بھی دلائل نبوت میں سے ہے لیکن سیرۃ نبوی تمام طبعی و مادّی معجزات کے مقابلہ میں قوت و دلالت کے اعتبار سے بڑھ کر ہے۔

علامہ ابنِ حزم کہتے ہیں کہ جو شخص بھی رسول اللہ کی سیرۃ طیبہ پر غور کرے گا وہ لازمی طور پر آپؐ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کرے گا اور اس کا دِل اس بات کی گواہی دے گا کہ آپؐ واقعتہً اللہ کے رسُول تھے۔ اگر آپ کی سیرۃ کے علاوہ اور کوئی معُجزہ نہ بھی ہو تو یہی معجزہ (سیرۃ رسولؐ) آپ کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔

علامہ ابنِ حزم اپنی اس رائے کو بہت سی مثالوں سے واضح کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ واقعہ ہے کہ آپؐ نے ایسی بستی میں نشوونما پائی جہاں تعلیم نہیں تھی اور جہالت کا دَور دورہ تھا۔ آپؐ نہ لکھنا جانتے تھے اور نہ پڑھنا۔ نہ کبھی آپؐ کا اپنی بستی سے نکلنا ہوا سوائے دو موقعوں کے۔ ایک موقعہ پر آپؐ کا بچپن میں اپنے چچا کے ساتھ شام کی طرف جانا ہوا۔ دوسرے موقعہ پر بھی شام ہی کی طرف حضرت خدیجہ صدیقہؓ کا سامانِ تجارت لے کر جانا ہوا۔ اور وہاں زیادہ عرصہ قیام بھی نہیں کیا۔ ان دو مواقع کے علاوہ آپؐ اپنی قوم سے کبھی جُدا نہیں ہوئے۔ آپؐ نے اپنی زندگی اپنی ہی قوم میں رہ کر گزاری۔ اس کے بعد وہ وقت آیا کہ قدرت خداوندی سے آپؐ کے ہاتھوں ملک عرب میں اسلام پھیلا اور آپؐ کو وہاں غلبہ نصیب ہوا۔ لیکن اس غلبہ کے باوجود آپؐ کی زندگی میں نہ کوئی تغیر ہوا اور نہ آپؐ کی سیرت میں کوئی تبدیلی آئی۔ یہاں تک کہ آپؐ دنیا سے رخصت ہوئے اس حال میں کہ آپؐ کی زرہ اپنے اہل وعیال کی قوت لایموت کے لئے چند صاع جَو کے عوض رہن تھی۔ آپؐ نے اپنے گھر میں کبھی ایسی حالت میں رات نہیں گزاری کہ آپؐ کے پاس دِرہم و دینار ہو۔ آپؐ زمین ہی میں بیٹھ کر جو کچھ حاضر ہوتا کھانا کھا لیتے۔ آپؐ اپنا کام خود کر لیتے۔ آپؐ اپنے ہاتھ سے جوتی گانٹھ لیتے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے کپڑوں میں خود ہی پیوند لگا لیتے۔ آپؐ ہر ضرورت کے موقعہ پر اپنے اُوپر دوسروں کو ترجیح دیتے اور اپنی ضرورت کا خیال نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ آپؐ کی سیرت کا ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ آپؐ کے اصحاب میں سے ایک ایسا شخص دشمنانِ یہود کے ہاتھوں شہید ہو جاتا ہے جس کا مثل مفقود تھا اور ایسا بہادر جس سے بڑے بڑے لشکر خوف زدہ ہو جاتے تھے وہ آپؐ کے دشمن یہودیوں کے ہاتھوں مارا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود آپؐ نے دشمنوں میں سے کسی سے کوئی انتقام نہیں لیا۔ نہ کسی کا خون بہا اور نہ اُن کے اَموال چھینے بلکہ اپنی طرف سے سَو اونٹ فدیہ میں دے دیئے اور یہ ایسی تنگدستی کی حالت میں ہوا کہ آپ خود ایک ایک اونٹ کے ضرورت مند تھے۔

اِسی اسپرٹ درروح اور جذبہ کے تحت ابنِ حزم نے سیرت رسولؐ مرتب کی اور اپنی اس کتاب کو دو اہم فصلوں سے ممتاز کیا ایک فَصل مُعجزاتِ رسولؐ اور دوسری فصل آپ کے اَخلاق وشمائل سے متعلق ہے۔ علاّمہ نے اِن دونوں موضوعات کو اپنی دوسری تحریروں میں بھی دہرایا ہے کیونکہ یہ دونوں موضوعات آپکی نبوّت کی حقّانیت پر شاہد ہیں دوسرا موضوع تو آپؐ کے کمالِ خُلقی کے عملی پہلو کو نمایاں کرتا ہے۔

علاّمہ ابنِ حزم نے ماخذ میں سے صرف دو کتابوں کا ذکر کیا ہے جن سے وہ زیادہ تر روایات نقل کرتے ہیں ایک تاریخ اَبُوحسان زیادی، دوسری کتاب تاریخ خلیفہ بن خیّاط یہ دونوں کتابیں اب ناپید ہیں اَلبتہ اِن کتابوں کا کچھ مواد بعض تاریخی کتابوں میں بکھرا ہوا پایا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا انھوں نے ان دونوں کتابوں سے براہِ راست استفادہ کیا تھا یا بالواسطہ۔ بہرحال اس میں تو شک نہیں کہ تاریخ خلیفہ بن خیّاط ابتدائی عہد میں بَقِی بن مُخلد کی روایت سے اُندلس میں پہنچ چکی تھی اور بقی بن مُخلد علامہ کے نزدیک شیخ المفسرین والمحدثین تھے۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ علاّمہ نے اس کتاب کو مرتب کرنے میں بہت زیادہ ابنِ اسحاق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی روایات پر بھروسہ کیا ہے خاص کر جب انہوں نے غزوات رسولؐ میں سے ایک ایک غزوہ کا حال لکھا اور ہر غزوہ میں ان ناموں کا ذکر کیا جو مسلمان اور مشرکین مکہ میں سے شریک معرکہ رہے اور ان ناموں کا ذکر کیا جو مسلمانوں میں سے شہید ہوئے۔ حتیٰ کہ ان مواقع میں ابن اسحاق کی روایات پر ان کی شدتِ اتباع سے بظاہر ایک عجیب بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن حزم نے اُن ناموں کے ذکر کے ساتھ ان کے پورے نسب کو محفوظ کیا ہے لیکن اس میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ وہ الجمھرۃ فی الانساب کے مؤلف ہیں تعجب تو اس میں ہے کہ سیرت میں تو ابن اسحاق کی روایات کو اختیار کرتے ہیں لیکن الجمھرۃ فی الانساب میں انکی روایت کو نہیں لاتے ہیں۔ شاید یہ اس وجہ سے ہو کہ یہ دونوں کتابیں ایسے دو دوروں میں لکھی گئی ہوں جن میں زمانی بُعد طویل رہا ہو۔ یا الجمھرۃ فی الانساب میں دوسرے مآخذ پیش نظر رہے ہوں جو ابن اسحاق کی روایات پر مشتمل نہ ہوں گے۔

یہ بات یقین سے قریب تر ہے کہ ابن حزم نے جو سیرت نبوی پر وسیع اطلاع رکھتے تھے اس کے مرتب کرنے میں زیادہ توجہ سے کام لیا۔ اور سیرت پر لکھی ہوئی بہت سی کتابوں سے واقفیت حاصل کی۔ جن میں سے ہم چند کتابوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جیسے موسیٰ بن عقبہ کی کتاب المغازی۔ سعد بن یحییٰ اُموی کی کتاب السیر۔ ابو داؤد سجستانی کی اعلام النبوۃ۔ ابوجعفر احمد بن قتیبہ کی اعلام النبوۃ۔ یہ ساری کتابیں بلادِ اندلس میں پہنچ چکی تھیں اور اہل اندلس میں روایۃً و سبقاً متداول تھیں۔

انہوں نے سیرت کے مرتب کرنے میں اپنے شیخ و معاصر علامہ ابوعمر ابن عبدالبر المتوفی ۴۶۳ھ کی کتاب الدُّرر فی اختصارِ المغازی والسیر سے بھی استفادہ کیا۔ اگرچہ آج ہم اس کتاب کو کامل اور مکمل صورت میں نہیں پاتے ہیں جس سے معلوم ہوسکے کہ انہوں نے اس سے کس قدر استفادہ کیا۔ لیکن کچھ نقول جو ابن سید الناس نے علامہ ابن عبدالبر کی کتاب سے لئے ہیں اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے شیخ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے متفرق اقتباسات معمولی تصرف کے ساتھ نقل کئے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اِن دونوں مؤلفین یعنی ابن عبدالبر اور ابن سید الناس نے کسی تیسرے ماخذ سے یہ مواد نقل کیا ہو جو ہم تک نہیں پہنچ سکا۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ ابن عبدالبر کی سیرت ان کے بعد آنے والے مؤلفین میں سے ابن سید الناس کے سوا کسی کے پاس نہ تھی۔ اور اب تو سیرت ابن حزم ہی مرجع اور معتمد علیہ ماخذ کی حیثیت سے باقی رہ گئی ہے۔ جس سے چھٹی صدی کے بعد آنے والے مؤلفین نقل کرتے ہیں۔ یہ براہِ راست ہو یا بالواسطہ۔ علامہ ابن کثیر نے اس سیرت سے دو موقعوں پر استفادہ کیا ہے۔ ایک موقعہ پر اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں دوسرے موقع پر اپنی کتاب فصول میں۔ یہ سیرت پر مختصر اور عمدہ کتاب ہے۔ مقریزی نے بھی اس سے بہت سے اقتباسات لئے ہیں حتیٰ کہ اُن کی اپنی کتاب امتاع الاسماع کے اس حصہ میں جو مطبوعہ ہے پندرہ جگہ اس کے اقتباسات موجود ہیں اور صاحب مواہب اللدنیہ نے بھی اپنی کتاب میں ایک مختصر عبارت اس سے نقل کی ہے اور اسی عبارت کو دیار بکری نے اپنی تاریخ خمیس میں دُہرایا ہے۔

یہ نقول و اقتباسات اس اعتبار سے اہمیت رکھتے ہیں کہ ان اقتباسات سے اختلافی مسائل میں ابن حزم کی خاص رائے کا پتہ چلتا ہے خاص طور پر واقعات کی تاریخ اور اُن کے زمانہ وقوع کے بارے میں۔ اس سلسلے میں بعض مثالوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے اس سیرۃ کی اہمیت کا ایک پہلو واضح ہو جاتا ہے۔

(۱) زکوٰۃ کی فرضیت بھی مدینہ آنے کے بعد مہاجرین کی ہمدردی کے لئے اسی ابتدائی زمانہ میں ہوئی جیسا کہ ابن حزم نے اپنی اس کتاب میں ذکر کیا ہے۔ اگرچہ بعض مؤلفین نے کہا ہے کہ وہ (ابن حزم) زکوٰۃ کی فرضیت کے تعین میں عاجز رہے کہ کب فرض ہوئی۔[1]

---

[1] امتاع الاسماع ص۵، جوامع السیرۃ حزنی نسخہ ص۹۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) ابن حزم کہتے ہیں کہ غزوہ بنی مُصطلق سے واپسی پر اہلِ افک نے حضرت عائشہ پر جو بہتان لگایا اور حضرت عائشہ کی براءۃ کے بارے میں جو حکم خدا کی طرف سے نازل ہوا اس واقعہ کے بارے میں جو صحیح روایات مروی ہیں ان میں سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کے درمیان بحث و گفتگو کا ذکر آتا ہے ۔ وہ کہتے ہیں یہ ہمارے نزدیک وہم و مغالطہ ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ سعد بن معاذ نے فتح بنی قریظہ کے بعد وفات پائی تھی اس میں شک نہیں کہ فتح بنی قریظہ ذی قعدہ سنہ ۴ھ میں ہوا اور غزوہ بنی مصطلق شعبان سنہ ۶ھ میں پیش آیا یعنی سعد بن معاذ کی وفات کے ایک سال آٹھ ماہ بعد ۔ یہ بحث و گفتگو مذکورہ دو شخصوں کے درمیان غزوہ بنی مصطلق سے لوٹنے کے پچاس دن بعد ہوئی ہے[1] (اس اعتبار سے یہ بحث و گفتگو حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادہ کے درمیان کیسے ممکن تھی ۔ اصل میں یہ گفتگو حضرت اُسید بن حضیر اور سعد بن عُبادہ کے درمیان ہوئی تھی) ۔

(ج) بعض مورخین کہتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد سات سو تھی ۔ ابن حزم کہتے ہیں یہ بھی سخت مغالطہ ہے ۔ حقیقت میں صحیح یہ ہے کہ ان کی تعداد تیرہ سو سے پندرہ سو تک تھی[2]

اِس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے جوامعُ السیرۃ کی خصوصیت ظاہر ہوتی ہے اور یہ کتاب دوسری سیرت کی کتابوں سے ایک منفرد حیثیت کی حامل نظر آتی ہے ۔ ابن حزم مورخ کی حیثیت سے واقعات کی تاریخ بیان کرنے میں ایک ممتاز مقام پر دکھائی دیتے ہیں ۔

منقول عبارت کے تجزیہ کرنے میں یہ دقیقہ رسی، غور و فکر اور موازنہ کے بعد صحیح روایات کو اختیار کرنا ۔ جلد بازی اور عدم تحقیق کی وجہ سے جو مغالطے ہوتے ہیں

---

[1] الامتاع الاسماع ص ۲۱۵، جوامع السیرۃ عربی نسخہ ص ۲۰۶ [2] الامتاع ص ۲۷۶ جوامع السیرۃ ص ۲۰۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی تصحیح کرنا اس کتاب کی وہ خصوصیات ہیں جن کا کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔

ان خصوصیات کے ساتھ مزید ایک خصوصیت یہ ہے وہ ان کا پُر از اعتماد اور قطعی ویقینی انداز جو ان کی تحریر میں غالب نظر آتا ہے۔ مزید برآں اُن کا لاشکّ و لابُدّ کا استعمال یعنی قطعیت کے ساتھ کہنا۔ یہ معیوب نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہ وہ اعتماد ہے جو خالص تحقیق وجستجو پر مبنی ہوتا ہے اور صحتِ نقل بھی اس کی مؤید ہے حقیقت یہ ہے کہ یہی باتیں انہیں ان قوی الفاظ کے استعمال پر آمادہ کرتی ہیں۔

ابُومحمد ابن حزم اپنے معاصرین میں واقعات کی تاریخ کی تعیین میں صحت بیانی کے اعتبار سے معروف ہیں حتیٰ کہ ان کے شاگرد حمُیدی کو جب اپنے استاد کی روایت مل جاتی ہے۔ جو اگرچہ دوسروں کی روایت کے خلاف ہو تو وہ اپنے استاد کے بارے میں ہمیشہ یہ کہتے ہیں۔ اَبُومُحَمَّد اَعْلَمُ بِالتَّوارِیخ (ابن حزم واقعات کی تاریخ بیان کرنے میں بہت زیادہ واقفیت رکھتے ہیں) یا اِسی قسم کا کوئی جملہ لکھدیتے ہیں۔

اِسی وجہ سے یہ سیرت واقعات کی تاریخ بیان کرنے میں ایسی قطعی رائے کی حامل ہے جس میں تردد نہیں کیا جاسکتا یہ صرف اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ ضبط وتحقیق میں سخت واقع ہوئے ہیں بلکہ اس وجہ سے بھی کہ سَن ہجری کی تاریخ کے تعیین میں وہ اپنی مستقل رائے رکھتے ہیں۔ وہ سَن ہجری کی ابتداء ماہ محرم سے کرنے کے بجائے ماہ ربیع الاول سے کرتے ہیں یہی وہ مہینہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کی۔ وہ واقعاتِ سیرت کو اسی اعتبار سے تحریر کرتے ہیں اور ان کی نسبت اس وقت سے کرتے ہیں جب ہجرت مدینہ بالفعل واقع ہوئی۔ اس سے ان کا یہ مقصد نہیں ہے کہ اس تاریخ ہجری کی مخالفت کی جائے جس پر تمام مسلمان حضرت عمرؓ کے عہد سے لے کر اب تک متفق چلے آرہے ہیں یا آئندہ مانتے رہیں گے جس میں سن ہجری کا آغاز محرم سے ٹھہرایا جاتا ہے بلکہ ان کا یہ طریقہ تاریخی تبدیلیوں کے اعتبار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تعین وقت میں زیادہ دقت نظر پر مبنی ہے اور تاریخی حقائق سے قریب تر ہے۔ خاص طور پر جب مورخین یہ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ یا یہ واقعات دوسرے یا تیسرے سال واقع ہوئے ہیں اور وہ واقدی کے قول کی طرح بیان نہیں کرتے جس طرح واقدی کہتے ہیں کہ یہ واقعہ رسول اللہ کے مدینہ آنے کے پندرھویں یا سولھویں مہینہ میں ہوا ہے۔ اس سے ان دونوں تعبیروں میں چند ماہ کا فرق پڑنا ظاہر ہے۔ یہ صحیح ہے کہ یہ اختلافات جو زمانی اعتبار سے بہت زیادہ اُلجھے ہوئے ہیں ان میں وہ ایک جدید رائے کا اضافہ کرتے ہیں۔ لیکن وہ اطمینان جو اُن کو اپنی رائے پر ہوتا ہے وہ ہم کو اس بات پر مائل کرتا ہے کہ اسی کو اختیار کریں اور ترجیح دیں اور تنہا یہی رائے ہمکو مطمئن کر دیتی ہے کہ یہ واقعہ اس تاریخ کو ہوا یا زکوٰۃ کی فرضیت اس تاریخ کو ہوئی۔

ان کا یہ اطمینان اُن کی بہت زیادہ خود اعتمادی پر مبنی نہیں ہے نہ محض ان کی اپنی رائے میں غلو پر۔ بلکہ ان کا یہ اطمینان ان کی اپنی دقیقہ رسی اور تحقیق و جستجو پر مبنی ہوتا ہے۔ ان سلسلے اختلاف سے معلوم ہوا کہ کس طرح وہ ان بہت سے سہو و اغلاط کی تصحیح کرتے ہیں جو واقعات کی تاریخ میں ہوتے ہیں جیساکہ حدیثِ افک کے بارے میں جو بحث و گفتگو حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادہ کے درمیان مذکور ہوئی ہے۔ نیز وہ حدیث صحیح کو اَصحاب مَغازی کی ہر روایت پر ترجیح دیتے ہیں اور وہ زمانہ کے اعتبار سے تاریخی مسائل کے حَل میں اپنے لئے ایک وَاضح راستہ اختیار کرتے ہیں۔

اس دقیقہ رَسی اور ضبط و وثوق کے ساتھ ان میں ایک دوسری صفت بھی پائی جاتی ہے جس کو وہ اپنے ظاہری مَسلک ہونے کی وجہ سے اختیار کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ سیرت کے اپنے ایک مزاج کے اعتبار سے اور اس کے اختصار پر مبنی ہونے کی وجہ سے اُن کو اس کا موقعہ نہیں ملتا کہ وہ ہر جگہ نصوص سے مسائل کے استخراج میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ظاہری مذہب کی تائید کریں۔ اسی وجہ سے واقعات کی وضاحت میں اُن کا ظاہری مسلک نمایاں نہیں ہو سکا۔ لیکن اس تنگ وادی میں مخالف کے مقابلہ میں کسی نص پر مطمئن ہونے پر جب گنجائش دیکھتے ہیں تو ابن حزم اپنے اس نقطہ نظر کا اظہار کرتے ہیں جس کے ساتھ وہ مشہور ہیں۔

ان نمایاں مثالوں میں سے ایک وہ مثال ہے جو غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر ذکر کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ کوئی شخص اس دن کی عصر کی نماز ادا نہ کرے مگر بنی قریظہ میں جا کر۔ جب مسلمان روانہ ہوئے تو یہ ابھی راستہ ہی میں تھے کہ نماز کا وقت پیش آگیا۔ اس وقت بعض صحابہؓ نے کہا ہم کو نماز اسی وقت پڑھنی چاہیئے کیونکہ رسول اللہ نے ہم کو نماز مؤخر کرنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ بعض نے کہا ہم نماز نہیں پڑھیں گے مگر اسی جگہ جہاں آپؐ نے فرمایا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض نے اس دن کی نماز عصر رات کے وقت ادا کی۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی تو آپؐ نے اُن دونوں گروہوں میں سے کسی پر سرزنش نہیں کی۔ اس کے بعد ابن حزم کہتے ہیں کہ اصل میں سرزنش قصداً معصیت کا ارتکاب کرنے والے پر کی جاتی ہے اور وہ جانتا ہو کہ یہ معصیت ہے۔ بہر حال وہ شخص جو خیر اور بھلائی کا طالب ہوتے ہوئے اپنے فعل کی کوئی تاویل کرتا ہے۔ تو اس پر کوئی سرزنش و ملامت نہیں کی جاتی اگرچہ وہ حق کو نہ پا سکے، وہ کہتے ہیں، اللہ شاہد ہے اگر ہم اس جگہ ہوتے تو ہم اس دن کی نماز عصر بنو قریظہ میں جا کر پڑھتے، اگرچہ چند دن بعد پڑھنی پڑتی۔ رسول اللہ کے اس فرمان میں کہ اس دن کی نماز عصر بنو قریظہ میں جا کر پڑھی جائے اور اس فرمان میں کہ حج کے دنوں میں مغرب کی نماز مُزدلفہ میں یا اس فرمان میں کہ عرفہ کے دن عصر کی نماز ظہر کے وقت پڑھی جائے کوئی فرق نہیں، اصل میں تو اطاعت اسی طرح واجب ہے جیسا کہ حکم نبوی ہے[1]

ابن حزم تاریخ میں صرف ایک خاص روش کے حامل نہیں ہیں بلکہ وہ اس میں کھرے

[1] ملاحظہ ہو جوامع السیرۃ (؟) صفحہ ۱۹۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے لاگ اور منصف مزاج مؤرخ کی صفات سے بھی متصف نظر آتے ہیں باوجود اس کے ان کے مزاج میں حدّت وسختی ہے لیکن صاف اور ستھرا ہونا ان کی ایک عام خصوصیت ہے ان کی یہ خصوصیت سیرت کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے اگرچہ سیرت نقل کی ایک قسم ہے۔ بلکہ اُن کی یہ خصوصیت اُن کی ساری تاریخی کتابوں میں جھلکتی ہے۔

یہ انصاف سے بعید ہے کہ ابنِ حزم کو جانبدار کہا جائے اور متہم کیا جائے کہ وہ قریش کے سارے قبیلوں میں صرف بنو اُمیّہ کے حمایتی و طرفدار تھے جیسا کہ ابنِ حیان نے ان کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے۔ کیونکہ اس قسم کا اِتّہام ایک ایسے شخص کے ساتھ بڑی زیادتی ہے جو طالبِ حق کی حیثیت سے زندگی گذارے اور اپنے قول و فعل میں حق کا عاشق ہو۔

اگر ابنِ حیان اِس سے اندلس میں بنو اُمیّہ کا دورِ حکومت مراد لیتے ہیں تو وہ بنو امیّہ کی تعریف ان کے اسلام سے تعلق و وابستگی اور اسلام کی راہ میں ان کے جہاد کی وجہ سے کرتے ہیں اور اسی اعتبار سے انہوں نے بنو امیہ کو سراہا ہے۔ لیکن جب مشرق میں جو بنو اُمیّہ کا دورِ حکومت تھا تو ان کی کتابوں سے ان کے لئے یہ عصبیت نہیں پائی جاتی جس کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کے رسالہ تاریخ الخلفاء سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ بنو امیہ کے مقابلہ میں عبداللہ بن زبیرؓ کی امامت کے قائل تھے مروان بن حکم کو باغی شمار کرتے تھے اور خلافت میں اس کا حق نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ وہ اس کے بارے میں دوسری جگہ کہتے ہیں کہ ہم مروان کے بارے میں عبداللہ بن زبیرؓ پر خروج سے پہلے کوئی ایسی بڑی برائی نہیں پاتے اور اسی طرح جب وہ واقعۂ حرّہ کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں یہ اسلام کے حق میں سب سے بڑی مصیبت تھی اور اس سے اسلام میں شگاف پڑا۔ کیونکہ اس جنگ میں صحابہ و تابعین میں سے بڑی بڑی شخصیتیں ظلماً و ناحق قتل کی گئیں۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کا قتل بھی اسلام کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق میں ایک بڑی مصیبت تھی کیونکہ مسلمانوں کو ان کے ظلماً و علانیہ قتل کیے جانے کی وجہ سے بڑی تکلیف پہنچی اور حرم کی بے حرمتی ہوئی۔

اس قسم کے اقوال وہ شخص نقل نہیں کرسکتا جو بنو امیہ کے بارے میں ذرا بھی عصبیت کا شکار ہو یا وہ شخص ان واقعات کے بارے میں جو ان کے دورِ حکومت میں گزرے ہیں معذرت کا طرز بیان اختیار کرے۔

ابن حزم نے تاریخ میں تلخیص کا طریقہ اختیار کیا ہے اور سیرت میں بھی اس کو ملحوظ رکھا ہے۔ سیرت میں وہ اشعار و قصص نہیں لائے ہیں۔ فتوحات کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے تاریخ الخلفاء فی نقط العروس میں اور اس کے علاوہ دوسری کتابوں میں بھی یہی طریقہ اپنایا ہے۔

اس طریقہ میں اُن کا یہ عمل خصوصیت رکھتا ہے کہ وہ ایک عنوان کے تحت منتشر معلومات کو جمع کر دیتے ہیں۔ متعدد فصلیں قائم کرتے ہیں مثلاً ایک فصل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امراء کا ذکر دوسری فصل میں سرایا کا ذکر۔ تیسری فصل میں آپؐ کی اولاد اور ازواج مطہرات کا ذکر ہے۔

بسا اوقات ایک عنوان کے تحت ایک ہی قسم کا مضمون لائے ہیں اس سے اُن کا مقصد اس میں دلچسپی اور جدت پیدا کرنی ہوتی ہے جیسے اس شخص کے نام کا ذکر کرنا جو اپنے باپ کی زندگی میں خلیفہ بنایا جائے۔ کسی کا اپنے بڑے بھائی کی موجودگی میں خلیفہ ہونا۔ ہم نام خلفاء کا تذکرہ۔ نوعمر خلفاء کا تذکرہ۔ قریش کے علاوہ دوسرے قبائل میں سے خلیفہ بنائے جانے کا ذکر کرنا۔ اس طرح بہت سی مثالیں انہوں نے اپنے دوسرے رسالہ فی نقط العروس میں بھی ذکر کی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ رسائل طالب علم کے لیے اس اعتبار سے کہ ان میں متفرق مواد یک جا سمیٹ دیا گیا ہے مُمد و معاون ہیں۔

اُن کے اس طریق کار سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے دورانِ مطالعہ کچھ نوٹس قلمبند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے جاتے تھے۔ اصل میں یہ رسائل ان کے انہی نوٹس کا مجموعہ ہیں۔ وہ اپنے اس طریقہ کار میں نئے نہیں ہیں ان سے پہلے بھی ابن قتیبہ نے کتاب المعارف میں اور ابن حبیب نے کتاب المحبر میں یہی طریقہ اختیار کیا تھا۔

ان کے اس تعلیمی طریقہ کی بہت عمدہ مثال ان کے وہ قیمتی تبصرے ہیں جن میں وہ اپنے خیالات و نظریات کو مختصر اور جامع عبارات میں وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہتے ہیں جن سے ایک طویل تاریخ کی عمدہ تصویر اور ایک اہم خاکہ سامنے آجاتا ہے جیسے بنو امیہ اور بنو عباس کی حکومتوں کے درمیان تقابلی تبصرہ کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں بنو امیہ کی حکومت ختم ہوگئی وہ ایک خالص عربی حکومت تھی انہوں نے اپنے دور حکومت میں اپنا کوئی قصر خلافت عوام سے ہٹ کر نہیں بنایا تھا۔ ان میں سے ہر شخص کی خلافت سے پہلے جو رہائش گاہ ہوتی تھی خلافت کے بعد بھی اسکی سکونت وہیں ہوتی تھی انہوں نے اپنے لئے نہ مال و دولت جمع کیا تھا نہ محلات بنائے تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ اس طرح کا معاملہ نہیں کیا تھا کہ وہ ان کو یا سیدی یا مولائی سے خطاب کریں اور نہ ان سے مراسلت و خط و کتابت کرنے میں بندگی و غلامی کے الفاظ استعمال ہوتے تھے۔ ان کے دور حکومت میں نہ زمین بوسی تھی نہ کسی کے ہاتھ چومے جاتے تھے۔ دور دراز شہروں میں اُمراء کے تقرر اور معزول کرنے سے ان کی غرض، قانون کی صحیح اطاعت تھی۔ اس کے برعکس بنو عباس کا دور حکومت خالص عجمی طرز کا تھا۔ حکومت پر عجمی خراسانی غالب آگئے تھے۔ ان کے ہاں کسروی مظالم و استبداد اور شہنشاہی طرز حکومت تھا۔ ہاں البتہ اُن کے دور حکومت میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی صحابی کو سب و شتم نہیں کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ بنو امیہ کے دور حکومت میں ایسے شخص کو عامل یا گورنر بنایا جاتا تھا جو حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ زہرہؓ کے صاحبزادوں پر لعن طعن کرے۔ ان کے سارے اُمراء اور حکمرانوں نے یہ طریقہ جاری رکھا بجز عمر بن عبدالعزیز اور یزید بن ولید، کہ انہوں نے اپنے دور خلافت میں اس فعل کی اجازت نہیں دی۔ بنو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباس کے دورِ حکومت میں ایک کمزوری یہ بھی آگئی تھی کہ مسلمانوں میں وحدت واجتماعیت کا رنگ نہیں رہا۔ تفرقہ پھیلا اور ان کے اقتدار سے سوائے افریقہ و بلادِ سوڈان کے بہت سے شہر نکل گئے۔ ان شہروں میں مختلف فرقِ باطلہ خوارج۔ معتزلہ اور شیعہ وغیرہ کا غلبہ ہوگیا۔[۱]

اِن مختصر جملوں کے اس تبصرے میں مورخ نے ان دونوں سلطنتوں کے اصل مزاج کی جو تصویر کشی کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم کتنا ہی ان تاریخی حقائق کی بسط و تفصیل کریں ان مختصر حقائق سے جو ابن حزم نے اپنے مختصر جملوں میں بیان کر دئے ہیں ان سے زیادہ اضافہ نہیں کر سکتے۔

www.KitaboSunnat.com

---

[۱] رسالۃ الخامسۃ فی اسماء الخلفاء والولاۃ ص۳۶۵، ص۳۶۶ جو اصل کتاب کے ساتھ منسلک ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

از : مترجم

جوامعُ السیرۃ کے مصنف امام حافظ ابو محمد ابن حزم ظاہری جو اہل علم میں اگرچہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں لیکن محض یادداشت کو تازہ کرنے کی غرض سے ان کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ان کا پورا نام علی بن احمد بن سعید بن حزم ہے۔ کنیت ابو محمد۔ ابن حزم کے نام سے شہرت پائی۔ ان کی پیدائش قرطبہ میں ۳۸۴ھ میں ہوئی اور وفات ۴۵۶ھ میں بعمر ۷۲ سال ہوئی۔ ان کا خاندان اندلس میں بڑا معزز و مکرم تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ خاندانی اعتبار سے فارسی الاصل تھے۔ ان کے خاندان نے عملی سیاست میں حصّہ لیا۔ ان کے اکابر اندلس کی اموی حکومت میں مسندِ وزارت پر فائز رہ چکے تھے۔ یہ خود بھی مسندِ وزارت پر جلوہ افروز رہے۔

ابن حزم نے بڑے باعزت اور خوشحال گھرانے میں تربیت پائی تھی ناز و نعمت کے ماحول میں پروان چڑھے تھے۔ انہوں نے اسی طرح تربیت پائی جیسے امراء کے بچوں کو نصیب ہوتی ہے ان کے والد نے ان کو عالم طفولیت ہی میں علم کے راستہ پر ڈال دیا تھا۔ سو انہوں نے بچپن میں علوم و فنون کی تحصیل شروع کر دی تھی۔ انہوں نے متعدد اساتذہ سے کسبِ فیض کیا اور اپنے زمانہ کے بہت سے علماء و فضلاء کی صحبت سے مستفید ہوئے جیسے علامہ ابن عبدالبر مالکی متوفی ۴۶۳ھ وغیرہ ان کو اپنے اساتذہ

---

[1] ملاحظہ ہو مزید تفصیل کے لئے ابن حزم، حیاتہ، وعصرہ از ابو زہرہ۔ شذرات الذھب فی اخبار من ذھب ج ۳ ص ۲۹۹ — ۳۰۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی معیت میں بہت سے علماء و فقہاء کی مجالس میں بیٹھ کر علمی باتیں سننے کا موقع ملا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ سیاست میں قدم رکھنے سے قبل ہی تحصیل علم کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔

ان کو خدا نے غیر معمولی قوتِ حافظہ عطا کی تھی جس کی وجہ سے یہ تمام علوم و فنون پر حاوی ہو گئے تھے کسی عالم میں قوّتِ حافظہ ہی وہ عظیم خصوصیت ہوتی ہے جس کی بنار پر وہ جو پڑھتا ہے اس پر قابو پا لیتا ہے۔ ان میں قوت حافظہ کے علاوہ غور و فکر تحقیق و تدقیق کا ملکہ بھی تھا۔ اس وجہ سے یہ صرف ظاہری امور پر اکتفار نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے تھے۔

انہوں نے سب سے پہلے فقہ مالکی کو اپنی فکر و نظر کی جولانگاہ بنایا جو اندلس میں رواج پذیر تھا۔ اس کے بعد فقہ شافعی کا مطالعہ کیا پھر دوسرے فقہائے مختلف سے متعارف ہونے کی سعادت حاصل کی۔ لیکن وہ اپنے مزاج و طبیعت کے اعتبار سے ایک محدود مذہبی دائرے میں رہنا پسند نہ کرتے تھے اس وجہ سے یہ کسی فقہی مسلک کے پابند نہ ہوئے۔ امام داؤد اصبہانی کی طرح جو ابتداءً شافعی تھے پھر اپنا علیحدہ مذہب ظاہری قائم کیا نہ صرف کتاب وسنّت کی طرف دعوت دیتے تھے۔ اصول و فروع دونوں میں ظواہر نصوص سے وابستہ رہتے تھے۔ ظواہر نصوص خواہ عقائد کے بارے میں ہوں یا عملی احکام سے متعلق ہوں کسی طرح ان کی تاویل کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

فقہ ظاہری میں ان کی حیثیت ایک تابع مقلد کی نہیں تھی بلکہ مجتہدانہ شان رکھتے تھے۔ فکر و نظر سے بہرہ ور ہونے کی وجہ سے کتاب وسنت میں آزادانہ طریقہ سے غور و فکر کرتے تھے ان کا مشہور مقولہ ہے "میں حق کا پیرو ہوں اجتہاد کرتا ہوں کسی مذہب کا پابند نہیں ہوں"

جہاں تک ان کی شخصیت اور ان کے علم و فضل کا تعلق ہے ان میں مختلف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علوم وفنون جمع ہو گئے تھے۔ یہ زبردست محدث۔ فقیہہ، مورخ۔ فلسفی اور ادیب سب ہی کچھ تھے۔ ان کی فقہ دانی کا عالم تو یہ تھا کہ ائمہ اربعہ کی فقہ سے اختلاف کرکے فقہ ظاہری کو نہ صرف اپنایا بلکہ اسکو از سر نو زندہ کیا۔ اس میں وسعت پیدا کی اور اس مسلک کی تائید ایسے زبردست دلائل و براہین سے کی کہ مخالفین کا ناطقہ بند کر دیا۔ ان کی کتاب محلّٰی وغیرہ دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کو احادیث نبوی اور صحابہ کے فتاویٰ و قضایا کا کس قدر وسیع علم تھا۔ اس پر مزید یہ کہ قدیم مذاہب و ادیان اور فرقہائے اسلامیہ کا بڑا وسیع علم رکھتے تھے۔ یہ تمام اندلسی علماء میں نسبتہً زیادہ جامع العلوم تھے۔ لسانیات۔ بلاغت۔ شعر و ادب اور سیر و اخبار میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ ان کے معاصرین میں سے موافق و مخالف سب ہی ان کی فضیلتِ علمی کے معترف تھے۔

اس جامعیت اور وسعتِ علمی کے ساتھ یہ زبردست حق گو اور بے باک واقع ہوئے تھے، خدا نے ان میں ایسی جرأت ایمانی عطا کی تھی کہ یہ حق بات کہنے سے کبھی نہ ہچکچائے اور نہ کسی کی مخالفت کی کچھ پرواہ کی۔ یہ اپنی تصنیف کردہ کتب میں بھی اپنے خیالات وعقائد بلا کسی لومۃ لائم ذکر کرتے تھے اور انہیں اس بات کی مطلق پرواہ نہ ہوتی تھی کہ لوگ ان سے خوش ہوں گے یا ناخوش۔ حوادث و آلام کے دوران یہ اپنے عقائد سے ذرہ برابر نہ ہٹے اور نہ اَعداء و خصُوم سے مصالحت کی۔ ان ساری خوبیوں کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ ان کے مزاج میں حِدّت و شِدّت پائی جاتی تھی۔ مخالفین کے اَفکار و آراء میں بڑے تند و تیز تھے۔ حق گوئی میں صراحت وضاحت اور بیان و دلیل پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ اپنی تحریر و زبان میں سخت اور نامناسب الفاظ بھی استعمال کر جاتے تھے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کا قلم اور حجاج بن یوسف کی تلوار کاٹنے میں یکساں تیز ہے۔

ابن حزم کی حق گوئی و بے باکی اور ان کے مزاج کی حِدّت و شِدّت کی وجہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت کے علماء کا ایک بڑا طبقہ ان کا شدید مخالف و دشمن ہو گیا۔ بالخصوص علماء کا وہ گروہ جو فقہی جمود کی بناء پر ان کے علمی افکار کے ساتھ نہ چل سکتا تھا۔ کیونکہ یہ کتاب وسنت میں آزادانہ غور و فکر کے قائل تھے۔ اس وقت کے علمائے نے حکام وقت کو بھی ان کے خلاف اُکسایا اور اُن سے شکایت کی کہ یہ شخص ائمہ اربعہ کے خلاف ہے اور یہ لوگوں کے سامنے ایسی فقہ پیش کرتا ہے جس کا فقہ اربعہ سے کسی قسم کا کوئی ربط و تعلق نہیں۔ ان شکایات کی وجہ سے حکام وقت کا ان پر نزلہ گرا۔ یہ مشکلات و مصائب سے دوچار ہوئے۔ قید و بند سے گزرے ان کی تصانیف کو جلایا گیا۔ کہتے ہیں کہ جب ان کی تصانیف نذرِ آتش کی گئیں تو انہوں نے اس پر اظہار غم کرتے ہوئے کہا۔

"بے شک تم کاغذ تو جلا سکتے ہو لیکن تم اس کے مندرجات کے جلانے پر قادر نہیں۔ کیونکہ وہ میرے دل میں محفوظ ہیں جہاں میری سواریاں جاتی ہیں میرا علم بھی رفیقِ سفر ہوتا ہے۔ جہاں اترتا ہوں وہ بھی اُتر جاتا ہے اور جب میں قبر میں دفن کیا جاؤں گا تو وہ بھی میرے ساتھ دفن کر دیا جائے گا"

اموی حکومت کے خاتمہ کے بعد ابن حزم اس کے معاون و مددگار ہونے کی وجہ سے بھی مختلف قسم کے مشکلات و مصائب میں مبتلا ہوئے۔ ظلم وستم کا نشانہ بنے قید و بند کی صعوبتیں جھیلنا پڑیں۔ اس کے بعد یہ سیاست سے کنارہ کش ہو کر پھر علم کی طرف کلیتہً متوجہ ہو گئے۔ اور تصنیف و تالیف میں لگ کر بیش قیمت کتب کا قیمتی ذخیرہ چھوڑا جن کی وجہ سے شہرتِ دوام پائی۔ یہ ابدی زندگی ان کو علم کی بدولت ملی نہ کہ حسب و نسب اور سیاسی منصب و عہدہ کی بناء پر۔ ان کی بعض تصانیف بہت مشہور و معروف ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

المحلیٰ - الاحکام فی اصول الاحکام - الفصل فی الملل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والاھواء والنحل[1] - شرح موطاء امام مالك - مراتبُ الاجماع - الجمهَرةُ فِي الانساب - نَقط العروس - تاریخ الخُلفاء - کتاب الجامِع فِي الحدِيث - آخلاق النفس - طوق الحمامة - السیرۃ النبویہ (جوامع السِیرۃ) -

ان میں سے آخرالذکر کتاب جو سیرت پر مختصر، جامع اور محققانہ ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ناظرین کے پیش خدمت ہے۔ میں خود ترجمہ کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ قارئین کرام خود ہی اس کی اچھائی یا برائی کا فیصلہ کرسکیں گے۔ صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میں نے دیانتداراً محنت اور کوشش سے کام لیا اور اپنی محدود بساط کے مطابق مصنف کا مقصد عام فہم سادہ اور سلیس زبان میں بیان کر دیا ہے۔ مجھے اپنی بے بضاعتی اور کم سوادی کا پورا احساس ہے۔ مصنف نے اصل کتاب میں ایک باب کے تحت جتنے ذیلی عنوانات تھے ان سب کو جمع کر دیا تھا۔ کتاب میں الگ الگ ذیلی عنوانات قائم نہیں کیے گئے تھے۔ ترجمہ کرتے وقت ذیلی عنوانات قائم کیے گئے تاکہ مطالعہ کرنے وقت قارئین کو سہولت رہے اور صرف ذیلی سرخیوں کو دیکھ کر ہی کتاب کے مندرجات سے کسی حد تک واقفیت حاصل کرسکیں۔

اصل کتاب کے مُحقّق و مُصحح ڈاکٹر احسان عباس کے حواشی کو قائم رکھا گیا۔ تاکہ ناظرین اصل کتاب کے ساتھ حواشی سے مستفید ہوسکیں۔ اس کے ساتھ راقم السطور نے جہاں ضرورت سمجھی وہاں فٹ نوٹس میں توضیح و تشریح اور اپنی ناقص رائے کا اظہار بھی کیا ہے۔ فٹ نوٹس میں لکھی ہوئی باتیں غلط ہوں یا ترجمہ میں کہیں غلطی ہوئی ہے تو اللہ تعالےٰ مجھے معاف فرمائے۔

---

[1] اس کتاب کا اردو ترجمہ قیام پاکستان سے قبل پہلی مرتبہ ۱۹۴۸ء میں جامعہ عثمانیہ حیدرآباد۔ دکن سے شائع ہوچکا ہے۔ اس میں مصنف نے فلاسفہ ملاحدہ۔ یہود و نصاریٰ اور فرق باطلہ کے عقائد و خیالات نقل کرکے ان کا رد کیا ہے۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو ترجمہ پر نظر ثانی کی درخواست راقم السطور نے دیرینہ تعلقات کی بناء پر اپنے مخلص فاضل دوست محترم مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب سے کی جو تاریخ پر محققانہ و ناقدانہ نظر رکھتے ہیں۔ انہوں نے میری اس گذارش کو بڑی مسرت اور خوش دلی کے ساتھ قبول فرمایا اور عدیم الفرصتی کے باوجود اس کام کے لئے مولانا نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کتاب کے اردو ترجمہ کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ نظر ثانی فرمائی بیشتر مقامات پر ترجمہ کی اصلاح کر کے علمی و ادبی رہنمائی کی اور پیش لفظ تحریر فرمایا۔ اس نوازش پر میں مولانا کا بے حد ممنون ہوں، اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

حق ناشناسی ہوگی اگر میں اس کا اعتراف نہ کروں کہ پروفیسر رشید احمد ارشد صاحب سابق صدر شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی نے اس کتاب کے مشکل مقامات کے حل کرنے میں جو تعاون کیا اور مفید مشوروں سے نوازا ہے۔ اس کے علاوہ میں ان سب احباب کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کے ترجمہ میں کسی نوعیت کا تعاون فرما کر سہولت بہم پہنچائی۔

محمد سردار احمد (فاضل عربی)

۱۵ر شعبان ۱۴۰۱ھ

۱۸ر جون ۱۹۸۱ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلہ نسب[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ ابوالقاسم (کنیت رسول اللہ) محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب (عبدالمطلب کا اصل نام شیبہ تھا) بن ہاشم (ہاشم کا اصل نام عمرو تھا) بن عبد مناف (عبد مناف کا نام مغیرہ تھا) بن قُصَیّ (قُصَیّ کا نام زید تھا) بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لُوَیّ بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کِنانہ بن خُزَیمہ بن مُدرکہ بن الیاس بن مُضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

یہاں تک سلسلہ نسب قطعی و یقینی اور صحیح روایتوں سے ثابت ہے اس کے بعد ناموں میں اختلاف ہے۔

عدنان کا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے خاندان سے ہونا بھی یقینی ہے جس میں کوئی شک نہیں حضرت اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔

دوسرے خاندان و قبائل کا آپؐ سے نسبی تعلق

عبدالمطلب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بنو علی۔ جعفر، عقیل (یہ تینوں اولاد

---

[1] آپ کے سلسلہ نسب کے بارے میں ملاحظہ ہو۔ ابن ھشام ج ۱ ص ۱ طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۲۷ طبری ج ۲ ص ۱۷۲ تہذیب ابن عساکر ج ۱ ص ۲۸ ابن سید الناس ج ۱ ص ۲۱ ابن کثیر ج ۲ ص ۲۵۲ زاد المعاد ج ۱ ص ۲۸ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی طالب ہیں) بنوعباس ، بنوحارث ، بنوابی لہب ، ان سب خاندان کا سلسلہ جا کر ملتا ہے۔ عبدمناف میں بنوعبدالمطلب ، بنوامیہ ، بنوعبدالشمس ۔ بنومطلب اور بنونوفل ان سب کا خاندان مل جاتا ہے۔

قصیؔ میں بنوعبدمناف ۔ بنوعبدالعزیٰ اور بنوعبدالدار ۔ ان سب کا خاندان جا کر مل جاتا ہے ۔ اسی خاندان بنوعبدالدار میں خانہ کعبہ کی تولیت رہی۔

کلاب میں بنوقصی کے ساتھ بنوزہرہ کا خاندان مل جاتا ہے اسی بنوزہرہ کے خاندان سے رسول اللہؐ کی والدہ آمنہ بنت وھب بن عبدمناف بن زہرہ تھیں۔

مُرۃ میں بنوکلاب ، بنوتیم ، بنومخزوم بن یقظہ بن مُرۃ ۔ ان سب کا خاندان جا کر مل جاتا ہے ۔

کعب میں بنومُرۃ بنوعدی ، بنوجمح ، بنوسہم[1] ۔ ان سب کا خاندان مل جاتا ہے۔

لُویؔ میں بنوکعب اور بنوعامر بن لویؔ شامل ہیں ۔

غالب میں بنولویؔ اور بنوتیم ادرم کا خاندان مل جاتا ہے ۔

فِہر میں بنوغالب ، بنوحارث ، بنومحارب اِن سب کا خاندان مل جاتا ہے.

اور فِہر ۔ یہ تمام خاندان قریش کے باپ ہیں جو ان کی اولاد سے نہیں اس کا قریش سے تعلق نہیں جو ان کی اولاد سے ہے وہ قریشی کہلاتا ہے ۔

کنانہ میں فِہر کے ساتھ وہ سب خاندان جن کا سلسلہ بنوعبدمناۃ سے کنانہ تک جا کر پہنچتا ہے ۔

ملک یا مالک ملکان ، حُدال یا حدان اور عمرو بن کنانہ ۔ یہ سب جا کر مل جاتے ہیں ۔

خُزیمہ میں بنوکنانہ کے ساتھ بنواسد اور قارہ کا خاندان مل جاتا ہے ۔ اسد

(بقیہ ص۱ سے آگے) تہذیب النووی ج۱ ص۲۱ تاریخ الذہبی ج۱ ص۱۸ [1] عدی یہ ابن کعب تھے ، جمح اور سہم یہ دونوں عمرو بن ھصیص بن کعب کے بیٹے تھے ، الجمہرہ ص۱۵۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قارہ یہ ھون بن خزیمہ کی اولاد ہیں۔

مُدرکہ میں بنو خُزیمہ اور بنو ھذیل کا خاندان مل جاتا ہے۔

الیاس میں بنو مُدرکہ بنو تمیم ضبہ مُزینہ ، الرّباب خزاعہ اور اسلم ان سب کا خاندان مل جاتا ہے۔

الیاس کی شاخ الرّباب میں تیم ، عدی ، ثور ، عکل شامل ہیں۔

قَبیلہ مُضر میں الیاس پر قیس کے تمام قبائل (سلیم ، مازن ، فزارہ ، اشجع اور مُرّة) اور بنی ذبیان ، غَطفان ، عُقیل قشیر ، الحریش ، جَعدہ ، العجلان - کلاب البکاء - ھلال ، سُواۃ ، بنو جشم ، بنو نصر - ثقیف - سعد - ھوازن ، محارب - عَدنان - فہم باھلہ غنی ، الطفادۃ اور قیس کے تمام قبائل جا کر مل جاتے ہیں۔

نزار میں مُضر، قبائل ربیعہ (جیسے بکر ، تغلب اور عنز) بنو وائل ، عبد القیس اور اس قبیلہ کی تمام شاخیں - عَنزہ نمر بن قاسط یہ سب مل جاتے ہیں۔

قبیلہ معد میں نزار اور ایاد دونوں شامل ہیں۔

عدنان میں بنو معد بنو عک اور غافق[1] یہ سب مل جاتے ہیں۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بنو اسمٰعیل اور بنو اسرائیل یہ دونوں خاندان شامل ہیں - حضرت ابراہیم ؑ کی اولاد میں بنو عیصاد[2] کے نام سے جو معروف تھے یہ حضرت اسحٰق ؑ کے بیٹے حضرت یعقوب ؑ کے بھائی تھے اب انکی نسل باقی نہیں رہی۔

قُضاعَۃ اور قبائل قحطان یہ سب اہل یمن ہیں ان کے خاندان ونسل کے بارے میں اللہ ہی بہتر جانتا ہے البتہ اس میں شک نہیں کیا جا سکتا کہ ان سب کا سلسلہ حضرت نوح ؑ تک پہنچ جاتا ہے۔

---

[1] ابن حزم کے کلام سے یہ مغالطہ ہوتا ہے کہ قبیلہ غافق ، عک کے علاوہ ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے صحیح قول یہ ہے کہ بنی غافق قبیلہ عک سے ہے الجمہرۃ ص ۳۰۹ - [2] طبرانی نے عیصاد کے بجائے عیص یا عیصا کا نام لیا ہے ج ۱ ص ۱۶۲ الجمہرۃ میں عیصاب ہے ص ۴۷۴ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بعثت[1] اور عمر وغیرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے۔ یتیم ہونے کی حیثیت سے زندگی گزاری۔ جب آپؐ کے والد کا انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمر تین[2] سال کی بھی نہیں تھی اور والدہ کے انتقال کے وقت آپؐ پورے سات برس کے بھی نہیں ہوئے تھے۔

آپؐ کی کفالت آپؐ کے دادا عبد المطلب نے کی اِن کی وفات کے وقت آپؐ کی عمر آٹھ سال کی تھی۔

---

[1] ملاحظہ ہو۔ ولادت کے بارے میں ابن ھشام ج ۱ ص ۱۶۷، طبقات ابن سعد ج ۱/۱ ص ۶۲ طبری ج ۲ ص ۱۷۲ تہذیب ابن عساکر ا ص ۲۸۰ ابن سیدالناس ج ۱ ص ۲۶ ابن کثیر ج ۲ ص ۲۵۹۔ تاریخ الذھبی ج ۱ ص ۲۱ الامتاع ص ۳ بعثت کے بارے میں ابن ھشام ج ۱ ص ۲۴۹، ابن سعد ج ۱/۱ ص ۱۲۶ طبری ج ۲ ص ۲۰۱ ابن سیدالناس ج ۱ ص ۸۰ ابن کثیر ج ۲ ص ۳۰۶ زاد المعاد ابن قیم ج ۱ ص ۳۳ تاریخ الذھبی ج ۱ ص ۶۷ الامتاع ص ۱۲ عُمر کے بارے میں۔ ابن سعد ج ۲ ص ۸۱ ابن کثیر ج ۵ ص ۲۵۶ تاریخ الذھبی ج ۱ ص ۳۲۲ الامتاع ص ۵۵۱

[2] ولادت کے بارے میں ابن حزم کا یہ قول اصحاب سیر و مورخین کے خلاف ہے عام طور پر مسلمہ روایت یہ ہے کہ آپؐ ابھی شکم مادر میں تھے کہ آپؐ کے والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد عبدالمطلب کی وصیت کے مطابق آپؐ کی کفالت آپؐ کے چچا ابو طالب نے کی یہ آپؐ پر بہت مہربان تھے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے عذاب میں تخفیف کرے گا۔ ان پر اہل جہنم میں سب سے کم تر عذاب ہو گا۔

جب آپؐ کو خدا کی طرف سے نبوت ملی تو آپؐ غارِ حرا میں تھے اور آپؐ کی عمر چالیس برس کی تھی۔ نبوت ملنے کے بعد مکہ میں آپؐ نے تیرہ سال گزارے۔ اس مدت میں مردوں اور عورتوں میں سے کم ہی تعداد ایمان سے مشرف ہوئی۔

اس کے بعد آپؐ نے مدینہ ہجرت فرمائی۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے انصار (اہل مدینہ) کو اسلام سے نوازا۔ ہجرت کے بعد آپؐ مدینہ میں دس سال رہے۔ اس کے بعد ۱۱ھ میں آپؐ کا انتقال ہو گیا۔

آپؐ کی وفات مسجد نبوی کے قریب اس حُجرہ میں ہوئی جس میں حضرت عائشہ رضؓ رہتی تھیں۔ یہیں آپؐ کی قبر ہے۔ یہیں آپ کی تجہیز و تکفین ہوئی۔

(مزاج کی ناسازی) سر درد کی ابتدا، حضرت[1] عائشہ رضؓ (امُ المومنین) کے گھر سے ہوئی۔ مرض کی شدت (امُ المومنین) حضرت میمونہ کے گھر میں ہوئی۔ پھر آپؐ ازدواج مطہرات کی اجازت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے گھر میں چلے گئے اور مرض کے بقیہ دن یہیں گزارے۔

جس حُجرہ میں آپؐ کی وفات ہوئی وہیں انفرادی طور پر تھوڑے تھوڑے کر کے لوگوں نے جا کر آپؐ کے جنازے کی نماز پڑھی۔ یعنی نمازِ جنازہ باجماعت

---

[1] یہ روایت صحیح نہیں ہے اصل میں جس روز آپ کی طبیعت ناساز ہوئی وہ حضرت میمونہ کی باری کا دن تھا اور یہیں پر آپؐ کے مرض میں شدت ہوئی اس کے بعد آپؐ ازواج مطہرات کے مشورے سے حضرت عائشہ رضؓ کے گھر چلے گئے ملاحظہ ہو طبقات ابن سعد ۲/۳ صنا صہ۲۹ - الامتاع صہ۵۴۲ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا نہیں کی گئی ۔ آپ ؐ کی تکفین تین سوتی کپڑوں میں ہوئی جو سحولی یعنی یمنی تھے جس میں قمیص سراویل[1] اور عمامہ نہیں تھا ۔ اسی جگہ آپ ؐ کے لئے قبر کھودی گئی تھی جو لحدی یعنی بغلی تھی اور وہیں آپ ؐ کی تدفین ہوئی ۔

آپ ؐ کو غسل دینے کا کام حضرت علیؓ آپ ؐ کے چچا حضرت عباسؓ ۔ فضلؓ بن عباسؓ، قثمؓ بن عباسؓ، اسامہؓ جو آپ ؐ کے آزاد کردہ غلام زیدؓ کے فرزند تھے اور دوسرے آزاد کردہ غلام شقرانؓ نے انجام دیا ۔

آپ ؐ کے جسم مبارک کو حضرت علیؓ، فضلؓ بن عباسؓ، قثمؓ بن عباسؓ اور شقرانؓ نے قبر میں اتارا ۔ ایک روایت میں اوسؓ بن خولی انصاریؓ کا نام آتا ہے ۔ کہا گیا ہے کہ حضرت مغیرہؓ بن شعبہؓ بھی آپ ؐ کے جسم اطہر کو چھونے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے قبر میں اترے انہوں نے اترنے کے لئے یہ حیلہ کیا کہ ان کی انگوٹھی قبر میں گر گئی ہے ۔

آپ ؐ کی وفات کے وقت آپ ؐ کی عمر تریسٹھ [۶۳] سال کی تھی ۔ آپ ؐ کی پیدائش پیر کے دن ۲۲ [۲] ربیع الاول کو ہوئی ۔ آپ ؐ کی بعثت (نبوت) اور آپ ؐ کی ہجرت بھی اسی دن اور اسی ماہ کے چند دن گزرنے کے بعد واقع ہوئی ۔ آپ ؐ کی وفات بھی اسی دن (پیر) اور اسی ماہ (ربیع الاول) کی نو تاریخ کو ہوئی ۔ اس کے علاوہ دوسری روایات بھی ہیں ۔

پیر کے دن وفات میں کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ تاریخ میں اختلاف ہے، لیکن آپ ؐ کی تدفین بدھ کے دن عمل میں آئی ۔ آپ ؐ کی بیماری بارہ [۱۲] دن

---

[1] ابن حزم کے علاوہ دوسرے اصحاب سیر و مورخین نے سراویل کا ذکر نہیں کیا بلکہ مشہور روایات کے مطابق آپ ؐ کے کفن میں قبا، قمیص اور عمامہ نہیں تھا ۔ طبقات ابن سعد ج ۲ /۲ ص ۶۵ ۔ [۲] رسول اللہ کی ولادت کے بارے میں جوامع السیر (عربی) میں اصل عبارت یہ ہے " ولد لیوم الاثنین لثمان بقین من ربیع الاول ۔ اس اعتبار سے تاریخ ولادت ۲۲ ربیع الاول ہوتی ہے آپکی تاریخ ولادت میں مورخین کا اختلاف تو ہے لیکن ۲۲ ربیع الاول کے بارے میں کوئی روایت نہیں ہے مشہور روایت ۱۲ ربیع الاول کی ہے جس کو طبری اور ابن خلدون نے اختیار کیا ہے ۔ بعض کی تحقیق میں ولادت ۹ ربیع الاول بروز دوشنبہ مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء ہے اس پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ ماہ ربیع الاول اور دوشنبہ کا دن تھا لیکن تاریخ میں ۹ یا ۱۲ ربیع الاول کا قول ہے ممکن ہے یہ سہو قلم ہو اور عبارت یہ ہو ولد لیوم الاثنین لثمان عشر بقین من ربیع الاول یعنی ماہ ربیع الاول کے اٹھارہ دن باقی تھے ۔ یا ولد لیوم الاثنین لثمان خلون من ربیع الاول یعنی ماہ ربیع الاول کے آٹھ دن گزرے تھے مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی بعض نے کہا چودہ[۱۴] دن رہی ۔ مرض کی ابتداء سر کے درد سے ہوئی اس کے بعد اس میں شدّت ہوتی گئی ۔

وفات سے پہلے آپؐ کو اللہ نے اختیار دیا تھا کہ آپؐ آخرت کو قبول کریں یا حیاتِ دنیا کو ترجیح دیں ۔ آپؐ نے اپنے رب سے ملنے کو ترجیح دی ۔

معجزاتِ نبوّت[۱] رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم

۱۔ ان معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ قرآن حکیم ہے جس کی طرف آپؐ نے عرب وعجم سب کو دعوت دی ۔ آپؐ کی بعثت صرف اپنے زمانہ کے انسانوں کے لئے نہیں بلکہ ہر زمانہ کے انسان اور قیامت تک اُن سب لوگوں کے لئے ہے جن تک آپؐ کا پیغام پہنچے ۔ آپؐ نے سب انسانوں کو چیلنج کیا کہ اگر تم کو قرآن مجید کے وحی ہونے میں کوئی شک ہے تو اس جیسی کتاب تم بھی بنا لاؤ ۔ لیکن تمام فُصحاء اور بلغاء اس کا مثل بنا کر لانے اور اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز رہے ۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ (سورہ بقرۃ ۲۲)

(اگر تم کو اس میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے تو تم اس کے مثل ایک سورۃ ہی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا تمہارے جتنے حمایتی و مددگار ہوں اُن کو بھی بُلا لو اگر تم

[۱] ملاحظہ ہو طبقات ابن سعد فصل علامت نبوت بعد نزول وحی ج ۱/۱ صـ۱۱۲ اس پر مزید تفصیل سے بحث ابن کثیر ۶ صـ۶۷ سیوطی نے خصائص کبریٰ میں ۔ مواہب لدنیہ ج ۱ صـ۲۵۳ تاریخ ذہبی ج ۱ صـ۲۷ صحیح بخاری پ ۱۴ صـ۱۹۱ باب علامات نبوت ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دعویٰ میں سچے ہو)۔

دوسری جگہ فرمایا :۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (سورہ یونس ۳۸) (کیا وہ کہتے ہیں کہ اس کلام کو اس نے خود گھڑ لیا ہے آپ ان سے کہدیں اگر ایسا ہے تو تم اس کا مثل بنالاؤ اور اللہ کے سوا جتنے تمہارے مددگار ہوسکیں ان کو بھی بلالو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو)۔

۲۔ شقّ القمر (چاند کا پھٹ جانا)۔ یہ واقعہ مکّہ میں بمقام منیٰ اس وقت پیش آیا جب کہ قریش مکہ نے آپ سے ایک نشانی کا مطالبہ کیا تھا۔ آپؐ نے چاند کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اسی وقت چاند کے دو۲ ٹکڑے ہو گئے۔ اسی بارے میں یہ آیت ہے۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (سورہ قمر آیت ۱-۲)

(قیامت کی گھڑی قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو چلتا ہوا جادو ہے)۔

۳۔ حضرت جابرؓ کے گھر میں بہت سے لوگوں کا کھانا کھانا۔ اسی طرح حضرت ابوطلحہؓ کے گھر میں غزوۂ خندق کے موقعہ پر بہت سے لوگوں کا سیراب ہونا۔ ایک دفعہ اسّی۸۰ افراد کی تعداد تھی جب کہ کھانے کی مقدار چار مُد یعنی ایک صاع تھی، دوسری دفعہ جَو کی روٹیوں سے بہت سے لوگوں نے کھانا کھایا اس کھانے کی مقدار اتنی کم تھی کہ انس بن مالکؓ اس کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔

۴۔ آپؐ کی انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا۔ ایک چھوٹا سا پانی کا برتن جس میں آپ کا ہاتھ بھی نہیں آسکتا تھا آپؐ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھا۔ ہاتھ رکھتے ہی آپؐ کی انگلیوں سے پانی کا فوارہ چھوٹنے لگا۔ اس سے تمام لشکر نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو پیاسا تھا پانی پیا اور اسی سے سب نے وضو بھی کیا۔

دوسرا واقعہ۔ تبوک کے چشمہ میں حضورؐ نے اپنے وضو کا پانی ڈالا اس میں تھوڑا سا پانی تھا آپؐ کے پانی ڈالتے ہی وہ چشمہ پانی سے اُبلنے لگا جس سے تبوک کا سارا لشکر سیراب ہوا۔ اسی طرح حُدیبیہ کے کنوئیں میں جس میں پانی بالکل نہیں تھا آپؐ نے کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی منگایا اور تھوڑا سا پانی منہ میں لیکر کُلّی کی تو وہ کنواں پانی سے اُبل گیا اس کنوئیں کے پانی سے چودہ سو (۱۴۰۰) آدمی سیراب ہوئے۔

۵۔ ایک دفعہ حُضورؐ نے حضرت عُمرؓ کو حکم دیا کہ ان چار سو (۴۰۰) سواروں کو کھجوروں کا توشہ دیں۔ اگرچہ وہ کھجوریں بہت تھوڑی تھیں آپؐ کے حکم کے مطابق جو کچھ کھجوریں تھیں وہ لاکر رکھ دی گئیں اس میں اتنی برکت ہوئی کہ سب سیر ہوگئے اور کھجوروں میں کمی نہیں آئی۔ وہ جتنی تھیں اتنی ہی رہیں۔

۶۔ معرکۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مُٹھی کنکریوں کی اٹھاکر دشمنوں کی طرف پھینکی جو اس لشکر کی ہزیمت کا باعث ہوگئیں۔ اسی کی طرف خُداوند تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (سورہ انفال ۱۷)

"(اے نبیؐ) جب تو نے کنکریاں پھینکیں تھیں تو وہ تُو نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں"۔

۷۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث کر کے کہانت کو باطل کر دیا کہانت کا یہ سلسلہ جو عرصہ سے چلا آرہا تھا ہمیشہ کے لئے منقطع ہوگیا۔

۸۔ کھجور کے کٹے ہوئے تنے سے آواز گریہ کا نکلنا۔ واقعہ یہ ہے کہ حضورؐ خطبہ کے وقت ایک کھجور کے کٹے ہوئے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ جب آپؐ کے لئے منبر بن گیا تو آپؐ اس پر چڑھ کر خطبہ دینے لگے۔ کھجور کے تنے کا حضورؐ کی ٹیک لگانے کے اعزاز سے محروم ہونے پر اس سے رونے کی آواز نکلی جس کو تمام حاضرین نے سنا حضورؐ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منبر سے اُتر کر اس پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ چپ ہو گیا۔

۹۔ حضورؐ کا یہود کو اس بات کی طرف دعوت دینا کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ آخرت میں نجات و کامیابی صرف تمہارے لئے ہے تو موت کی تمنا کرو اور ساتھ ہی اُن کو یہ خبر دی کہ تم ہرگز اسکی تمنا نہ کرو گے قرآن میں اس کا ذکر موجود ہے[1]۔

۱۰۔ حضورؐ کو غیب کی خبروں سے مطلع کیا جانا۔

(۱) حضورؐ کا حضرت عمّار بن یاسرؓ کے بارے میں خبر دینا کہ اُن کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (یہ حضرت علیؓ کی فوج میں تھے اور باغیوں کے ہاتھ سے جنگ صفین میں شہید ہوئے)۔

(۲) آپؐ نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں جنّت کی خوشخبری دی۔ بشارت کے ساتھ فتنہ و فساد سے دوچار ہونے کی اطلاع بھی دی۔ چنانچہ وہ اپنے زمانۂ خلافت میں اس امتحان سے دوچار ہوئے اور شہید ہوئے۔

(۳) حضورؐ کا حضرت حسنؓ کے بارے میں یہ خبر دینا کہ خداوند تعالیٰ دو بڑی جماعتوں میں اِن کے ذریعہ صلح کرائیگا۔ چنانچہ آپؐ کی یہ پیشگوئی حضرت علیؓ کی شہادت کے چھ ماہ بعد اسی طرح پوری ہوئی اور ان کے ذریعہ دو بڑی جماعتوں میں صلح ہوئی۔

(۴) آپؐ کا ایک شخص کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا یہ بتانا کہ یہ اہل جہنم میں سے ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ شخص اس جنگ میں زخمی ہوا اور اس نے اِسی حالت میں خودکشی کر لی۔

---

[1] قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ (سورہ بقرہ ۹۴-۹۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تمام وہ خبریں ہیں جو بغیر علمِ غیب کے کسی دوسرے ذرائع نجوم، قیافہ اور کہانت وغیرہ سے نہیں دی جاسکتیں۔

۱۱۔ ہجرت کے موقعہ پر سُراقہ بن مالک بن جعشم کا رسول اللہؐ کا تعاقب کرنا۔ جب وہ آپؐ کا پیچھا کرتا ہے تو اس کے گھوڑے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس جاتے ہیں۔ وہ آپؐ سے دعا کی درخواست کرتا ہے آپؐ اس کے لئے دُعا مانگتے ہیں جس سے اس کو نجات ملتی ہے۔

۱۲۔ اسی سراقہ بن مالک کے بارے میں آپؐ کا یہ خبر دینا کہ اس کو کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے، چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں کاخِ کسریٰ فتح ہونے کے بعد جب مالِ غنیمت میں کسریٰ کے کنگن آتے ہیں تو حضرت عمرؓ اس کو بلاتے ہیں اور کنگن پہناتے ہیں۔

۱۳۔ اسود عنسی کذاب کے قتل کئے جانے کی خبر دینا چنانچہ وہ آپ کی خبر کے مطابق یمن میں بمقام صنعاء مارا جاتا ہے اور جس کے ہاتھوں وہ مارا جاتا ہے اس کے بارے میں بھی بتایا کہ فلاں شخص قتل کرے گا۔

۱۴۔ حضورؐ کا نجاشی کی وفات کے بارے میں خبر دینا حالانکہ آپ کے اور اس کے درمیان کئی دن کی مُسافت کا فاصلہ تھا۔ آپؐ اور تمام صحابہ بقیع کی طرف گئے وہاں جاکر آپؐ نے اس کے لئے دعائے مغفرت کی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ جس دن آپؐ نے اس کے مرنے کی خبر دی اُسی دن اسکی موت واقع ہوئی تھی۔

۱۵۔ ہجرتِ مدینہ کے دن رسول اللہؐ اپنے گھر سے نکلے جب کہ قریب سو کُفارِ قریش آپؐ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے انتظار میں تھے کہ آپؐ نکلیں تو قتل کر دیں۔ آپؐ نے نکلتے وقت اپنے ہاتھ میں مٹی اٹھائی اور اُن کے منہ پر پھینکی جس سے وہ آپؐ کو نہ دیکھ پائے۔ آپؐ اُن کے قریب ہی سے سلامتی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ نکل آئے۔

۱۶۔ اُونٹ کا آپؐ سے اپنے مالک کی شکایت کرنا۔

۱۷۔ آپؐ کا اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کے بارے میں فرمانا کہ تم میں سے ایک جہنم میں جائیگا۔ ان سب کی موت اسلام میں ہوئی سوائے ایک شخص کے کہ وہ مرتد ہوگیا وہ شخص رحال الحنفی تھا اور وہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ مُرتد ہونے کی حالت میں مارا گیا۔

۱۸۔ ان میں سے ایک دوسرے شخص کے بارے میں آپؐ کا فرمانا کہ وہ آگ میں جل کر مرے گا۔ چنانچہ وہ شخص آگ میں گرا اور جل کر مر گیا۔

۱۹۔ حُضورؐ نے ایک ضرورت کے موقع پر دو درختوں کو بلایا وہ دونوں درخت آپؐ کے پاس آئے اور کر مل گئے پھر آپؐ کے فرمانے پر وہ متفرق ہوگئے۔

۲۰۔ رُسول اللہؐ اگرچہ میانہ قد کے تھے لیکن جب آپؐ کسی قدآور شخص کے ساتھ چلتے تھے تو قدآور معلوم دیتے تھے۔

۲۱۔ حضورؐ نے نجران کے عیسائیوں کو اِتمام حجت کے لئے مباھلہ[۱] کی دعوت دی لیکن وہ مُباھلہ کرنے سے باز رہے اور مقابلہ پر نہیں آئے ان کو کسی نے بتایا اگر ایسا کیا گیا تو وہ سب ہلاک ہو جائیں گے کیونکہ وہ آپ کے قول کی صحت پر یقین رکھتے تھے۔

۲۲۔ عامر بن طفیل بن مالک اور اَربد بن قیس بن جز یہ دونوں عرب کے

---

[۱] مباہلہ مُلاعنہ کے مفہوم میں آتا ہے یعنی مقابلہ میں دعاء کرنا کہ جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو سورۃ آلِ عمران آیت ۶۱ میں اسی طرف اشارہ ہے فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ مزید ملاحظہ ہو سیرت ابن ھشام ج ۲ ص ۲۲۳ طبقات ابن سعد ۱/۲ ص ۸۴ الامتاع ص ۵۰۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور شہ سوار اور بہادر تھے دونوں رسول اللہؐ کے پاس آپ کے قتل کے ارادے سے آئے لیکن ذاتِ خداوندی ان دونوں کے ارادوں کے درمیان آڑے آئی اور یہ ناکام رہے ایک دفعہ تو اَربد بن قیس اور رسول اللہؐ کے درمیان عامر بن طفیل روک بن گیا۔ جب اس نے آپؐ کے قتل کا ارادہ کیا تو اس کو عامر بیچ میں حائل نظر آیا۔ دوسری مرتبہ اَربد کو بیچ میں دیوار نظر آئی۔ رسولؐ اللہ نے ان دونوں کے حق میں ان کے ارادۂ بد کی وجہ سے بددُعا کی۔ عامر تو لوٹتے ہوئے طاعون کے مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا اور اَربد بجلی کے گرنے سے ہلاک ہوا۔

۲۳۔ حضورؐ نے اُبی بن خلف الجمعی کے بارے میں خبر دی تھی کہ وہ مارا جائیگا، چنانچہ اسکو معرکہ اُحد میں ایک معمولی زخم آیا اور اسی سے اس کی موت واقع ہوئی۔

۲۴۔ حضورؐ کو جان سے مارنے کے لئے ایک یہودی عورت نے آپؐ کے کھانے میں زہر ملا دیا آپؐ کے ساتھ جو کھانے میں شریک تھا وہ تو اسی وقت اِس زہریلے کھانے کے اثر سے مرگیا لیکن آپؐ پر اس کا اثر نہیں ہوا۔ بلکہ آپؐ اس کے بعد مزید چار سال تک زندہ رہے اس بکری کے زہر آلود پارچہ گوشت نے آپؐ سے کلام کیا کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔

۲۵۔ رسول اللہؐ نے معرکہ بَدر میں اپنے اصحاب کو قریش کے بڑے بڑے سرداروں کے مارے جانے اور ان کے مقتل (قتل گاہوں) کے بارے میں بتا دیا تھا۔ چنانچہ ان میں سے ایک ایک شخص اسی جگہ مرا ہوا پایا گیا جہاں آپؐ نے بتایا تھا کہ یہ فلاں کا مقتل ہے اس میں ذرا فرق نہیں تھا۔

۲۶۔ رسول اللہؐ نے اپنی اُمت میں سے اُن لوگوں کے بارے میں خبر دی جو بحری معرکہ کریں گے آپؐ نے اُمِ حَرام بنت ملحان۔ سے فرمایا تھا کہ تم بھی اُن میں سے ہو گی، چنانچہ حضرت معاویہؓ کے زمانۂ خلافت میں یہ اپنے شوہر کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحری غزوہ میں شریک تھیں اور وہیں وفات پائی۔

۲۷۔ حضورؐ کے لئے پوری کرۂ ارض سمیٹ دی گئی تھی اور آپؐ کو مشاق و مغارب کی وہ تمام فتوحات جو ہونے والی تھیں دکھا دی گئی تھیں۔ آپؐ کو اپنی اُمت کی حکومت کے اس جگہ تک پہنچ جانے کی خبر دی گئی جو آپؐ کے لئے مقدر کر دی گئی تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپؐ کی اُمت کی حکومت و سلطنت مشرق یعنی بلاد سندھ ترکستان سے لے کر مغرب یعنی بلاد اندلس اور بربر تک پہنچی اور مسلمان ہر طرف شمال جنوب مشرق مغرب میں پھیل گئے، اس طرح آپؐ کی یہ پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔

۲۸۔ آپؐ نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کو خبر دی کہ اے بیٹی! تم سب سے پہلے مجھ سے آکر ملو گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہ حضورؐ کی وفات کے چھ ماہ بعد ہی اس دنیا سے چل بسیں۔

۲۹۔ حضورؐ نے اپنی ازواج مطہرات کو اطلاع دی کہ تم میں سب سے پہلے مجھ سے آکر وہ ملے گی جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہوگا۔ حضرت زینبؓ[1] نے ان میں سب سے پہلے وفات پائی کیونکہ حضرت زینبؓ ہی ان میں سب سے زیادہ کشادہ دست اور فیاض تھیں۔ (ہاتھ کا لمبا ہونا عربی میں کشادہ دست اور فیاضی سے کنایہ ہے)۔

۳۰۔ رسول اللہؐ نے اس بکری کے تھن میں ہاتھ پھیرا جو دُودھ نہیں دیتی تھی آپؐ کے ہاتھ پھیرتے ہی اس کے تھنوں میں دودھ آگیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اسلام لانے کا سبب یہی معجزہ تھا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ اُم معبد

---

[1] یہ حضرت زینب بنت جحش تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ قدیم الاسلام تھیں۔ یہ پہلے زید بن حارثہ کے نکاح میں تھیں جو آپ کے آزاد کردہ غلام اور متبنّٰی تھے۔ حضرت زید کے طلاق دینے کے بعد یہ آپ کے نکاح میں آئیں انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا۔ (الاحزاب ۳۷)۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزاعیہ کے خیمہ میں بھی پیش آیا۔

۳۱۔ حضرت ابو قتادہ انصاریؓ[1] کی آنکھ کا ڈھیلا گر گیا تھا، آپؐ نے اسے اٹھا کر آنکھ میں رکھ دیا، آنکھ پہلے کی طرح صحیح ہو گئی بلکہ زیادہ اچھی طرح دکھائی دینے لگا۔

۳۲۔ حضرت علیؓ کی آنکھوں میں آشوب چشم تھا۔ حضورؐ نے ان کو غزوہ خیبر میں علم عطا کرنے کے لئے بلایا۔ جب وہ آئے تو آپؐ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن مل دیا۔ وہ اُسی وقت اچھی ہو گئیں۔ اس کے بعد اُن کی آنکھیں دُکھنے نہیں آئیں پھر آپؐ نے اِن کو عَلم دے کر فرمایا یہ نہیں لوٹیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں خیبر فتح کرائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت علیؓ خیبر فتح کرنے کے بعد واپس ہوئے۔

۳۳۔ صحابہ کہتے ہیں ہم کھانا کھانے کے دوران کھانوں سے تسبیح کی آواز سنتے تھے۔

۳۴۔ ایک صحابیؓ کی ٹانگ میں چوٹ آئی۔ حضورؐ نے اس پر ہاتھ پھیرا اُن کی ٹانگ اسی وقت اچھی ہو گئی۔

۳۵۔ غزوہ تبوک میں زادِ راہ کی کمی پڑ گئی۔ حضورؐ نے سب سے بچا ہوا زادِ راہ طلب فرمایا۔ آپؐ نے ایک چادر بچھائی اور تمام فوج کا زادِ راہ جمع کرایا۔ اس کے بعد آپؐ نے اس پر برکت کی دُعا کی۔ پھر آپؐ نے تمام لوگوں سے فرمایا اپنے اپنے برتن بھر لو۔ تمام لوگوں نے اپنے برتن بھر لئے اس کے بعد پھر بھی بچ گیا۔

---

[1] یہ قتادہ بن نعمان انصاریؓ ہیں جنگ اُحد میں ان کی آنکھ میں چوٹ آئی تھی۔ ملاحظہ ہو سیرت عمر بن ہشام ج ۳ ص ۸۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۔ حکمؔ بن ابی العاص کے بارے میں روایت ہے کہ یہ شخص چلنے میں استہزاء کے طور پر آپؐ کی نقل اتارتا تھا۔ آپؐ نے اس کی اس حرکت پر فرمایا یہ ایسا ہی ہوجائے۔ چنانچہ یہ اپنے مرنے تک لنگڑا کر چلنے لگا اور اسکی ٹانگوں میں رعشہ طاری ہوگیا۔

۳۷۔ اُمامہؔ بنت حارث بن عوف کو آپؐ نے اپنے نکاح کا پیغام دیا۔ اس کا باپ ایک بدّو اور اجڈ تھا۔ یہ اپنی قوم بنی مُرۃ کا سردار تھا۔ اس نے اس پیغام کو ناپسند کرتے ہوئے جھوٹ کہا کہ اس کے چہرہ میں سفید داغ ہیں جس کو عرب میں برص سے موسوم کرتے ہیں رسول اللہؐ نے اس کے انکار پر فرمایا وہ ایسی ہی ہوجائے اس کو اسی وقت برص کا مرض لاحق ہوگیا۔ جب اس کا باپ گھر لوٹا تو اس کو ایسا ہی پایا[۲]۔ اس کے بعد اس نے اسکی شادی اس کے ابن عم یزید بن جمرۃ بن عوف سے کر دی۔ اس سے ایک لڑکا شبیب بن یزید (شاعر) پیدا ہوا جو ابن برصاء کے نام سے معروف تھا۔

---

[۱] ابو جعفر محمد حبیب نے کتاب المحبر میں حکم بن ابی العاص کو استہزاء اور تمسخر کرنے والوں میں شمار نہیں کیا ہے بلکہ انہوں نے اس کو ایذاء و تکلیف پہنچانے والوں میں ذکر کیا ہے ص۱۵۷ نیز استیعاب، اسد الغابہ فی معرفۃ صحابہ اور اصابہ میں اسی طرح مذکور ہے۔ البتہ بلاذری نے انساب الاشراف میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ یہ شخص حضورؐ کو عیب لگاتا۔ طعن و تشنیع کرتا آپ کے پیچھے چل کر طرح طرح کی نقلیں اتارتا تھا۔ [۲] یہ روایت بالکل ضعیف اور موضوع ہے۔ اللہ تعالیٰ ابن حزم پر رحم کرے کہ وہ بعض جگہ اس طرح کی بے سند روایت لکھ جاتے ہیں۔ درایۃً بھی یہ واقعہ صحیح نہیں ہے کہ اس میں قصور باپ کا ہے سزا بیٹی کو مل رہی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ غیر عادل نظر آتا ہے اور رسول اللہؐ سے بھی یہ بعید ہے کہ باپ کے جھوٹ بولنے پر آپ اسکی بیٹی کے حق میں بددُعا کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج وعمرے [۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از نبوت اور بعد از نبوت ہجرت مدینہ سے پہلے کئی حج اور عمرے کئے جن کی صحیح تعداد معلوم نہیں۔

ہجرت مدینہ کے بعد آپؐ نے صرف ایک حج کیا وہی حجۃ الوداع ہے جو سنہ ۱۰ھ میں کیا، ہجرت مدینہ کے بعد آپؐ نے دو عمرے کئے۔ ایک عمرۃ القضاء جو صلح حدیبیہ کے ایک سال بعد سنہ ۷ھ میں کیا۔ دوسرا عمرہ جعرانہ جو آپؐ نے غزوہ حنین کے بعد ذی قعدہ سنہ ۸ھ میں کیا۔ اس دفعہ آپؐ مقام جعرانہ (مکہ اور طائف کے درمیان ایک چشمہ ہے) سے چل کر مکہ پہنچے تھے۔ تیسرا عمرہ جو آپؐ نے حج کے ساتھ ملا کر کیا۔ ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۰ھ میں مدینہ سے احرام باندھ کر چلے اور ماہ ذی الحجہ میں حج وعمرہ پورا کیا۔

سنہ ۶ھ میں آپؐ عمرہ کے ارادہ سے چلے۔ جب آپؐ حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو مشرکین مکہ کی طرف سے آپ کو وہیں روک لیا گیا عمرہ کے لئے جانے نہیں دیا۔ آخر آپؐ اسی جگہ احرام کھول کر حلال ہو گئے اور قربانی کی اس کے بعد آپؐ اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ لوٹ گئے، پھر دوسرے سال سنہ ۷ھ میں پورا کیا۔ (اصطلاحاً اسی کو عُمرۃ القضاء کہا جاتا ہے)۔

---

[۱] رسول اللہؐ کے حج وعمرے کے لئے ملاحظہ ہو۔ ابن سید الناس ج ۲ ص ۲۸۰ زاد المعاد ج ۱ ص ۳۵۷، ص ۳۶۴ ابن کثیر ج ۵ ص ۲۱۵ ابن سید الناس نے چار عمروں کا ذکر کیا ہے، انہوں نے اس عمرہ کو بھی شمار کیا ہے جو آپؐ کو کرنے نہیں دیا گیا اور حدیبیہ کے مقام پر مشرکین مکہ نے روک دیا تھا اس طرح ان کے نزدیک چار عمرے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوات [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کل غزوات کی تعداد پچیس ۲۵ ہے اُن کی ترتیب یہ ہے اوّل ۱ غزوۂ وَدّان اسی کو غزوۂ اَبْوَاء بھی کہتے ہیں دوسرا ۲ غزوۂ بُوَاط جو (کوہ) رَضوی کی جانب ہے۔ تیسرا ۳ غزوۂ ذِی العُشَیرۃ جو بطن ینبع کے قریب ہے ۴ غزوۂ بدر الاُولیٰ ہے اس غزوہ میں رسول اللہ نے کُرز بن جابر الفہری کی تلاش میں صحابہؓ کے ایک دستہ کو روانہ کیا۔ ان میں سے کسی غزوہ میں لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔ ۵ بدر ثانیہ یا بدر کبریٰ ہوا۔ یہ وہ معرکہ ہے جس میں قتال کی نوبت آئی اور اس میں اللہ نے اسلام کو غلبہ عطا کیا۔ اسی معرکہ میں کفّار کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ ۶ غزوۂ بنی سُلیم۔ اس معرکہ میں آپ بنی سلیم کے ایک چشمہ پر پہنچے جس کا نام قرقر کدر تھا۔ ۷ غزوۂ سویق۔ اس غزوہ میں ابو سفیان کا تعاقب کیا گیا تھا۔ ۸ غزوہ غطفان، اس کو غزوۂ ذِی اَمر بھی کہتے ہیں ۹ غزوۂ بحران۔ ۱۰ غزوۂ اُحد ۱۱ غزوۂ حَمراءُ الاسد ۱۲ غزوۂ ذاتِ الرقاع ۱۳ بدر الاخریٰ یا بدر الثالثہ ۱۴ غزوۂ دُومۃ الجندل ۱۵ غزوۂ خندق یہ آخری غزوہ ہے جو کفّار سے ہوا ۱۶ غزوۂ بنی قریظہ ۱۷ غزوۂ بنی لحیان ۱۸ غزوۂ ذِی قَرد ۱۹ غزوۂ بنی مصطلق ۲۰ غزوۂ حدیبیہ ۲۱ غزوۂ خیبر ۲۲ غزوۂ فتح مکہ ۲۳ غزوۂ حُنین۔ ۲۴ غزوۂ طائف ۲۵ غزوۂ تبوک۔

---

[1] مزید ملاحظہ ہو واقدی ج ۲ ص ۸۔ ابن حبیب ص ۱۱۰۔ ص ۱۲۵ ابن جوزی تلقیح الفہوم میں ص ۲۲ میں ص ۳۶ ابن قیم زاد المعاد ج ۱ ص ۶۶۔ ابونعیم دلائل النبوت ص ۱۷۳ ابن کثیر ج ۵ ص ۲۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے نو میں جنگ و قتال کی نوبت آئی وہ یہ ہیں بدر الکبریٰ اس کو بَطْشَۃُ الکُبریٰ بھی کہتے ہیں۔ غزوۂ اُحد، غزوۂ قریظہ، غزوۂ مصطلق، غزوۂ خیبر، فتح مکہ، غزوۂ حُنین اور طائف۔ ان تمام معرکوں میں قتال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ آپؐ نے وَادیِ القریٰ اور غابہ میں بھی قتال کیا۔ اس کے علاوہ باقی غزوات میں قِتال کی نوبت نہیں آئی۔

فوجی مہمات[1] (سرایا)[2]

۱۔ حضورؐ نے حضرت عبیدہ بن الحارث بن المطلبؓ کو ثنیۃُ المَرہ کے نشیب کی طرف بھیجا۔

۲۔ حضرت حمزہ بن عبد المطلبؓ کو عیص کی جانب ساحل سمندر کی طرف روانہ کیا۔ یہ دونوں مُہمیں ایک ساتھ یا قریب قریب واقع ہوئی ہیں اسی وجہ سے اس میں اختلاف ہے کہ کونسی مہم پہلے واقع ہوئی۔ یہ دونوں پہلی مہمیں ہیں۔

۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو خرّار کی طرف۔

---

[1] مزید ملاحظہ ہو واقدی ج ۲ ص ۵ المحبر ص ۱۱۶ انساب الاشراف ج ۱ ص ۱۷۹ تا ص ۱۵۶ زاد المعاد ج ۱ ص ۶۶

[2] مورخین ایسی کسی مہم کو جو صحابہ کی سرکردگی میں بھیجی گئی ہو سَرِیّہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ سرایا سَرِیّہ کی جمع ہے یہ سرایا (مہمیں) صحابہ کی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں کی صورت میں ہوتے تھے۔ ان پر ایک امیر مقرر کر دیا جاتا تھا۔ یہ سرایا مختلف اغراض و مقاصد کے تحت بھیجے گئے۔ جیسے مختلف قبائل میں تعلیم و تبلیغ اسلام، سرحد کی حفاظت، بغاوتوں کو فرو کرنا وغیرہ۔ ان میں سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ دشمن قریش مکہ جو چوری چھپے مدینہ پر حملہ کی تیاری کر رہے تھے ان کے حرکات و سکنات کا پتہ چلے اور ان کے عزائم سے باخبر رہیں۔ ان سرایا کی تعداد میں اختلاف ہے بعض نے ان کی تعداد ۴۸ ذکر کی ہے بعض اس سے کم اور بعض زیادہ نقل کرتے ہیں۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت عبداللہ بن جحشؓ کو نخلہ کی طرف۔

۵۔ حضرت زیدؓ بن حارثہؓ (حضورؐ کے آزاد کردہ غلام) کو نجد کی سرزمین قردۃ کی طرف۔

۶۔ حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ کو کعب بن اشرف یہودی کے قتل کے لئے بھیجا گیا۔

۷۔ مرثد بن ابی مرثد الغنویؓ کو مقام رجیع کی طرف (یہاں قبیلہ عضل و قارہ نے دس مبلغین اسلام کو شہید کیا تھا)۔

۸۔ حضرت المنذر بن عمرو انصاریؓ کو بیر معونہ کی طرف۔

۹۔ حضرت عبداللہ بن عتیکؓ خیبر میں یہودی سلام بن ابی الحقیق کے قتل کی مہم پر۔

۱۰۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کو عراق جانے والے راستہ پر واقع مقام ذی القصہ کی طرف (یہ مدینہ سے چوبیس میل کی مسافت پر ہے)۔

۱۱۔ حضرت عمرؓ بن الخطابؓ کو بنی عامر کی سرزمین تربۃ کی طرف۔

۱۲۔ حضرت علیؓ ابن ابی طالب کو یمن کی طرف۔

۱۳۔ حضرت غالب بن عبداللہ اللیثی کو کدید یعنی بنی کنانہ کی شاخ بنی الملوح کی طرف۔

۱۴۔ حضرت علی بن طالبؓ کو بنی عبداللہ بن سعد کی طرف یہ اہل فدک سے تھے۔

۱۵۔ حضرت ابن ابی العوجاء السلمیؓ کو بنی سلیم کی طرف۔

۱۶۔ حضرت عکاشہ بن محصین الاسدیؓ کو غمرہ کی طرف (یہ مقام نجد کے راستہ میں مدینہ کا ایک حصہ ہے)۔

۱۷۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ کو قطن کی طرف (یہ نجد کے راستہ میں بنی اسد کا چشمہ ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ کو (یہ بنی حارثہ بن اوس میں سے تھے) قبیلہ قرطاء کی طرف (یہ ھوازن سے تھے)۔

۱۹۔ حضرت بشیر بن سعد انصاریؓ (یہ بنی حارث بن الخزرج میں سے تھے) کو خیبر کی جانب

۲۰۔ حضرت زید بن حارثہؓ کو بنی سلیم کی سرزمین مقام جموم[1] کی طرف۔

۲۱۔ حضرت زید بن حارثہ حسمیؓ کی سرزمین مقام جذام کی طرف۔

۲۲۔ حضرت زید بن حارثؓ کو عراق کے راستہ میں واقع وادی نخل کی جانب مقام طرف[2] یا طرق کی طرف۔

۲۳۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قوم فزارۃ کی طرف۔

۲۴۔ حضرت ابو عامر اشعریؓ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے چچا کو مقام اوطاس کی طرف۔

۲۵۔ حضرت زید بن حارثہؓ کو فزارہ کی طرف۔ وہاں انہوں نے ام قرفہ کو قتل کیا۔

۲۶۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو خیبر کی طرف۔

۲۷۔ حضرت عبداللہ بن عتیک کو (عبداللہ بن رواحہؓ کے بعد دوسری مرتبہ) خیبر کی طرف یہودی ابو رافع بن ابی الحقیق کے قتل کے لئے روانہ کیا۔

۲۸۔ حضرت عبداللہ بن انیسؓ الجہنی کو خالد بن سفیان الھذلی[3] کے قتل کے لئے روانہ کیا۔ عبداللہؓ نے اس کو قتل کر دیا۔ حضورؐ نے ان کو تنہا اس کام پر مقرر کیا تھا اور آپؐ نے ان کو اس سے ملاقات کے وقت ایک نشانی بھی بتائی تھی جس سے

---

[1] اصل میں جموم کے بجائے حموم ہے۔ ابن ھشام نے بھی اسی کو صحیح کو کیا ہے جلد ۴ صـ ۲۶ واقدی صـ ۵ طبقات ابن سعد ۲/۱ صـ ۶۲۔ یہ بطن نخلہ کے پاس بنی سلیم کا موضع ہے۔

[2] اصل میں طرف نہیں طرق ہے ملاحظہ ہو ابن سعد ۲ صـ ۶۳ الامتاع صـ ۲۶۶

[3] ابن ھشام اور امتاع میں خالد بن سفیان کے بجائے سفیان بن خالد ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس کو اچھی طرح شناخت کر سکیں نشانی یہ بتائی کہ اس پر کپکپی طاری ہو گی، چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ شخص عبداللہ کے ہاتھوں مارا گیا۔

۲۹۔ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ مؤتہ میں ایک فوجی دستہ روانہ کیا اس پر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار مقرر کیا اور فرمایا اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اور یہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو اپنا سپہ سالار بنانا یہ سب اس معرکہ میں شہید ہو گئے۔ ان سب کی مڈبھیڑ روم کے عیسائی لشکر سے ہوئی تھی اس لشکر میں قبائل عرب کے وہ لوگ بھی شامل تھے جو عیسائی ہو گئے تھے۔ ان سب کے شہید ہو جانے کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا یہ بھی نہایت بہادری سے لڑے۔ آخر کار یہ مسلمانوں کو لے کر واپس لوٹے۔

۳۰۔ حضرت کعب بن عُمیر الغفاری رضی اللہ عنہ کو شام کی سرزمین میں ذاتِ اطلاح کی طرف۔

۳۱۔ حضرت عیینہ رضی اللہ عنہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر الفزاری کو بنی تمیم کی شاخ بنی العنبر کی طرف۔

۳۲۔ حضرت غالب بن عبداللہ اللیثی رضی اللہ عنہ کو بنی مُرہ کی سرزمین کی طرف وہاں انہوں نے جہینہ کی شاخ بنو حمیس بن عمرو پر چھاپہ مارا۔

۳۳۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی کنانہ کی شاخ بنو جذیمہ کی طرف۔

۳۴۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو دوبارہ یمن کی طرف۔

۳۵۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بنی عُذرہ کی سرزمین ذاتِ السلاسل کی طرف بھیجا اور ان کی مدد کیلئے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔

۳۶۔ حضرت عبداللہ بن ابی حدود اسلمی رضی اللہ عنہ کو بطن اضم[۱] کی طرف۔

---

[۱] اصل میں واقم ہے۔ ابن ہشام نے بھی اسی کو صحیح کہا ہے ملاحظہ ہو جلد ۴ ص ۲۷۵ ابن سعد ج ۲ / ۱ ص ۹۶ الامتاع ص ۳۵۶ ابن سید الناس ج ۲ ص ۱۶۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷ ۔ پھر دوبارہ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی کو غابہ کی طرف ۔

۳۸ ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو دومۃ الجندل کی طرف ۔

۳۹ ۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو سیف البحر کی طرف ۔

۴۰ ۔ حضرت عمرو بن امیہ الضمری کو ابوسفیان بن حرب[1] کے قتل کرنے کے لئے بھیجا یہ ان کے لئے ممکن نہ ہوا ۔

۴۱ ۔ حضرت زید بن حارثہؓ کو مدین کی طرف ۔

۴۲ ۔ حضرت سالم بن عمیر کو بنی عمرو بن عوف کے ایک فرد ابوعفک[2] یا ابوعقیل کے قتل کے لئے بھیجا، انہوں نے اس کو قتل کر دیا ۔

۴۳ ۔ حضرت عمرو بن عدی الخطمیؓ کو بنی امیہ بن زید کے خاندان کی عورت عصماء بنت مروان کے قتل کے لئے بھیجا انہوں نے اسکو قتل کر دیا ۔ (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لوگوں کو جنگ پر ابھارا کرتی تھی) ۔

۴۴ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثمامہ بن اثال حنفی کی گرفتاری کے لئے ایک دستہ بھیجا اُس نے اس کو گرفتار کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رہا کر دیا یہ آپ کے اخلاق سے متاثر ہو کر اسلام لے آئے ۔

۴۵ ۔ علقمہ بن مجزز المدلجی کو جدہ کی سمت بھیجا ۔

۴۶ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرز بن جابر کو ان لوگوں کے تعاقب میں بھیجا جنہوں نے چرواہوں کو قتل کر کے اُن کی آنکھیں پھوڑ دی تھیں اور اونٹ لوٹ کر

---

[1] کتب سیر ومغازی میں ایسی کوئی روایت نہیں پائی جاتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ کو ابوسفیان کے قتل کرنے کیلئے بھیجا ہو واقعہ یہ ہے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے تھے لیکن آپ کی تعلیم اور خُلق محمدی سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے ۔ پھر واپس مکہ تبلیغ اسلام کے لئے چلے گئے ۔ یہاں ابن حزم کو مغالطہ ہوا ہے ۔ مترجم ۔ [2] اصل میں ابوعقیل ہے ابوعفک نہیں ہے یہ ابن حزم کی فروگذاشت ہے ۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گئے تھے۔

۴۷۔ رسول اللہ ﷺ نے اُسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں ایک دستہ شام کی طرف روانہ کرنے کا قصد کیا۔ یہ آخری مہم تھی جس کے بھیجنے کا آپ ﷺ ارادہ رکھتے تھے یہ مہم ابھی روانہ نہیں ہوئی تھی کہ آپ ﷺ کا انتقال ہوگیا آخر حضرت ابوبکرؓ نے اس کو اپنے زمانہ خلافت میں بھیجا۔

صفات[1] و اسماءِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ ﷺ نہ بہت لانبے تھے نہ پستہ قد بلکہ آپ ﷺ کا قد مبارک درمیانہ تھا۔ رنگ کے اعتبار سے آپ ﷺ نہ بالکل سفید تھے نہ گندم گون بلکہ رنگ سفیدی کے ساتھ سرخی لیے ہوئے تھا۔ چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن چمکدار۔ سر کے بال نہ بالکل سیدھے نہ بالکل پیچدار بلکہ ہلکی سی پیچیدگی کے ساتھ گھونگریالے تھے۔ اعضاء کے جوڑوں کی ہڈیاں موٹی اور پُرگوشت تھیں۔ پلکیں سیاہ سُرمگیں آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے۔ دندان مبارک خوبصورت چمکدار۔ دہن اعتدال کے ساتھ فراخ یعنی تنگ نہ تھا۔ ناک خوبصورت۔ رفتار تیز تھی چلتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ ڈھلوان زمین پر اُتر رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ توجہ فرماتے تو پورے بدن کے ساتھ فرماتے تھے یعنی صرف گردن پھیر کر متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ نگاہ اکثر نیچی رہتی تھی۔ ہتھیلیاں پُرگوشت اور مُلائم تھیں۔ ایڑی میں گوشت کم تھا۔ ریش مبارک گھنی اور بال

---

[1] ملاحظہ ہو ابن سعد ج ۱/۲ مسند احمد بن حنبل احادیث نمبر ۶۸۴، ۷۴۴، ۷۴۶، ۷۹۶، ۹۴۴ و کتاب شمائل ترمذی ج ا ص ۸، ص ۶۷ تہذیب ابن عساکر ج ۱ ص ۳۱۴ ابن سید الناس ج ۲ ص ۳۲۳ تہذیب النووی ج ۱ ص ۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاہ تھے آپؐ کے پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے۔ سر کے بال زیادہ لانبے ہوتے تو کان کی لو تک یا شانہ تک پہنچ جاتے تھے ورنہ نصف کان کی لو تک رہتے تھے آپؐ کے سر اور ڈاڑھی کے بال بیس سے زیادہ سفید نہ تھے یعنی گنتی کے بال سفید تھے۔

اسمائے مبارک :۔

آپؐ کے نام یہ ہیں محمد، احمد، ماحی، ماحی وہ ہے جس کے ذریعہ اللہ کفر کو مٹائے گا۔ حاشر، حاشر وہ جس کے بعد لوگ قیامت میں اٹھائے جائیں گے۔ عاقب، عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ نبی توبہ ... نبی الملحمہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو رؤف رحیم سے بھی موسوم کیا ہے۔

آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان اُبھرا ہوا گوشت تھا جیسے کبوتر کا انڈا ہوتا ہے، یہ مہر نبوت تھی اس کا رنگ آپؐ کے جسم کی طرح تھا اس گوشت پر تل تھے اور اس پر کچھ بال بھی تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امراء (حکام و والی)ؑ

رسول اللہؐ نے ملکی انتظام قیام عدل اور رفع نزاع کے لئے مختلف مقامات پر متعدد صحابہ کو حاکم اور والی مقرر فرمایا ان کے نام حسب ذیل ہیں :۔

ؑ حضورؐ نے حکام و امراء کے علاوہ صدقات اور زکوٰۃ کی وصولی کے لئے الگ الگ محصلین مقرر فرمائے تھے جو قبائل کا دورہ کر کے لوگوں سے زکوٰۃ وخراج وصول کرتے اور حضور کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام	جگہ
باذان بن ساسان بن بلاش ابن ملک۔	بہرام گور کے خاندان (اہل ایران میں سے) تھے یہ سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے حضورؐ نے ان کو یمن کا والی مقرر فرمایا۔
شہر بن باذان۔	حضورؐ نے ان کو ان کے والد کی وفات کے بعد صنعاء اور یمن کے دوسرے اضلاع کا والی مقرر فرمایا۔
مہاجر بن ابی امیہ مخزومیؓ	کندہ اور صدف کا والی مقرر کیا۔
زیاد بن[1] لبید البیاضی الانصاریؓ	حضرموت کے والی مقرر کیے گئے۔
ابو موسیٰ اشعریؓ	زبید۔ عدن۔ رمع وغیرہ کے والی تھے۔
معاذ بن جبلؓ	جند کے والی تھے۔
عتاب بن اسید بن ابی العیصؓ بن امیہ۔	مکہ کے والی اور ۸ھ میں حج کے موسم میں مسلمانوں کا امیر الحج مقرر کیا۔
ابوسفیان صخر بن حربؓ	نجران کے والی۔
یزید بن ابی سفیان صخر بن حربؓ	وادی تیماء کے والی۔
خالد بن سعید بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمسؓ	شہر بن باذان کے شہید ہو جانے کے بعد ان کو صنعاء کا والی مقرر کیا۔ شہر بن باذان کو الاسود عنسی کذاب نے شہید کیا تھا۔
عمرو بن سعیدؓ برادر خالد بن سعید بن العاصؓ	وادی القریٰ کے والی

[1] کتاب المحبر میں زیاد کے بارے میں یہ بھی ہے کہ وہ حضرموت کے صدقات وصول کرنے پر بھی مقرر کیے گئے تھے۔ ملاحظہ ہو المحبر ص ۱۲۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمؓ بن سعید برادر خالد و عمرو بن سعیدؓ	وادی عرینہ (فدک) کے والی۔
ابانؓ بن سعیدؓ (ان سب کے بھائی)	بحرینؓ کے والی جہاں کے نیزے مشہور ہیں۔
علاءؓ بن الحضرمیؓ حلیف بنی	قطیف کے والی۔
سعید بن ابی العاص۔	
عمرو بن العاصؓ	عمان اور اس کے اضلاع کے والی۔
عثمانؓ بن العاص ثقفیؓ	طائف کے والی۔
محمیتہ بن جزء بن عبد یغوثؓ	تحصیل خمس اور اسکی تقسیم پر مقرر فرمایا جو غزوہ مریسیع کے موقعہ پر آپؐ کے پاس آئے تھے۔
علیؓ بن ابی طالبؓ	یمن میں تحصیل خمس کے علاوہ وہاں کے فصلِ مقدمات کے لئے قاضی مقرر کئے گئے۔
معیقبؓ بن ابی فاطمہ الدوسیؓ حلیف بنی امیہ بن عبد شمس	رسول اللہ صلعم نے ان کو اپنی انگوٹھیؐ پر نگراں مقرر کیا تھا۔ (آنحضرتؐ کے مہر بردار تھے)
عدیؓ بن حاتمؓ	بنی اسد کے صدقات وصول کرنے پر متعین کیا گیا۔
مالک بن نُویرہ الیربوعی	بنی حنظلہ بن زید مناۃ بن تمیم کے صدقات کی وصولی پر۔
قیس بن عاصم المنقری، الزبرقان بن بدر۔	بنی اسد بن زید کے صدقات کی وصولی پر۔
حضرت عمرؓ بن خطابؓ معہ جماعت کثیرہ	بعض صدقات کی وصولی پر والی مقرر کیا (کیونکہ ہر قبیلہ کا الگ والی مقرر کیا جاتا تھا جو صدقات وصول کرے)۔

سلہ ملاحظہ ہو فتوح البلدان بلاذری صـ۸۸۔

سلہ محمد ابن حبیب نے کتاب المحبر میں ذکر کیا ہے کہ رسولؐ اللہ نے معیقب کو غنائمؐ پر والی مقرر کیا تھا۔ ملاحظہ ہو طبقات ابن سعد ۴/۱ صـ۸٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ نے ان کو ۹ھ میں حج کے موسم میں حج کے تمام انتظامات کیلئے امیر الحج مقرر کر کے روانہ کیا۔

فصل

زمانہ جاہلیت میں آپ کے احباب وغیرہ

عمرو بن عبسہ[1] اسلمیؓ زمانہ جاہلیت میں رسول اللہؐ کے دوست تھے اور عیاض بن حمار[2] بن ناجیہ زمانہ جاہلیت میں رسول اللہؐ کے حرمی تھے یعنی یہ برہنہ طواف کرنے کے بجائے رسول اللہؐ کے دیئے ہوئے کپڑوں میں طواف کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے دو مذہبی گروہ تھے ایک حُمس دوسرے حِلّ۔ حِلّ زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ کا برہنہ طواف کیا کرتے تھے بجز اس صورت کے کہ حُمس کے مذہبی گروہ میں سے کوئی شخص ان کو عاریۃً کپڑا دیدے تب وہ اس کپڑے میں طواف کر لیا کرتے تھے۔ حُمس خانہ کعبہ کا برہنہ طواف نہیں کرتے تھے۔ قریش کا تعلق حُمس سے تھا اور بنو مجاشع کا تعلق حِلّ سے تھا۔ عیاض بن حمار رسول اللہؐ کے دیئے ہوئے کپڑوں میں طواف کرتے تھے اور یہ اقرع بن حابس بن عقال کے ابن عم تھے۔ ضحاک بن سفیان کلابیؓ رسول اللہؐ کے تیغ بردار تھے۔ یعنی یہ آپ کے قریب گردن میں تلوار لٹکائے کھڑے رہتے تھے یعنی آپؐ کے ذاتی محافظ تھے۔

---

[1] عمرو بن عبسہ کے بارے میں ملاحظہ ہو طبقات ابن سعد ہم/اصل ۱۵۷، استیعاب و اسد الغابہ اور مسند احمد ج ہم صفحہ ۱۱۱، صفحہ ۱۱۵، صفحہ ۳۸۵، صفحہ ۳۸۸ لیکن سابقہ ماخذوں میں یہ مذکور نہیں کہ یہ زمانہ جاہلیت میں رسول اللہؐ کے دوست تھے، ہاں اسلام میں سبقت کرنے والوں میں ان کا نام آتا ہے۔

[2] طبقات ابن سعد و اسد الغابہ میں عیاض بن حماد ہے۔ لسان المیزان اور اصابہ میں حمار ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ؐ کے کاتبین وحی اور فرامین[1]

رسول اللہ ؐ کی طرف سے کتابتِ وحی اور خط و کتابت کی خدمت پر جو اصحاب مامور تھے وہ حسبِ ذیل تھے :۔

حضرت علی بن ابی طالب رضؓ ، حضرت عثمان رضؓ ، حضرت عمر رضؓ ، حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ، حضرت خالد بن سعید رضؓ ، حضرت اُبی بن کعب رضؓ ، حضرت حنظلہ بن ربیع اسیدی رضؓ ، حضرت زید بن ثابت انصاری رضؓ اور حضرت معاویہ رضؓ بن ابی سفیان رضؓ ۔ یزید بن ابی سفیان رضؓ ۔

حضرت زید بن ثابت رضؓ کتابتِ وحی کے لئے مخصوص کاتب تھے ، پھر فتح مکہ کے بعد معاویہ بن ابی سفیان رضؓ بھی اس خدمت پر مامور ہو گئے تھے یہ دونوں اصحاب وحی اور غیر وحی یعنی خطوط و فرامین وغیرہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وابستہ تھے ۔ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام نہیں تھا ۔

آپ ؐ کے خدام ، محافظ موذن اور شعراء وغیرہ[2]

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ ساعدی رضؓ رسول اللہ ؐ کے سپاہیوں میں شامل تھے ۔

حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ ثقفی صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ؐ کے پسِ پُشت تلوار لئے کھڑے تھے حضرت بلال رضؓ بن رباح نفقات مقررد کی تقسیم پر مامور تھے ۔

---

[1] ملاحظہ ہو کاتبین وغیرہ کے بارے میں انساب الاشراف ج ۱ ص ۲۵۶ فتوح البلدان ص ۴۷۸ تلقیح الفہوم ص ۳۷ زاد المعاد ج ۱ ص ۵۹ تہذیب النوری ج ۱ ص ۲۹ ابن سید الناس ج ۲ ص ۳۱۵ ۔

[2] ملاحظہ ہو حضور ؐ کے موذن محافظ اور شعراء وغیرہ کیلئے زاد المعاد ج ۱ ص ۶۳ ۔ ص ۶۶ تلقیح الفہوم ص ۳۸ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اُمِ ایمنؓ آپؐ کی اَنّا اور آیا تھیں۔

حضرت انسؓ بن مالکؓ حضورؐ کے خادم تھے (انہوں نے دس سال خدمت کی)

حضرت ذویبؓ بن حلحلہ بن عمرو الخزاعیؓ والد قبیصہ بن ذُویبؓ یہ حضورؐ کی طرف سے قربانی کے جانوروں پر نگراں تھے۔

حضرت رباحؓ بن الاسودؓ حضورؐ کے آزاد کردہ غُلام اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ یہ دونوں بھی اسی خدمت پر مامور تھے۔

حضرت عمروؓ بن اُم مکتومؓ (نابینا صحابی) جو قبیلہ بنی عامر بن لُوی سے تھے، اُن کا نام عمروؓ بن قیس بن زائدہ ہے یہ حضرت بلالؓ بن رباحؓ کے ساتھ مدینہ میں مسجد نبویؐ کے موذن تھے۔

ابوطیبہؓ انصاریؓ نے حضورؐ کے تپچھنے لگائے۔ (ان کا نام نافعؓ تھا اور یہ بنی بیاضہ کے غلام تھے)۔

حضورؐ کے شعراء جو اسلام کی طرف سے دفاع کرتے تھے وہ یہ تھے۔

کعبؓ بن مالک اسلمیؓ عبداللہ بن رواحہ خزرجیؓ، حسانؓ بن ثابتؓ یہ سب کے سب انصار کے قبیلہ خزرج سے تھے۔

حضرت ثابتؓ بن قیس بن الشماسؓ۔ رسول اللہ کے مقرر کردہ خطیب تھے۔

حضرت ابوقتادہؓ انصاریؓ آپ کی طرف سے گھوڑے سوار محافظ تھے جو نگرانی پر مامور تھے۔

حضرت ابوایوبؓ خالد بن زید انصاری آپؐ کی میزبانی کے فرائض انجام دیتے تھے۔

آپؐ کی انگوٹھی

آپؐ کے پاس پہلے سونے کی انگوٹھی[1] تھی۔ پھر آپؐ نے اس کو ناپسند کیا اور

[1] مزید ملاحظہ ہو رسول اللہؐ کی انگوٹھی کے بارے میں طبقات ابن سعد ا/۲ صفحہ ۶۱ تاریخ الذھبی ا صفحہ ۶۸۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھینک دیا، اس کے بعد چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں اُوپر تلے تین سطروں میں محمد، رسُول، اللہ، لکھا ہوا تھا۔ آپؐ اس کو اکثر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنتے تھے کبھی دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن لیا کرتے تھے۔ اس انگوٹھی میں نگ بھی چاندی کا تھا جو آپ کی ہتھیلی کی جانب رہتا تھا۔ آپؐ نے دوسرے لوگوں کو اس قسم کا نقش بنوانے سے منع کیا تھا۔ جس طرح آپؐ نے دوسروں کو اپنی جیسی کنیت رکھنے سے منع کیا تھا۔ آپؐ کی زندگی تک یہ انگوٹھی آپؐ کے پاس رہی پھر یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ کے پاس منتقل ہوتی رہی اس کے بعد حضرت عثمانؓ کی خلافت کے چھٹے سال یہ اُن کے ہاتھ سے اَریس نامی ایک کنوئیں میں گر گئی۔ انگوٹھی کی تلاش میں اس کنوئیں کا پانی نکالا اور اس کی تہ سے مٹی بھی نکالی گئی۔ لیکن یہ انگوٹھی نہیں ملی۔ اسی کا اثر مبارک تھا کہ جو استحکام اُن کے دور خلافت میں چھ سال تک رہا اس کے گم ہو جانے کے بعد وہ اثر جاتا رہا اور پھر جو کچھ ہوا وہ ظاہر ہے۔

حضورؐ کے قاصد[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکّہ سے پہلے سلاطین واُمراء کے پاس جن صحابہ کے ذریعہ دعوتِ اسلام کے لئے خطوط ارسال کئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

۱- حضرت دِحیہ کلبیؓ۔	قیصر شہنشاہ روم کے پاس خط لے کر گئے اس شہنشاہ روم کا نام ہرقل تھا اور یہ مذہباً عیسائی تھا۔

[1] ملاحظہ ہو ابن ھشام ج ۴ ص ۲۵۴ طبقات ابن سعد ج ۱/۲ ص ۱۵ المحبر ص ۷۵ ابن سید الناس ج ۲ ص ۲۶۰ تاریخ ابن کثیر ج ۴ ص ۲۶۲ الامتاع ص ۳۰۷ تہذیب النودی ج ۱ ص ۳۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- حضرت عبداللہ بن حُذافہ سہمی رضؓ۔	اکسریٰ خُسرو پرویز فارس (ایران) کے بادشاہ کے پاس خط لے کر گئے۔
۳- حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری رضؓ	نجاشی بادشاہ حبش کے پاس خط لے کر گئے اس کا نام اَصحمہ تھا۔
۴- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ لخمی رضؓ۔	مقوقش حاکم مِصر کے نام خط لے کر گئے۔ مِصر رومی حکومت کے ماتحت تھا اور مقوقش رومیوں کا نامزد حاکم تھا۔
۵- حضرت عمرو بن العاص رضؓ	جیفر بن جُلندی اور عیاذ بن جُلندی رؤسائے عمان کے نام خط لے کر گئے۔
۶- حضرت سلیط بن عمرو بن عامر انصاری رضؓ	ہوذہ بن علی رئیس یمامہ اور ثُمامہ بن اثال کے نام خط لے کر گئے۔ یہ خِطّہ ایرانی حکومت کے صوبہ بحرین کے زیر اقتدار تھا۔
۷- حضرت علاء بن حضرمی رضؓ	المنذر بن ساوی رئیس بحرین کے نام خط لیکر گئے۔
۸- حضرت شجاع بن وَھب الاسدی رضؓ۔	یہ قبیلہ اسد خزیمہ کی شاخ ہے۔ ان کو حارث بن ابی شمر غسانی اور اس ابن عم جبلہ بن الایہم رؤساء بلقاء کیطرف بھیجا (یہ علاقہ حدود شام میں ہے)۔
۹- حضرت مہاجر بن ابی امیہ مخزومی رضؓ۔	یہ حارث بن عبدالملک حاکم حمیر کے پاس خط لیکر گئے۔
۱۰- حضرت معاذ بن جبل رضؓ	ان کو یمن کی طرف دعوتِ اسلام کے لئے بھیجا۔ یہاں کے تمام سردار و رؤساء مسلمان ہو گئے تھے جیسے ذی الکلاع ذی ظلیم ذی زرود اور ذی مران وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سابقہ مذکورہ فرمانروا جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتِ اسلام کے لئے خطوط ارسال کئے تھے ۔ ان میں سے اکثر فرمانروا اور ان کی قوم نے اسلام قبول کرلیا بجز حسب ذیل فرمانرواؤں کے کہ انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا ۔

قیصؔر روم ، مقوقسؔ شاہِ مصر ، ھوذؔہ حاکم یمامہ ، کسریٰ خسرو پرویز شاہ فارس حارثؔ بن ابی شمر غسانی حاکم بصریٰ اور نجاشیؔ شاہ حبشہ ۔ یہ اُس نجاشی کے بعد کے نجاشی ہیں جن کے زمانہ میں اصحاب رسول اللہ ؐ نے مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی انہوں نے اسلام قبول کیا ۔ انہی کے بارے میں رسول اللہ ؐ کو بذریعہ وحی ان کے انتقال کی خبر دی گئی ، پھر آپؐ نے مسلمانوں کو اس کی اطلاع دی اور جنت البقیع میں جاکر ان کی نماز جنازہ پڑھائی اس میں آپؐ نے چار تکبیریں کہیں ۔ انہوں نے اپنی قوم سے مخالفت کے اندیشہ کی بنا پر اسلام کو پوشیدہ رکھا ۔

ثُمامہ بن اثال ۔ انہوں نے اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی لیکن بعد میں اسلام لے آئے ۔ قیصؔر روم ۔ یہ شخص اسلام کو سمجھ چکا تھا لیکن قوم کی مخالفت کے اندیشہ اور اقتدار سے محروم ہونے کے خوف کی وجہ سے اسلام قبول نہ کیا ۔

مقوقسؔ حاکم مصر ۔ یہ اگرچہ اسلام سے قریب ہوا لیکن قبول اسلام سے محروم رہا ۔ اس نے رسول اللہ ؐ کو ہدیے اور تحائف بھیجے ۔ ہدیہ میں ایک غلام مابُور ۔ ایک خچر الشہباء جس کو دُلدل کہتے تھے اور دو باندیاں دیں ۔ ایک ماریہ قبطیہ ، یہ رسول اللہ ؐ کی اُمّ ولد تھیں جن سے ابراہیم پیدا ہوئے ۔ دوسری ان کی بہن سیرین تھیں ۔ انہیں رسول اللہ ؐ نے حسان بن ثابت رضؓ کو بخش دیا تھا ۔ سیرین سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے ۔ یہ رسول اللہ ؐ کے صاحبزادے ابراہیم کے خالہ زاد بھائی تھے ۔ یہ خچر پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا ۔ آپؐ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات کے بعد حضرت علیؓ کے حصہ میں آیا ان کے بعد عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ کے پاس آیا۔ عبد اللہ بن جعفرؓ اس کی زیادتی عمر کی وجہ سے اس کو جَو کوٹ کر کھلاتے تھے۔

رہا کسریٰ تو یہ تمام فرمانرواؤں میں بہت ہی بُرا ثابت ہوا۔ اس نے غصہ میں آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت نامہ کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا جب آپؐ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا جس طرح اس نے میرے خط کو چاک کیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ازواجِ مطہراتؓ [1]

جن خواتین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ ازدواج قائم ہوا، ان میں حضرت خدیجہؓ بنت خویلد بن اسد۔ آپؐ کی سب سے پہلی بیوی تھیں۔ ان سے آپؐ کی شادی اس وقت ہوئی جب کہ آپؐ کی عمر مبارک پچیس ۲۵ سال کی تھی۔ یہ ہجرت مدینہ سے تین سال قبل انتقال کر گئیں۔ ان کی زندگی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی۔ اِن کی پہلی شادی عَتِیق بن عابد بن عبد اللہ سے ہوئی اِن سے ایک لڑکا عبد اللہ پیدا ہوا، اس کے بعد ابُو ہالہ ہند بن زرارہ تمیمی کے نکاح میں آئیں۔ ان سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ ایک کا نام ہند دوسرے کا نام حارث تھا ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام زینب تھا۔ ان میں سے ہند بن ہند معرکہ اُحد میں حاضر ہوئے اور بصرہ میں سکونت اختیار کر لی

---

[1] ملاحظہ ہو رسول اللہ کی ازواج کے بارے میں طبقات ابن سعد ج ۸ صفحہ ۳۵ ابن ھشام ج ۴ صفحہ ۲۹۴ المحبر صفحہ ۷۷ ابن عساکر ج ا صفحہ ۲۹۲ تلقیح فہوم صفحہ ۹ زاد المعاد ج ا صفحہ ۵ تہذیب النودی ج ا صفحہ ۲۷ ابن کثیر ج ۵ صفحہ ۲۹۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی ان ہی سے حسن بن علی بن ابی طالبؓ نے حضورؐ کے حلیہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور حارثؓ ان کو کسی ایک کافر نے رکن یمانی کے پاس قتل کر دیا تھا۔

حضرت سودہؓ:۔ حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد حضورؐ نے دوسری شادی حضرت سودہ بنت زمعہ بن قیسؓ سے کی۔ یہ پہلے اپنے ابن عم سکران بن عمرو بن عبد شمس کے نکاح میں تھیں۔

حضرت عائشہؓ:۔ اس کے بعد حضورؐ نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیقؓ سے نکاح کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کا نام عبداللہ ان کے والد ابو قحافہ کا نام عثمان تھا۔ حضورؐ نے حضرت عائشہؓ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔ آپؐ نے ان سے مکہ میں عقد کیا جب کہ ان کی عمر چھ[1] برس تھی اور رخصتی ہجرت مدینہ سے سات ماہ بعد شوال میں ہوئی جب کہ ان کی عمر نو برس تھی۔ انہوں نے حضور کے ساتھ نو سال

---

[1] حضرت عائشہ کا سنہ ولادت تاریخ وسیرت کی کتابوں میں تعیین کے ساتھ نہیں ملتا۔ البتہ بعض قرائن اور دوسری روایات سے سنہ ولادت کا تعیین ہوتا ہے۔ مشہور مورخ طبری حضرت ابوبکرؓ کی بیویوں کے نام کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں، قتیلہ سے آپؓ کے یہاں عبداللہ اور اسماءؓ پیدا ہوئے اور ام رومان کے بطن سے عبدالرحمٰن اور عائشہؓ پیدا ہوئے آپ کی یہ چاروں اولادیں جو ان دونوں بیویوں سے پیدا ہوئیں زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوئی تھیں (طبری اردو ترجمہ جلد ا خلافت راشدہ صـ۲۳) اس عبارت سے یہ امر متحقق ہو جاتا ہے کہ حضرت عائشہ بعثت نبوی سے پہلے مکہ میں پیدا ہو چکی تھیں۔ سنہ ولادت کا تعیّن صاحب مشکوٰۃ المصابیح کی کتاب اسماء الرجال متعلقہ مشکوٰۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ اپنی کتاب اکمال فی اسماء الرجال میں حضرت اسماءؓ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں حضرت اسماءؓ حضرت عائشہؓ سے دس برس بڑی تھیں۔ ان کی وفات ان کے صاحبزادے عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے چند دن بعد ۷۳ھ بعمر ایک سو برس مکہ میں ہوئی۔ (اکمال فی اسماء الرجال متعلقہ مشکوٰۃ المصابیح فصل فی الصحابیات اکمال کی روایت کے مطابق جب حضرت عائشہؓ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچ ماہ گزارے۔ ان کا انتقال ۵۸ھ میں ہوا۔

حضرت حفصہؓ:۔ یہ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں۔ حضورؐ کے نکاح میں ہجرتِ مدینہ کے دو سال چند ماہ بعد آئیں یہ اس سے پہلے خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں۔ حضرتِ حفصہؓ کا انتقال ۴۵ھ میں ہوا۔ مروان بن الحکم گورنر مدینہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

زینب اُم المساکینؓ:۔ ان کے والد کا نام خزیمہ بن الحارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبداللہ بن عبد مناف تھا یہ پہلے عُبیدہ بن الحارث بن مطلب کے نکاح میں

(بقیہ پچھلے صفحہ سے آگے) حضرت اسماءؓ سے دس سال چھوٹی تھیں۔ حضرت اسماءؓ جو ۷۳ھ میں سو سال کی تھیں تو ہجرت کے وقت ان کی عمر ۲۷ سال تھی لہذا حضرت عائشہؓ بوقت ہجرت ۱۷ سال بوقت نکاح ۱۴ سال بوقت رخصتی ۱۹ سال ہوئی اسکے علاوہ دوسرے بعض تاریخی شواہد کی رو سے بھی حضرت عائشہؓ کی عمر بوقت نکاح چھ سال اور بوقت رخصتی نو سال غلط ٹھہرتی ہے۔ حضرت عائشہؓ حضرت فاطمہؓ سے پانچ سال چھوٹی تھیں (اسد الغابہ اردو ترجمہ ۴ ص ۳۷۷) اور حضورؐ کی عمر جب ۳۵ سال کی تھی تو حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیں۔ اس اعتبار سے ۶۰۴ھ میلادی میں حضرت عائشہؓ پیدا ہوئیں۔ سو بوقت نکاح ان کی عمر دس سال اور بوقت رخصتی ۱۵ سال تھی۔ عہد حاضر کے محقق مولانا عبدالقدوس ہاشمی نے جو تاریخ و روایات پر ناقدانہ نظر رکھتے ہیں اپنی تقویم تاریخی میں حضرت عائشہؓ کا سنہ ولادت ۱۷ نبوی قبل ہجرت لکھا ہے جو کہ ۶۰۴ میلادی کے مطابق ہے۔ اسی طرح صاحب سیرۃ ابن ہشام نے اپنی کتاب سیرۃ ابن ہشام میں جہاں آنحضرتؐ کی نبوت پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سابقین اولین کے زیر عنوان اس کی ابتداء حضرت خدیجہؓ سے کرتے ہوئے آزاد مرد خواتین غلام اور بچے ایک ہی فہرست میں شامل کئے ہیں اس کے بعد بنات الصدیق کا ذکر کرتے ہوئے ابن ہشام لکھتے ہیں اسماءؓ بنت ابی بکر اور حضرت عائشہؓ بنت ابی بکر نے جو اس وقت کم سن تھیں اسلام قبول کیا (ابن ہشام ج ۱ ص ۱۵۹ مطبوعہ محمد علی صبیح وادلاد الازھر) اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ بعثت سے قبل پیدا ہو چکی تھیں۔ واللہ اعلم۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں - عبیدہ بن الحارثؓ نے جنگ بدر میں شہادت پائی - ان کی شہادت کے بعد حضورؐ نے حضرت زینبؓ سے نکاح کرلیا یہ آپؐ کے نکاح میں دو تین ماہ رہیں اسکے بعد ان کا انتقال ہوگیا - زُہری کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے عبد اللہ بن جحش اسدیؓ کے نکاح میں تھیں جنہوں نے جنگ اُحد ۳ھ میں شہادت پائی -

اُم سلمہؓ :- ان کا نام ہند کنیت اُم سلمہ تھی باپ کا نام ابو اُمیہ حذیفہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر - یہ پہلے ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی کے نکاح میں تھیں - یہ اپنے شوہر کے ساتھ اسلام لائیں اور انہی کے ساتھ سب سے پہلے ہجرت کی ان سے ایک لڑکا عمرؓ اور تین لڑکیاں سلمہ، دُرّہ اور زینب تھیں - انہوں نے آپکے بعد آپؐ کی ازدواج مطہرات میں سب سے آخر میں ۵۹ھ وفات پائی - بعض روایتوں میں ۶۳ھ ہے ابن ابی خیثمہ نے ان کا سنہ وفات حضرت معاویہ بن ابی سُفیانؓ کی وفات سے ایک سال قبل ذکر کیا ہے - عطار ابن ابی رباح نے کہا کہ ازواج مطہرات میں سب سے آخر میں صفیہ نے انتقال فرمایا لیکن یہ مغالطہ ہے -

زینب بنت جحشؓ :- یہ رسول اللہؐ کے نکاح میں آنے سے پہلے حضورؐ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ کی زوجیت میں تھیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی زاد بہن تھیں - زید بن حارثہ کے طلاق دینے کے بعد آپؐ نے ان سے نکاح کیا - آپ ہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی -

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا (سورہ احزاب آیت ۳۷)

(جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کرچکا تو ہم نے اس (مُطلقہ خاتون) کا تم سے نکاح کر دیا) "یہی خاتون تھیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپ کے نکاح میں آئیں" - ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت عمرؓ کے ابتدائی دور خلافت میں انکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفات ہوئی۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے فتوحات کے مالِ غنیمت میں سے ان کا حصہ نکالا جب وہ ان کو پیش کیا گیا تو یہ اس کو دیکھ کر رو دیں اور سارا مال راہِ خدا میں تقسیم کر کے دُعا کی کہ اے اللہ! آئندہ سال میں اس کو نہ دیکھ سکوں۔ ان کی یہ دعا قبول ہوئی اور اسی سال ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ بڑی فیاض اور زاہدہ واقع ہوئیں تھیں۔

جُویریہ بنت حارثؓ:۔ ان کے والد حارث بن ابی ضرار قبیلہ بنی مصطلق کے سردار تھے۔ یہ بنو مصطلق کے قیدیوں میں گرفتار ہو کر آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آنے سے پہلے یہ اپنے ابن عم عبداللہ بن جحش اسدی کے نکاح میں تھیں۔ مالِ غنیمت کی تقسیم میں یہ ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں۔ انہوں نے ثابت قیس سے مکاتبت کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مکاتبت کی رقم ادا کر کے ان سے شادی کر لی۔ ان کی وفات ربیع الاول ۵۶ھ میں ہوئی۔ مروان نے نماز جنازہ پڑھائی۔

اُمِ حبیبہ:۔ ان کا نام رملہ یا ہند تھا یہ ابوسفیان صخر بن حرب بن اُمیہ کی بیٹی تھیں۔ انہوں نے مسلمان ہو کر اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ ہجرت کی۔ آپؐ کے نکاح میں آنے سے پہلے یہ عبیداللہ بن جحش اسدی کی زوجیت میں تھیں۔ ان کے خاوند عبیداللہ حبشہ جانے کے بعد عیسائی ہو گئے مگر یہ اسلام پر قائم رہیں۔ عبیداللہ کی موت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور اُم المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔ نجاشی بادشاہ نے نکاح پڑھایا۔ چار سو دینار مہر مقرر ہوا۔ انہوں نے اپنے بھائی معاویہ بن ابی سفیانؓ کے دورِ خلافت ۴۴ھ میں وفات پائی۔

صفیہ بنت حیّ بن اخطبؓ:۔ ان کے والد حیّ بن اخطب قبیلہ بنی نضیر کے سردار تھے حضرت موسیٰ بن عمران کے بھائی حضرت ہارون بن عمران کی اولاد سے تھے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح سے اِن کا سلسلہ نسب بھی حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام سے جا کر ملتا ہے۔ حضرت صفیہؓ پہلے کنانہ بن ابی الحقیق کے نکاح میں تھیں۔ کنانہ جنگ خیبر میں مارا گیا۔ باپ اور بھائی کے مارے جانے کے بعد گرفتار ہو کر آئیں۔ یہ ایک رئیس کی بیٹی تھیں، حضورؐ نے اِن کو آزاد کر کے اِن سے نکاح کر لیا۔ اِن کا ۵۰ھ میں انتقال ہوا۔

میمونہ بنت حارثؓ:۔ حضرت میمونہ خالد بن ولیدؓ اور عبداللہ بن عباس کی خالہ تھیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے ابورہم بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس کی زوجیت میں تھیں۔ بعض نے کہا یہ خویطب بن عبدالعزیٰ برادر ابورہم کے نکاح میں تھیں۔ ابورہم کے انتقال کے بعد یہ حضورؐ کے نکاح میں آئیں۔ ان کا نکاح عمرۃ القضاء کے بعد مکہ مکرمہ کے مقام سرف[1] میں ہوا ان کا انتقال حضرت معاویہؓ کے دورِ خلافت ۵۱ھ میں ہوا۔ یہ آپ کی ازواج مطہرات میں سب سے آخر میں آپؐ کی زوجیت میں آئیں۔

حضرت سودہؓ بنت زمعہ جب معمر ہو گئیں اور حقوق زوجیت کو ادا کرنے کے قابل نہیں رہیں تو حضورؐ نے ان کو طلاق دینے کا ارادہ کیا۔ لیکن انہوں نے خواہش کی کہ آپؐ انہیں طلاق نہ دیں۔ انہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہؓ کو دینے کا فیصلہ کیا۔ ان کی خواہش پر آپؐ نے ان کو طلاق نہیں دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو جو تنگی و عسرت کی وجہ سے مزید نان و نفقہ کا آپؐ سے مطالبہ کر رہی تھیں، آپؐ نے آیت تخییر[2]

---

[1] سرف مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر ایک وادی ہے۔

[2] آیت تخییر یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ

(باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہونے پر اُن کو اختیار دیا کہ وہ شوہر کے ساتھ رہیں یا اس سے جُدا ہونے کے بارے میں کسی ایک چیز کا خود فیصلہ کریں، یعنی آیا وہ دنیا اور اعلیٰ آسائش کو چاہتی ہیں یا دنیا کے مقابلہ میں اللہ، اس کے رسولؐ اور آخرت کو پسند کرتی ہیں۔

یہ بات صحیح طور پر ثابت ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنی ازواج مطہرات کے لئے مہر مقرر کیا تھا۔ آپؐ کی ہر بیوی کا مہر پانچ سو درہم تھا۔ سوائے حضرت صفیہؓ کے اُن کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا گیا۔ ان کے علاوہ کسی کے ساتھ ایسا نہیں ہوا۔ سو مہر کا مقرر کرنا آپؐ کے بعد سنّت ہو گیا۔

زینبؓ بنت جحشؓ کے ولیمہ میں حضورؐ نے ایک بکری ذبح کی جو سب لوگوں کے لئے کافی ہو گئی۔ حضرت انسؓ بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایسا ولیمہ کسی بیوی کا نہیں ہوا۔

حضرت صفیہؓ کے ولیمہ میں گوشت وغیرہ نہیں تھا بلکہ ستّو اور کھجوریں وغیرہ تھیں۔

بعض ازواج کا تو ایسا ولیمہ ہوا کہ اس میں دو مُد جو سے زیادہ کچھ نہیں تھا اور وہ سب کو کافی ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے ہر ایک پر ہر سال بیس۲۰ وسق جو اور اسّی وسق کھجوریں خرچ کرتے تھے۔ یہ روایت صحیح طور پر ثابت ہے اس کے علاوہ بعض دوسری روایات بھی ہیں جو ضعیف ہیں۔

(بقیہ گذشتہ صفحہ سے آگے) سَرَاحًا جَمِيلًاo وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيمًا o

(احزاب ۲۸ - ۲۹) "اے نبی تم اپنی بیویوں سے کہو کہ اگر تم دنیا اور اسکی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقہ سے رخصت کر دوں اگر تم اللہ اور اس کے رسُول اور دارِ آخرت کی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد [1]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کی تعداد میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ آپؐ کی سات اولادیں تھیں۔ تین لڑکے قاسم، عبداللہ (جن کا لقب طاہر و طیب تھا) اور ابراہیم۔ چار لڑکیاں زینب۔ رقیہ۔ اُم کلثوم، فاطمہ، ان تمام لڑکیوں نے اسلام کا زمانہ پایا۔

آپؐ کی کل اولاد لڑکے لڑکیاں حضرت خدیجہؓ سے تھیں۔ سوائے ابراہیم کے کہ وہ حضرت ماریہ قبطیہؓ سے تھے جن کو شاہ مقوقس نے آپؐ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کیا تھا۔ ابراہیم کے سوا ان سے دوسری اولاد نہیں ہوئی۔

سب سے بڑے صاحبزادے قاسم تھے انہی کے انتساب سے آپؐ کی کنیت ابوالقاسم ہوئی۔ یہ نبوت سے قبل پیدا ہوئے اور تھوڑے ہی دن زندہ رہے۔

دوسرے دو صاحبزادے عبداللہ، طاہر یا طیب دوسرے کے نام میں اختلاف ہے کہ آیا ان کا نام طاہر تھا یا طیب۔ بعض نے کہا عبداللہ کا لقب طاہر و طیب تھا اور بعض کہتے ہیں طاہر و طیب کے علاوہ یہ تیسرے فرزند تھے۔

ان صاحبزادوں کے علاوہ نبوت سے قبل ایک اور صاحبزادے کا ذکر کیا جاتا ہے جس کا نام عبدالعزٰی [عہ] تھا۔ یہ روایت انتہائی ضعیف اور کمزور ہے،

(بقیہ صفحہ ۶۹ سے آگے) طالب ہو تو جان لو کہ ہم میں سے جو نیکو کار ہیں اللہ نے ان کیلئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔" مترجم۔

[1] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۱ ص ۲۰۲ طبقات ابن سعد ۱/۱ ص ۸۵ تہذیب ابن عساکر ج ۱ ص ۲۹۲ تلقیح الفہوم ص ۱۵۔ زاد المعاد ج ۱ ص ۴۹ ابن سید الناس ج ۲ ص ۲۸۸ [عہ] عبدالعزٰی کے نام سے آپ کا کوئی صاحبزادہ نہیں تھا یہ روایت بالکل موضوع ہے ابن حزم نے خود بھی اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کے ایسے کوئی صاحبزادے نہیں تھے جس کا نام عبدالعزیٰ ہو، ابراہیم۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں پیدا ہوئے ایک[1] سال دس ماہ زندہ رہے اور اپنے والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین ماہ قبل انتقال کر گئے، اسی دن سورج گرہن ہوا تھا۔

آپؐ کی صاحبزادیاں

لڑکیوں میں سب سے بڑی زینب تھیں یہ اَبُو العاص قاسم بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس بن عبدمناف کے نکاح میں تھیں جو ان کے خالہ زاد بھائی تھے، حضرت خدیجہؓ ابوالعاص کی خالہ تھیں ابوالعاص کے علاوہ کسی دوسرے سے ان کی شادی نہیں ہوئی۔ ان کی دفات ۸ھ میں ہوئی اور ابوالعاص کا انتقال حضرت عمرؓ کی خلافت میں ہوا۔ حضرت زینبؓ سے ایک لڑکا بنام علی پیدا ہوا جو بچپن میں انتقال کر گیا۔ دوسری لڑکی اُمامہ تھیں جن سے حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے بعد نکاح کیا۔ حضرت علیؓ کے بعد یہ مُغیرہ بن نوفل بن حارث کے نکاح میں آئیں ان کا اپنے خاوند کی موجودگی میں انتقال ہو گیا اور ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

آپؐ کی دوسری صاحبزادی حضرت رقیہؓ جن کی شادی حضرت عثمان بن عفانؓ سے ہوئی۔ ان سے ایک لڑکا عبداللہ پیدا ہوا اور چار سال کا ہو کر مر گیا حضرت رقیہؓ کی وفات معرکہ بدر کے تین دن بعد ہو گئی۔

آپؐ کی تیسری صاحبزادی حضرت فاطمہؓ جن کی شادی حضرت علیؓ بن ابی طالب سے ہوئی۔ حضرت فاطمہؓ سے تین لڑکے حسنؓ، حسینؓ، مُحسنؓ پیدا ہوئے۔ محسن بچپن میں ہی انتقال کر گئے۔ دو لڑکیاں زینبؓ اور اُمِّ کلثومؓ۔ زینبؓ حضرت

[1] ابن سعد اور ابن سید الناس نے ذکر کیا ہے کہ ابراہیم سولہ ماہ زندہ رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ کے نکاح میں آئیں۔ ان سے ایک بیٹا علی بن عبداللہ پیدا ہوا۔ حضرت فاطمہؓ کی دوسری صاحبزادی اُم کلثومؓ سے حضرت عمرؓ نے شادی کی ان سے ایک لڑکا زید پیدا ہوا۔ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد انتقال کر گئیں۔ آپؐ کی چوتھی صاحبزادی اُم کلثومؓ۔ یہ آپؐ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں ان کی پہلی شادی ابولہب کے لڑکے عتبہ سے ہوئی لیکن رخصتی سے پہلے ہی طلاق ہو گئی۔ حضورؐ نے حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد ان کی شادی حضرت عثمانؓ سے کر دی یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ۹ھ میں انتقال کر گئیں۔ ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

اخلاقِ نبویؐ [۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے بہت بلند درجہ پر فائز تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا آپؐ کے بارے میں ارشاد ہے۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ (سورہ القلم ۴)
"تم اخلاق کے بلند مرتبہ پر ہو"۔

آپؐ اخلاق کے اعتبار سے خوش خُلق، خندہ جبین اور مہربان طبع تھے۔ سخت مزاج اور تنگدل نہ تھے۔ آپؐ سب سے زیادہ حلیم و بردبار، نہایت شجاع و بہادر، عدل و انصاف کا پیکر انتہائی پارسا و پاکدامن تھے۔ آپؐ نے کبھی کسی عورت کو اپنے ہاتھ سے چھوا تک نہیں خواہ آزاد ہو یا مملوک، محرم ہو یا غیر محرم۔

جُود و سخا آپؐ کی فطرت تھی۔ آپؐ سب سے زیادہ سخی تھے ______

---

[۱] ملاحظہ ہو اخلاق نبویؐ کے بارے میں ابن سعد ۱/۲ ص ۸۹ تہذیب ابن عساکر ج ۱ ص ۳۳۸ دلائل النبوۃ ص ۵۶ ابن سید الناس ج ۲ ص ۳۲۹ تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۲۰۷ تہذیب النوی ج ۱ ص ۳۱ تاریخ الذہبی ج ۱ ص ۲۵۹۔ ص ۲۷۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتیٰ کہ آپؐ کے پاس کوئی درہم و دینار نہیں بچتا تھا۔ سب خرچ کر دیا کرتے تھے۔ اگر کبھی کچھ بچ جاتا تھا تو جب تک یہ کسی کو عطا نہیں کر دیتے تھے گھر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ مال غنیمت بھی جو آتا تھا اس میں سے اپنے اہل و عیال کے لئے صرف سال بھر کی کم از کم خوراک گزراوقات کے لئے رکھ لیتے باقی سب خدا کی راہ خرچ کر دیتے تھے جو بھی سائل مانگنے آتا۔ آپؐ اس کو دینے سے کبھی انکار نہیں کرتے۔ ہمیشہ اپنی ذاتی ضرورت پر دوسروں کو ترجیح دیتے۔ حتیٰ کہ سال کے ختم ہونے سے پہلے آپ خود ضرورتمند رہتے تھے۔

آپؐ اپنا کام خود کر لیا کرتے۔ اپنی جوتی خود گانٹھ لیتے کپڑا خود سی لیتے اپنے گھر والوں کے کام میں ہاتھ بٹاتے۔

آپؐ بہت زیادہ حیادار اور شرمیلے تھے کبھی کسی کے چہرے پر نظر جما کر نہیں دیکھا۔ غلام ہو یا آزاد آپؐ ہر ایک کی دعوت قبول کر لیتے۔

اگر کوئی ہدیہ یا تحفہ پیش کرتا تو اس کو قبول کرتے خواہ وہ حقیر اور معمولی چیز کا ہوتا لیکن صدقہ قبول نہیں کرتے اور نہ کھاتے۔ کوئی چیز آپؐ کو پیش کی جاتی تو آپؐ دریافت فرماتے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ۔ ہدیہ ہوتا تو قبول فرما لیتے ورنہ احتراز کرتے تھے۔

کوئی باندی یا مسکین آپؐ سے چلنے کو کہتا تو آپؐ اس کے کہنے پر اس کے پیچھے چل دیتے اور اس کا کام کر دیتے۔ آپؐ نے اپنی ذات کے لئے کبھی غُصّہ نہیں کیا نہ کسی سے انتقام لیا لیکن حق کے معاملہ میں غصہ ہوتے اس میں نرمی اور عفو و درگزر سے کبھی کام نہیں لیتے۔ ہمیشہ حق کے مطابق فیصلہ کرتے اگرچہ حق کے اجراء یا نفاذ میں اپنا یا اپنے اصحاب میں سے کسی کا بڑے سے بڑا نقصان ہوتا ہو اس کا خیال نہیں کرتے۔

آپؐ نے کبھی کسی مُشرک سے اعانت نہیں چاہی باوجود اپنی قلت تعداد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مدد کی شدید ضرورت کے اسکو گوارہ نہ کیا۔ چنانچہ ایک دفعہ جنگ کے موقعہ پر جب کہ مدد کی شدید ضرورت تھی ایک مشرک نے اپنی طرف سے اعانت کی پیشکش کی لیکن آپؐ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہمیں کسی مشرک کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

آپؐ کے کبار صحابہ میں سے ایک ایسا شخص دشمنانِ یہود کے ہاتھوں شہید ہو جاتا ہے۔ جس کا مثل مفقود تھا اور وہ ایسا بہادر تھا جس سے بڑے بڑے لشکر خوف زدہ ہو جاتے۔ وہ آپؐ کے دشمن یہودیوں کے درمیان مقتول پایا گیا لیکن اس کے باوجود آپؐ نے انتقاماً کسی پر کوئی ظلم وزیادتی نہیں کی بلکہ آپؐ نے اپنی طرف سے سو اونٹ فدیہ میں دیدیئے اور ایسی تنگدستی کی حالت میں دیئے کہ آپؐ کے اصحاب خود ایک ایک اونٹ کے ضرورتمند تھے۔

آپؐ نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر بھی باندھے۔ دستر خوان پر جو کھانا حاضر ہوتا اسی کو تناول فرما لیتے اگر کسی وجہ سے ناپسند ہوتا تو رد نہ کرتے اور نہ کھانے میں تکلف کرتے حلال سے کبھی پرہیز نہیں کرتے اگر کھانے میں صرف کھجور ہی ہوتی اور دوسری چیز نہ ہوتی اسی کو ہی تناول فرما لیتے۔ اگر کھانے میں صرف بھنا ہوا گوشت یا روٹی ہوتی اسے ہی کافی سمجھتے اگر کھانے میں صرف حلوہ یا شہد یا دودھ ہوتا بغیر کسی دوسری چیز کے تو آپؐ اسی پر اکتفا کرتے۔ کھانا کبھی مسند یا تکیہ پر ٹیک لگا کر نہ کھایا۔ نہ میز یا خوان پر کھانا کھایا (خوان زمین سے کسی قدر اونچی میز ہوتی ہے)۔ آپؐ نے کبھی تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔ یہاں تک آپؐ خدا سے جا ملے یہ بات صرف ایثار کی وجہ سے تھی۔ تنگدستی اور بخل کی وجہ سے نہ تھی۔

آپؐ دعوت کو قبول کرتے۔ مریضوں کی عیادت کو جاتے۔ جنازہ پر حاضر ہوتے۔ آپ دشمنوں میں اکیلے اور تنہا بغیر کسی محافظ اور نگراں کے چلے جاتے تھے۔ آپؐ میں خاکساری اور تواضع بھی انتہا درجہ کی تھی کبر اور بڑائی نہیں پائی جاتی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیاوی امور میں سے کسی چیز کی پروا نہیں کرتے تھے۔ لباس میں پہننے کے لئے جو میسر ہوا اس کو پہن لیا۔ خواہ وہ چادر ہو یا قمیض ہو یا جُبہ۔ انگوٹھی چاندی کی پہنتے اس میں نگ ہوتا تھا۔ آپؐ انگوٹھی دائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہنتے تھے کبھی بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں بھی پہنی۔

آپؐ سواری میں اپنے پیچھے کسی کو بھی بٹھا لیتے تھے، غلام ہو یا آزاد اور جو سواری موجود ہوئی اس پر سوار ہو گئے خواہ گھوڑا ہو، گدھا ہو یا خچر۔ آپؐ کبھی پیدل بغیر جوتی ننگے پاؤں بھی چلے کبھی آپؐ کے سر پر چادر عمامہ اور ٹوپی بھی نہیں ہوتی تھی۔

اسی طرح مریضوں کی عیادت کو جاتے خواہ اس کے لئے آپؐ کو شہر سے دُور ہی کیوں نہ جانا ہوتا۔ خوشبو کو پسند کرتے تھے اور بدبو کو ناپسند کرتے۔

فقراء اور مساکین کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے۔ اُن کے ساتھ کھانا کھا لیتے اور اس میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ صاحبِ خُلق لوگوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے۔ صلہ رحمی کرتے بغیر اس کے کہ اس میں کسی طرح کا امتیاز برتیں کہ ان میں جو افضل ہو اس کو ترجیح دیں۔ کسی پر کسی طرح کی زیادتی نہ کرتے۔ عُذر کرنے والے کا عُذر قبول کرتے۔

آپ خوش طبع اور خوش مزاج واقع ہوئے تھے لیکن اس میں ناشائستہ اور بیہودہ بات منہ سے کبھی نہیں نکالی۔ مباح کھیل کو پسند کرتے اور اس میں حصہ لینے میں اپنے اہل و عیال سے سبقت کرتے۔ اگر آپؐ کے سامنے شور و شغب کی آوازیں بلند ہوتیں تو اس کو برداشت کرتے ہنسی آتی تو مسکرا دیتے۔ بس یہی آپؐ کی ہنسی تھی۔ ہنسنے میں کبھی قہقہہ نہیں لگایا۔

آپؐ کی ایک اُونٹنی اور ایک بکری تھی۔ جس کے دودھ سے آپؐ اپنے اور اپنے اہل و عیال کی غذا حاصل کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کے غلام اور باندیاں بھی تھیں لیکن اِن کے ساتھ کھانے پینے اور پہننے میں کوئی امتیاز نہیں رکھا اور نہ ان پر کوئی برتری کا خیال کیا۔

آپؐ کا کوئی وقت بھی اللہ کی اطاعت وبندگی اور اسکی رضاجوئی وخوشنودی کے علاوہ کسی دوسرے کام میں نہیں گزرا یا اپنے ضروری کاموں میں۔

آپؐ اپنے اصحاب کے باغ میں چلے جاتے۔ دوسروں کی طرف سے معمولی نیکی بھی قبول کر لیتے۔ آپؐ نے کسی مسکین کو اس کے فقر وتنگدستی کی وجہ سے حقیر نہیں سمجھا۔ نہ آپؐ کسی حکمران سے اسکی حکمرانی وبادشاہت کی وجہ سے مرعوب ہوئے۔ ہر ایک کو ایک درجہ میں رکھ کر اللہ کی طرف بلایا۔

آپؐ کو زہر بھی دیا گیا اور آپؐ پر جادو بھی کیا گیا لیکن آپؐ نے اس زہر یا جادو کی وجہ سے کسی سے قصاص نہیں لیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عمدہ سیرت وکردار اور سیاست دانی (ملکی معاملات کے نظم ونسق) کی صلاحیت سے بھی آراستہ کیا تھا۔

آپؐ اُمی تھے نہ لکھنا جانتے تھے نہ پڑھنا۔ آپؐ نے ایک ان پڑھ اور صحرائی بستی میں رہ کر نشوونما پائی تھی اور اس غریب بستی میں رہ کر بکریاں بھی چرائی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص لطف وکرم سے آپکی تربیت کی تھی۔ پیدائش کے وقت والد حیات نہیں تھے۔ والدہ کا آپؐ کے بچپن ہی میں انتقال ہوگیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام محاسن اخلاق وصفات حمیدہ سے آراستہ کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بذریعہ وحی اولین وآخرین سب باتوں کی خبر دی تھی اور ان باتوں کی جن میں آخرت کی نجات وکامیابی بتائی گئی تھی۔ نیز اُن باتوں کی جن میں اخلاص وتقویٰ فرائض کی ادائیگی اور فضول کاموں سے بچنے کی تعلیم تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر تاریخ عہدِ رسالت

نزولِ وحی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا تقرب اور اسکی نزدیکی حاصل کرنے کے لئے تنہا ایک غار میں جو غارِ حرا[1] کے نام سے معروف تھا چلے جاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کو پسند کیا تھا نہ کسی نے آپؐ کو ایسا کرنے کو کہا اور نہ ہی آپؐ نے کسی کو ایسا کرتے دیکھا تھا کہ آپؐ اس کی اقتداء کرتے بلکہ اللہ نے آپؐ سے ایسا کرایا۔ اس طرح آپؐ وہاں کئی کئی رات دن گزار دیا کرتے تھے۔ وہیں آپؐ پر خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی۔

سب سے پہلے جو فرشتہ آپؐ کے پاس وحی لے کر آیا، اس نے آپؐ سے کہا پڑھ۔ آپؐ نے اس سے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس پر اس فرشتہ نے آپؐ کو پکڑ کر زور سے بھینچا جس سے آپؐ کو کچھ تکلیف ہوئی۔ پھر اس نے آپؐ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ۔ اس پر آپؐ نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے دوبارہ آپؐ کو بھینچا اور چھوڑ دیا اور کہا پڑھ اس طرح اس نے دو تین دفعہ ایسا کیا آخری دفعہ آپؐ نے اس سے کہا میں کیا پڑھوں؟ پھر اس نے کہا۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (سورہ علق)۔ (پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے کائنات

---

[1] ملاحظہ ہو سیرۃ ابن ھشام ج ۱ صہ ۲۵۱ طبقات ابن سعد ۱/۱ صہ ۱۲۹ ابن سید الناس ۱ صہ ۸۰ ابن کثیر ج ۲ صہ ۳۰۶ تاریخ الذھبی ج ۱ صہ ۶۷ الامتاع صہ ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پیدا کیا۔ جس نے آدمی کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ تیرا خدا کریم ہے وہ جس نے انسان کو قلم کے ذریعہ وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

یہ قرآن مجید کی سب سے پہلی وحی ہے جو آپؐ پر نازل ہوئی اس کے بعد آپؐ اپنی رفیقۂ حیات (اُم المؤمنین) حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔

اسلام میں سبقت کرنے والے

حضرت خدیجہؓ یہ سب سے پہلی خاتون تھیں جو آپؐ پر ایمان لائیں۔ بچوں میں حضرت علیؓ اور مردوں میں حضرت ابوبکرؓ بن ابی قحافہ کا نام آتا ہے۔ ابو قحافہ کا نام عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد تھا۔ ایک روایت میں اُم المومنین حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت ابوبکرؓ[1] تھے۔

علیؓ بن ابی طالب، ابوطالب کا نام عبد مناف بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصیّ بن کلاب۔ زیدؓ بن حارثہ اور بلالؓ۔

عمروؓ بن عبسہ سلمی، خالدؓ بن سعید بن العاص بن اُمیہ بن عبد شمس۔ سعدؓ بن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب بن عبد مناف بن قُصیّ بن کلاب تھا۔

عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن اُمیہ بن عبد شمس۔

زبیرؓ بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العُزّیٰ۔

عبد الرحمٰنؓ بن عوف بن عبد عوف۔

طلحہؓ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب۔

---

[1] اسلام میں سبقت کرنے والوں کے بارے میں ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۱ ص ۲۵۴ ابن سید الناس ج ۱ ص ۹۴ ابن کثیر ج ۳ ص ۲۷ الامتاع ص ۱۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالدؓ بن سعید۔ عمروؓ بن عبسہ اور سعدؓ بن ابی وقاص یہ تینوں حضرات پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ باقی مذکورہ بالا حضرات وہ ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی دعوت سے اسلام قبول کیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سعدؓ بن ابی وقاص نے تو حضرت ابوبکرؓ کی دعوت پر اسلام قبول کیا باقی خالد بن سعیدؓ اور عمرو بن عبسہؓ ان دونوں نے شروع ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیا تھا۔

ابوعبیدہؓ بن جراح اِن کا پورا نام عامرؓ بن عبداللہ بن جراح بن ھلال تھا۔

ابوسلمہؓ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔

عثمانؓ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ، عثمان بن مظعون کے بھائی قدامہ، عبداللہ اور سائب[1]

سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نُفیل بن عبد عُزیٰ۔ ان کے والد زید نے زمانہ جاہلیت ہی میں بُت پرستی چھوڑ دی تھی۔ یہ خدائے واحد کے پرستار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں خبر دی تھی کہ یہ تنہا قیامت کے دن اُمّتِ واحدہ کی حیثیت سے اٹھیں گے[2]

اسماءؓ بنت ابی بکر صدیقؓ۔ فاطمہؓ بنت خطاب بن نُفیل بن عبدالعُزیٰ۔ یہ حضرت عمرؓ بن خطاب کی ہمشیرہ اور حضرت سعیدؓ بن زید کی زوجہ تھیں۔

عُمیرؓ بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھائی۔

---

[1] ابن ھشام نے سابقون الاولون میں عثمانؓ بن مظعونؓ کے صرف دو بھائیوں کا ذکر کیا ہے قدامہ اور عبداللہ۔ ابن حزم نے ان دو کے ساتھ سائب کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور دوسری جگہ چار کا ذکر کیا ہے الجمہرہ ص ۱۵۲۔

[2] مسند ابوداؤد طیالسی ص ۲۳۴ مسند احمد بن حنبل بشرح احمد شاکر حدیث نمبر ۱۶۴۸۔ تذکرہ زید بن عمرو بن نفیل اصابہ ج ۲ ص ۳۱، ص ۳۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہؓ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ ، بنی زہرہ کے حلیف۔ یہ عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتے تھے۔ ان کے اسلام لانے کا سبب یہ ہے کہ ان بکریوں میں سے جو یہ چراتے تھے ایک بچہ (پٹھ) غیر حاملہ (جو دودھ نہیں دیتی تھی) کے تھن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہنے کے لئے ہاتھ لگایا۔ آپؐ کے ہاتھ لگاتے ہی وہ دودھ دینے لگی۔ اس معجزہ کو دیکھتے ہی عبداللہ بن مسعودؓ نے اسلام قبول کر لیا۔

مسعودؓ بن ربیعہ بن عمرو بن سعد بن عبد العزیٰ۔ سلیطؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر۔

عیاشؓ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم اور ان کی بیوی اسمار بنت مخربہ تمیمیہ۔

خنیسؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی۔ حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ بن خطاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے سے پہلے یہ اُن کے خاوند تھے۔

عامرؓ بن ربیعہ العنزی، آلِ خطاب کے حلیف۔

عبداللہؓ بن جحش بن رئاب بن صبرہ۔ حلیف بنی امیہ بن عبد شمس اور ان کے بھائی ابو احمد بن جحش یہ نابینا تھے۔

جعفرؓ بن ابی طالب بن عبد المطلب اور ان کی بیوی اسماء بنت عمیس۔

حاطبؓ بن حارث بن معمر بن حبیب، ان کی بیوی فاطمہ بنت مجلل بن عبداللہ بن ابی قیس۔

ان کے بھائی خطاب بن حارث، خطاب بن حارث کی زوجہ فکیہہ بنت یسارؓ۔

معمرؓ بن حارث بن عمرو۔

سائبؓ بن عثمان بن مظعون بن حبیب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلبؓ بن ازہر بن عبد عوف ، ان کی بیوی رملہؓ بنت ابی عوف بن صبرہ۔

النحام ان کا نام نعیم بن عبداللہ بن اسید۔

عامر بن فُہیرہ ازدی ، ان کی والدہ فہیرہ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آزاد کردہ باندی تھی۔

اُمینۃ بنت خلف بن اسعد بن عامر ، ان کا تعلق قبیلہ خزاعہ سے تھا اور یہ خالدؓ بن سعید ابی العاص کی زوجہ تھیں۔

حاطب بن عمرو بن عبد شمس۔ یہ سلیط بن عمرو (جن کا شروع میں ذکر آچکا ہے) کے بھائی تھے۔

ابوحُذیفہ مُہشَم بن عُتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف ، واقد بن عبداللہ بن عبد مناف جو بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے۔

خالد ، عاقل ، عامر اور ایاس صاحبزادگان بکیر بن عبد یالیل بن ناشب حلیف بنی عدی بن کعب۔

عمار بن یاسرؓ ان کا تعلق مذحج کی عنسی شاخ سے تھا۔ یہ بنو مخزوم کے آزاد کردہ غلام تھے۔

صہیبؓ بن سنان یہ بنی نمر بن قاسط سے تھے اور آل جُدعان بن تیم بن مرہ کے حلیف تھے۔

ارقم بن ابی ارقم ان کا نام عبد مناف بن ابی جندب ، ابوجندب کا نام اسد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔

حضرت عمرؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ ، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسلام لانے والوں میں یہ چالیسویں مسلمان تھے۔

عمرو بن عبسہ مکہ میں نہیں تھے اور عمیر بن ابی وقاص ابھی چھوٹے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اللہ کی راہ میں دشمن کا خون بہایا۔ یہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے۔ جب ان کے بارے میں مشرکین مکّہ کے ایک گروہ کو معلوم ہوا تو وہ ان پر ٹوٹ پڑے حضرت سعدؓ بن وقاص نے اسی وقت اِن میں سے ایک شخص کو اونٹ کے جبڑے کی ہڈی کھینچ ماری اور اس کو زخمی کر دیا۔

اعلانِ دعوت :-

جب کچھ عرصہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی الاعلان اسلام کی طرف دعوت دینی شروع کی تو قریش کھل کر عداوت و دشمنی اور ایذا رسانی پر اُتر آئے۔ بجز آپؐ کے چچا ابو طالب کے جو اگرچہ اپنے آبائی دین پر قائم رہے لیکن ہر طرح آپؐ کا ساتھ دیا۔ اور آپ کی مدافعت کی۔

مخالفین اور دشمنانِ اسلامؑ

جو لوگ آپؐ کی دشمنی اور ایذا رسانی میں پیش پیش تھے وہ مندرجہ ذیل تھے :-

---

ع مخالفین اسلام و دشمنانِ اسلام کی مخالفت و دشمنی کے اسباب۔ پہلا سبب بت پرستی۔ عرب قوم ایک مدت سے بت پرستی میں مبتلا تھی۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ بت شکن کی یادگار کعبہ جو تین سو ساٹھ خداؤں سے مزین تھا۔ یہ بت پرستی کا عقیدہ ان کی گھٹی میں اس قدر رچا بسا تھا کہ وہ اس کے خلاف ایک لفظ نہیں سن سکتے تھے۔ اسلام کی اصل غرض ان کے اسی عقیدہ باطل کو مٹانا تھا۔ دوسرا سبب قریش کو خانہ کعبہ کی وجہ سے جو عظمت و اقتدار حاصل تھا اور تمام قبائل میں ان کو جو مذہبی پیشوائی کا مقام مل گیا تھا اس دعوت توحید کو قبول کرنے سے ان کی عظمت و اقتدار اور عالمگیر

لہ ملاحظہ ہو رسول اللہ کے دشمنوں اور استہزاء کرنے والوں کے بارے میں ابن ھشام ج ۱ صفحہ ۳۸۰ طبقات ابن سعد ۱/ صفحہ ۱۳۳ المحبر صفحہ ۱۵۷، صفحہ ۱۵۸، انساب الاشراف ج ۱ صفحہ ۵۲، صفحہ ۷ دلائل النبوۃ صفحہ ۱۹۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام وکنیت	قبیلہ وخاندان
ابولہب نام عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب۔ (حضورؐ کا چچا یہ اپنے خاندان والوں میں دشمنی میں سب سے زیادہ اور مخالفت میں انتہائی شدید تھا)۔	بنو ہاشم
ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب۔ (حضورؐ کا ابن عم)	بنو ہاشم
عتبہ، شیبہ (ربیعہ بن عبدشمس کے دونوں بیٹے)	بنو عبدشمس بن عبدمناف
عُقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن ربیعہ بن اُمیہ یہ حضورؐ کا استہزار کرنے و مضحکہ اڑانے والوں میں سے تھا۔	بنو اُمیہ
ابوسفیان صخر بن حرب بن اُمیہ۔ یہ بھی استہزار و مضحکہ اڑانے والوں میں سے تھا۔	بنو اُمیہ
الحکم بن ابی العاص " " "	بنو اُمیہ
معاویہ بن مُغیرہ بن ابی العاص	"
نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ	بنو عبدالدار بن قصی
الاسود بن المطلب بن اسد یہ بھی حضورؐ کا استہزار کرنے والوں میں سے تھا۔	بنو عبدالعزیٰ
ربیعہ بن الاسود بن مطلب	"
ابوالبختری العاص بن ھشام بن اسد بن عبدالعزیٰ	
الاسد بن عبدیغوث بن وھب بن عبدمناف	بنو زھرہ بن کلاب
(ابوالبختری کا ماموں)	بنو عبدالعزیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجہل ۔ نام عمرو بن ہشام بن مغیرہ	بنو مخزوم بن یقظہ
العاصی بن ہشام (ابوجہل کا بھائی)	//
ولید بن مغیرہ ۔ (ابوجہل کا چچا ۔ خالد بن ولید کا باپ)	//
ابوقیس بن ولید ۔ (ولید بن مغیرہ کا بیٹا)	//
قیس بن فاکہہ ۔ (ولید بن مغیرہ کا ابن عم) ۔	//
زہیرہ بن ابی امیہ بن مغیرہ[1] (ان سب کا ابن عم) (ام المومنین ام سلمہؓ کا بھائی)	بنو مخزوم
الاسود بن عبدالاسد بن ہلال ۔	//
صیفی بن سائب	//
العاص بن وائل بن ہاشم یا ہشام (یہ حضرت عمروؓ کا باپ تھا) ۔	سہم بن ھصیص بن کعب میں سے
حارث بن عدی بن سعید بن سہم (یہ العاص بن وائل کا ابن عم تھا)	//
منبہ اور نبیہ (حجاج بن عامر کے دونوں بیٹے)	//
امیہ اور ابی (خلف بن وہب کے دونوں بیٹے)	بنو جمح
انیس[2] بن مغیرہ بن لوذان (ابومحذورہ کا بھائی)	//
حارث بن طلالہ الخزاعی	//
عدی بن الحمراء ثقفی	بنو ثقیف

[1] ابن سیدالناس نے یہاں اس کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ کا بھی اضافہ کیا ہے۔

[2] اصل میں انس ہے جمہرہ میں بھی یہی ہے ص۱۵۳ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمزور مسلمانوں پر مصائب

قبائل قریش کے ان تمام روسا نے مسلمانوں پر سخت مظالم ڈھائے۔ جن مسلمانوں کا کوئی حمایتی اور طرفدار نہیں ہوتا تھا ان کو تو وہ سخت تکالیف پہنچاتے تھے۔ لیکن جن کو اذیت و تکلیف نہیں دے سکتے تھے اُن کو ستاتے اور پریشان کرتے تھے لیکن باوجود ان مظالم اور سختیوں کے اسلام برابر پھیلتا رہا اور لوگ اسلام قبول کرتے رہے۔

رسول اللہ کے اصحاب شدید عذاب و تکلیف سے دوچار رہے لیکن اللہ نے ان کو اس پر صبر عطا فرمایا۔ ابوجہل اللہ کے دشمن نے حضرت عمار بن یاسر کی والدہ سمیہ کی شرمگاہ پر نیزہ مارا اور اُن کو شہید کر دیا۔

حضرت بلال کے آقاؤں کا تعلق قبیلہ بنی جمح سے تھا جو ان کو پکڑ کر مکہ کی سخت تپتی ہوئی گرم ریت پر لٹا کر ان کے پیٹ پر سخت بھاری پتھر رکھدیتے وہ ظالم اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ انہیں سخت گرمی میں لوہے کی زرہ پہناتے اور ان کی گردن میں رسّی ڈال کر لڑکوں کو دیتے کہ وہ ان کو گھسیٹتے پھریں لیکن حضرت بلال ان ساری تکالیف اور مصائب پر صابر و شاکر رہتے اللہ کی راہ میں ان کو جو تکلیف بھی پہنچی اسکی انہوں نے کوئی پروا نہیں کی۔

حضرت عمار کے والد یاسر، سلمہ بن ولید، ولید بن ولید بن مغیرہ اور ابوحذیفہ ہشم بن عتبہ بن ربیعہ وغیرہ اسلام لائے۔

بلال بن رباح اور ان کی والدہ حمامہ، عامر بن فہیرہ، اُم عبیس[1]، زنیرہ نہدیہ اور اسکی بیٹی اور بنو عدی بن کعب کی باندی جس کو حضرت عمر مشرف بہ اسلام ہونے

---

[1] اصل میں اُم عمیس ہے ابن ہشام نے بھی اسی کو صحیح کہا ہے ج ۱ ص ۳۴۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے اس کے اسلام لانے پر سخت تکلیف دیتے تھے ان سب کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خرید کر غلامی سے آزاد کرایا۔ کہتے ہیں ان کے آزاد کرانے پر حضرت ابوبکر کے والد ابو قحافہ نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اے میرے بیٹے تم ان ضعیف اور کمزور لوگوں کو آزاد کراتے ہو اس سے کیا فائدہ۔ کاش تم طاقتور اور قوی لوگوں کو آزاد کراتے جو تمہارے حمایتی اور طرفدار ہوتے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے اپنے والد سے کہا اے میرے باپ! اس سے میرا جو ارادہ ہے وہ میں ہی جانتا ہوں۔ کہتے ہیں اسی موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ سَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ (سورہ اللیل)

ہجرت حبشہ

جب مسلمانوں کی تعداد مکہ میں زیادہ ہو گئی اور اُن پر تکالیف و مصائب بھی زیادہ شدت اختیار کر گئے تو اللہ نے ان کو حبشہ کی جانب ہجرت کی اجازت دیدی[1] حبشہ کی سرزمین مکہ کی غربی جانب ہے۔

مہاجرین حبشہ کے نام

مسلمانوں میں سب سے پہلے جس شخص نے ہجرت کی وہ حضرت عثمان بن عفانؓ اور ان کی زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ تھیں۔

ابوحذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس نے اپنے والد کی ناپسندیدگی کے باوجود ہجرت کی اور ان کے ہمراہ ان کی اہلیہ سہلہؓ بنت سہیل بن عمرو بن عبدشمس بھی اپنے والد کی ناراضگی مول لے کر اللہ کے لئے نکل کھڑی ہوئی تھیں وہاں حبشہ میں

---

[1] ملاحظہ ہو ہجرت حبشہ ابن ھشام ج ۱ ص ۳۴۴ طبقات ابن سعد ج ۱/۱ ص ۱۳۶ انساب الاشراف ج ۱ ص ۸۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے محمد بن ابی حذیفہ پیدا ہوئے۔

زبیرؓ بن العوام بن خویلد بن اسد	قبیلہ بنی اسد بن عبدالعزیٰ
مُصعبؓ بن عمیر بن ہاشم	قبیلہ بنی عبدالدار بن قصیؒ
عبدالرحمٰنؓ بن عوف بن الحارث	قبیلہ بنی زھرہ بن کلاب
ابوسلمہؓ عبداللہ بن عبدالاسد	قبیلہ بنی مخزوم
اُمِ سلمہؓ ہند بنت اُمیہ بن مغیرہؓ (اہلیہ ابوسلمہ)	" " "
عثمانؓ بن مظعون بن حبیبؓ	قبیلہ بنی جمح
عامرؓ بن ربیعہ آل خطاب کے خلیف	قبیلہ بنی عدی بن کعب
لیلیٰ بنتؓ ابی حثمہ بن غانم (اہلیہ عامر بن ربیعہ)	" " " "
ابوسبرہؓ بن ابی رُہم بن عبدالعُزیٰ	قبیلہ بنی عامر بن لُوی۔
اُمِ کلثومؓ بنت سہیل بن عمرو (اہلیہ ابوسبرہ)	" " "

یہ بھی روایت ہے کہ وہ صاحب جنہوں نے سب سے پہلے حبشہ کی جانب ہجرت کی وہ ابُوحاطبؓ بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن مالک تھے۔ بنوحارث بن فہر میں سے سہیلؓ بن بیضا۔ یہ اصل میں سہیل بن وہب ابن ربیعہ بن ھلال بن اُھیب بن حارث تھے۔ اس کے بعد حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے ہجرت کی ان کے ساتھ ان کی بیوی اسمارؓ بنت عُمیس وہاں ان سے تین بیٹے محمد، عبداللہ اور عونؓ پیدا ہوئے۔

عمروؓ بن سعید بن العاص بن اُمیہ بن عبدشمس ان کے ساتھ ان کی اہلیہ فاطمہؓ بنت صفوان بن امیہ ان کے بھائی خالد بن سعیدؓ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ امینہ بنت خَلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ یہ قبیلہ بنی خزاء سے تھے وہاں ان سے ایک لڑکا سعید اور ایک لڑکی حَبَبَہ پیدا ہوئے۔ یہی وہ اُمِ خالدہ ہیں جو بعد میں حضرت زبیرؓ کے نکاح میں آئیں اور ان سے خالد بن زبیر اور عمرو بن زبیر پیدا ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے حلیف بنو اسد بن خزاعہ میں سے عبدؓ اللہ بن جحش بن رئاب ابن یعمر بن صبرہ، ان کے بھائی عبید اللہ، ان کے ساتھ ان کی بیوی اُمّ حبیبہؓ بنت ابی سفیانؓ جنہوں نے بعد میں رسول اللہ کے نکاح میں آکر اُمّ المومنین کا شرف حاصل کیا وہاں جاکر ان کے شوہر عیسائی ہو گئے تھے اور اسی اِرتداد کی حالت میں ان کا انتقال ہوگیا۔

اسی قبیلہ سے قیسؓ بن عبد اللہ تھے۔ انہوں نے اپنی بیوی برکہ بنت یسار (ابوسفیان بن حرب بن امیہ کی آزاد کردہ باندی) کے ساتھ ہجرت کی۔

معیقبؓ بن ابی فاطمہ نے ہجرت کی یہ بنو عاص بن اُمیہ میں شمار کیے جاتے تھے حالانکہ ان کا تعلق قبیلہ دوس سے تھا۔

بعض نے ابو موسیٰ اشعریؓ[1] کا نام بھی اِن لوگوں میں ذکر کیا ہے جنہوں نے حبشہ ہجرت کی حالانکہ یہ حبشہ ہجرت کرنے والوں میں سے نہیں تھے۔ یہ عُتبہ بن ربیعہ کے حلیف تھے اور یہ اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ سرزمین یمن سے مدینہ کی طرف جانے کے ارادے سے نکلے تھے، راستہ سمندری تھا کشتی میں سوار ہوئے مگر سمندری موجوں کی وجہ سے کشتی نے اِن کو حبشہ پہنچا دیا۔ وہاں یہ کچھ دن مقیم رہے پھر حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے ساتھ مدینہ آئے۔

نیز حبشہ ہجرت کرنے والوں میں عُتبہؓ بن غزوان بن جابر یہ سلیم بن منصور بن عکرمہ کے بھائی اور بنو نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے بصرہ کو آباد کیا اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اسکی بنیاد رکھی گئی۔

اَسودؓ بن نوفل بن خُویلد۔ یزیدؓ بن زمعہ بن الاسود۔ عمروؓ بن امیہ بن الحارث

---

[1] ابن اسحاق ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے ابو موسیٰ اشعری کو حبشہ ہجرت کرنے والوں میں ذکر کیا ہے۔

ملاحظہ ہو سیرۃ ابن اسحاق ج ا ص ۳۴۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلیبؓ بن عُمیر بن وھب - ان سب کے خاندان عبد بن قُصیّ کے خاندان سے تھے۔
سُوَیبِطؓ بن سعد بن حُرَیملہ یا حرملہ ، جہم یا جہیم بن قیس بن عبد شرجیل بن ہاشم اور ان کے ساتھ ان کی بیوی اُمّ حرملہ بنت عبد الاسود بن جُذیمہ اس کے دونوں بیٹے عمرو بن جہم اور خزیمہ بن جہم ابو الرومؓ بن عمیر بن ہاشم فراس بن النضر بن الحارثؓ، عامر بن ابی وقاصؓ ، یہ سعد بن اَبی وقاصؓ کے بھائی تھے ، المطلب بن اَزھر بن عبد عوفؓ ان کے ساتھ انکی اَہلیہ رَملہ بنت اَبی عوف ، وہاں ان سے عبد اللہ بن المطلب پیدا ہوئے۔

عبد اللہ بن مسعودؓ اور ان کے بھائی عتبہ بن مسعودؓ۔

المقداد بن عمرو بن ثعلبہؓ اور یہی وہ المقداد بن الاسود ہیں جو بنو زھرہ کے حلیف تھے۔

الحارث بن خالد بن صخر ان کے ساتھ ان کی بیوی ریطہ بنت الحارث وہاں ان سے ایک لڑکا موسیٰ اور تین لڑکیاں زینب ، عائشہ اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔

عمرو بن عثمان بن عمروؓ ، طلحہ بن عبید اللہ کے چچا۔

شماس بن عثمان بن الشرید ، یہ ربیعہ کے بھانجے تھے۔

ھبار بن سفیان بن عبد الاسدؓ اور ان کے بھائی عبد اللہ بن سفیانؓ۔

ہشامؓ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ ، عیاشؓ بن ابی ربیعہ بن المغیرہ۔

مُعتّبؓ بن عوف بن عامر یہ معتب بن عوف وہی تھے جو مُعتب بن حمراء سے موسوم اور بنو مخزوم کے حلیف تھے۔

سائب بن عثمان بن مظعونؓ۔ ان کے دو چچا قدامہ بن مظعونؓ اور عبد اللہ بن مظعونؓ حاطبؓ و خطابؓ صاحبزادگان الحارث بن معمرؓ اور حاطب کے ساتھ ان کی بیوی بنت مجلل بن عبد اللہ بن ابی قیس اور ان کے دونوں بیٹے محمد بن حاطب اور الحارث بن حاطب اور خطاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ان کی بیوی فکیہہ بنت یسار۔

سفیان بن معمر بن حبیبؓ ان کے ساتھ ان کے دونوں بیٹے جابر اور جنادہ بن سفیان ان دونوں لڑکوں کی والدہ اور سفیان کی بیوی حسنہ۔

ان دونوں بھائیوں کے اخیافی بھائی شرحبیل بن حسنہؓ۔ یہ شرجیل عبداللہ بن عمرو بن المطاع الکندی کے بیٹے تھے بعض نے کہا ہے یہ بنی الغوث بن مرۃ میں سے تھے جو تمیم بن مرہ کے بھائی تھے۔

عثمان بن ربیعہ بن اھبان، خنیس بن حذافہ بن قیس نیز حذافہ کے دونوں بیٹے قیس اور عبداللہ۔

بنو تیم میں سے ایک شخص سعیدؓ بن عمرو یہ بشر بن الحارث کے اخیافی بھائی تھے۔

ھشام بن ابی العاص بن وائلؓ یہ عمرو بن العاص کے بھائی تھے۔ عمیر بن رئاب بن حذیفہؓ۔

ابو قیس بن الحارث بن قیسؓ اور ابو قیس کے دوسرے بھائی الحارث بن الحارثؓ معمر بن الحارثؓ اور بشر بن الحارثؓ۔ محمیتہ بن جزاز بیدی ان سب کے حلیف تھے۔

معمرؓ بن عبداللہ بن نضلہ۔ عدیؓ بن نضلہ بن عبدالعزیٰ اور ان کے بیٹے نعمان بن عدیؓ۔

مالکؓ بن زمعہ بن قیس ان کے ساتھ ان کی بیوی عمرۃ بنت السعدی بن وقدان۔

عبداللہؓ بن مخرمہ بن عبدالعزیٰ۔ سعد بن خولہؓ یمنی بنی عامر بن لوی کے حلیف۔

عبداللہؓ بن سہیل بن عمرو ان کے دونوں چچا سلیط بن عمروؓ اور سکران بن عمروؓ۔

لہ ابن اسحاق نے سعید بن عمرو کو مہاجرین حبشہ میں ذکر نہیں کیا ہے بلکہ ان کی جگہ بشر بن الحارث کو ذکر کیا ہے ملاحظہ ہو نسب قریش ۴۰۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ساتھ ان بیوی سودہؓ بنت زمعہ (ام المومنین) ابو عبیدہؓ عامر بن عبداللہ بن الجراح۔

عیاضؓ بن غنم بن زھیرؓ، عمروؓ بن الحارث بن زھیرؓ۔ عثمانؓ بن عبدغنم بن زھیرؓ۔ سعدؓ بن عبد قیس بن لقیط۔

قریشِ مکّہ کا نجاشی کے پاس اپنے نمائندے بھیجنا:۔

قریش مکّہ نے نجاشی بادشاہ کے پاس عبداللہؓ بن ربیعہ بن المغیرہ المخزومی اور عمروؓ بن العاصیؓ کو بطور سفیر بھیجا کہ وہ اِن لوگوں کو جو مکّہ سے بھاگ کر یہاں آئے ہیں پناہ نہ دے اور ان کے حوالے کر دے لیکن نجاشی نے قریش کا مطالبہ نہیں مانا۔ اللہ نے نجاشی کو، ان کے حوالے کرنے سے محفوظ رکھا۔ وہ اسلام لے آیا تھا لیکن اپنی قوم کے خوف سے اسلام کا اظہار نہ کر سکا۔ نجاشی بادشاہ کے منع کر دینے سے یہ دونوں اشخاص ناکام و نامراد واپس لوٹے۔

اس کے بعد اسی زمانہ میں حضورؐ کے چچا حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب اور حضرت عمرؓ بن خطابؓ نے اسلام قبول کر لیا۔ ان دونوں کے اسلام لانے کی وجہ سے اسلام کو یک گونہ قوت حاصل ہوئی اسی زمانہ میں خبابؓ بن الارت بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

قریش کی طرف سے مقاطعہ

جب قریش کی اس روک ٹوک اور مزاحمت کے باوجود اسلام کا دائرہ پھیلتا رہا اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا تو کفارِ قریش کے تمام قبائل نے اس بات پر اتفاق کیا کہ عبدِ مناف کے دونوں خاندان بنو ہاشم اور بنو مطلب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تعلقات منقطع کر لئے جائیں چنانچہ انہوں نے ایک عہد نامہ[1] مرتب کیا کہ کوئی شخص نہ ان سے شادی بیاہ کے تعلقات رکھے نہ ان سے لین دین خرید و فروخت کا معاملہ کرے اور نہ ہی ان کے ساتھ نشست و برخواست رکھے اور نہ بات چیت کرے۔ یہ معاہدہ لکھ کر خانہ کعبہ پر آویزاں کر دیا گیا۔

بنو ہاشم اور بنو مطلب کے گھرانوں کے سب افراد جن میں مسلمانوں کے علاوہ وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا مجبور ہو کر شعب ابی طالب[2] میں محصور ہو گئے بجز ابو لہب اور اسکی اولاد۔ اس نے اپنے خاندان کے خلاف قریش کا ساتھ دیا۔ اس طرح ان دونوں خاندان نے تین سال شعب ابی طالب میں بسر کئے۔ آخر کار قریش میں سے کچھ لوگوں کو ترس آیا اور وہ اس معاہدے کو توڑنے پر آمادہ ہوئے۔ اس نقض عہد میں جو پیش پیش تھے اور جن کو زیادہ ترس آیا وہ ھشام بن عمرو بن ربیعہ بن الحارث تھے۔ یہ زُہیر بن ابی اُمیہ بن المغیرہ المخزومی سے ملے اور اُن کو اُن کے اپنے ماموں کے خاندان والوں سے کے ساتھ اس ظالمانہ رویہ پر عار دلایا۔ کیونکہ زُہیر کی والدہ عاتکہ بنت عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی تھیں۔ اس طرح یہ عبد المطلب کے نواسے ہوئے پس زُہیر بن ابی اُمیہ بن المغیرہ المخزومی نے اس معاہدہ کو ختم کرنے پر ان کی تائید کی۔ پھر ھشام، مُطعم بن عدی بن نوفل، ابو البختری بن ھشام بن الحارث اور زمعہ بن الاسود بن المطلب ان سب کے پاس یکے بعد دیگرے گئے اور اُن کو عبد مناف کے خاندان بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ساتھ جو رشتہ داری تھی اس کو یاد دلایا اور اس عہد کو توڑنے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ ان میں سے

---

[1] ملاحظہ ہو عہد نامہ کے بارے میں ابن ھشام ج ۱ ص ۳۷۵ ابن سعد ج ۱/۱ ص ۱۳۹ طبری ج ۲ ص ۲۲۵، ابن سید الناس ج ۱ ص ۱۲۶ تاریخ ذھبی ج ۱ ص ۱۳۱ ابن کثیر ج ۲ ص ۵۴ تاع ص ۲۵

[2] اس مقام کا نام شعب بنی ہاشم تھا جو بعد میں شعب ابی طالب کے نام سے مشہور ہو گیا۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر ایک نے اس معاہدہ کو ختم کرنے پر رضا مندی کا اظہار کیا۔ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ بات کہلا بھیجی کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس عہد نامہ کے خاتمہ کا انتظام کر دیا ہے جو خانہ کعبہ میں آویزاں ہے اس کے سارے حصّہ کو کیڑے نے کھا لیا ہے بجز اتنے حصّہ کے جس پر اللہ کا نام ہے اس کو کیڑے نے نہیں کھایا ہے۔ یہ سُن کر وہ سب لوگ اس اُمید پر اُٹھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے اس کے خلاف پائیں گے لیکن جب انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازے کو کھولا تو اس عہد نامہ کو بالکل اس طرح پایا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ اس کو دیکھ کر بہت شرمندہ ہوئے۔ لیکن اس سے ان لوگوں کو قوت حاصل ہوئی جو اس معاہدہ کو ختم کرنے کے حق میں تھے چنانچہ انہوں نے اس معاہدہ کو ختم کر دیا[1]

ادھر اسی زمانہ میں حضرت ابوبکرؓ حبشہ ہجرت کے ارادہ سے چلے۔ راستہ میں ابن الدّغنہ[2] کی حضرت ابوبکرؓ سے ملاقات ہوگئی وہ آپ کو واپس لے آیا۔

---

[1] جس زمانہ میں معاہدہ ختم ہوا اور رسول اللہؐ شعب ابی طالب سے نکلے وہ نبوت کا دسواں سال تھا اسی سال ابوطالب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا۔ ان دونوں کا رسول اللہؐ کے ساتھ حسنِ صحبت، حسنِ سلوک، وفاداری اور نصرت و حمایت کا جو معاملہ تھا وہ روز روشن کی طرح عیاں وظاہر ہے اس حادثہ کے بعد رسول اللہؐ کو پے در پے کئی مصائب کا سامنا کرنا پڑا یہ اسلام کا سخت ترین زمانہ تھا اسی وجہ سے اس سال کو عام الحزن (غم کا سال) کہا گیا ہے۔ مترجم

[2] ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بلاذری کے نزدیک ان کا نام حارث ہے سہیلی کے نزدیک ان کا نام مالک ہے۔ سیرۃ کی بعض شروح میں ربیع ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن یہ مغالطہ ہے کیونکہ ربیع بن الدغنہ دوسرا شخص ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہاجرین حبشہ کی واپسی :-

ہجرت حبشہ کے کچھ عرصہ کے بعد مہاجرین حبشہ کو یہ خبر ملی کہ قریش مکہ اسلام لے آئے ہیں حالانکہ یہ خبر غلط تھی سو اس خبر کو سُن کر مہاجرین میں سے کچھ لوگ واپس آگئے۔ ان واپس آنے والوں میں حضرت عثمانؓ بن عفان ان کی زوجہ حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہؐ، ابو حُذیفہ بن عتبہ بن ربیعہؓ اور ان کی بیوی سہلہؓ بنت سہیل، عبداللہؓ بن جحش، عُتبہ بن غزوان، زبیرؓ بن العوامؓ، مُصعب بن عمیرؓ، سُویبط بن سعد بن حرملہؓ، طُلیب بن عمیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، مقداد بن عمروؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابو سلمہ بن عبدالاسدؓ اور اُن کی بیوی، اُم سلمہؓ (ام المومنین)، شماس بن عثمانؓ، سلمہ بن ہشام بن المغیرہؓ، عمارؓ بن یاسرؓ[1]، عثمانؓ، قدامہ اور عبداللہ صاحبزادگان مظعونؓ، سائب بن عثمان بن مظعونؓ، خُنیس ابن حُذافہ السّہمی، ہشام بن العاص بن وائلؓ، عامر بن ربیعہؓ اور ان کی بیوی لیلہ بنت ابی حثمہ، عبداللہ بن مخرمہ بن عبدالعزیٰ یہ عامر ابن لُوّی کے خاندان سے تھے عبداللہ بن سہیل بن عمروؓ، سکران بن عمرانؓ، اور ان کی بیوی (ام المومنین) سودہؓ بنت زمعہ، سعدؓ بن خولہ، ابو عبیدہ بن جراحؓ، عمروؓ بن الحارث بن زُھیر بن شداد یا ابی شدّاد، سہیل بن وہبؓ، یہ اصل میں سہیل بن بیضا ہیں اور عمروؓ بن ابی سرحؓ۔

یہ سب حضرات جب مکہ واپس آئے تو انہوں نے مسلمانوں کو بدستور اذیتوں اور پریشانیوں میں مبتلا پایا۔ بہرحال ان سب لوگوں نے تمام تکالیف اور پریشانیوں

---

[1] ابن حزم نے اس جگہ حضرت عمار بن یاسر کو حبشہ سے واپس آنے والوں میں شمار کیا ہے اور اس سے پہلے ان کا نام مہاجرین حبشہ میں نہیں لائے ہیں، اس طرح ان کی ہجرت حبشہ غیر یقینی ہو جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہجرت کرنے والوں میں ہیں، ان کا نام ذکر کرنا چاہیئے تھا۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سامنا اس وقت تک کیا جب تک مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا حکم نہ ہوا۔ ہجرت کا حکم ہونے پر ان سب لوگوں نے مدینہ ہجرت کی، بجز سکران بن عمرؓ کہ یہ ہجرت مدینہ سے قبل ہی انتقال کر گئے تھے۔ اسی زمانہ میں رسول اللہؐ نے سودہ بنت زمعہ سے شادی کی۔ سکران کے علاوہ سلمہ بن ابی ھشامؓ اس وجہ سے ہجرت نہ کر سکے کہ اُن کے بھائی نے اِن کو جانے نہیں دیا۔ یہ نہ جا سکے۔ یہاں تک کہ جنگ بدر، جنگ اُحد اور جنگ خندق برپا ہوئیں۔ عیاش بن ربیعہؓ نے ہجرت کی لیکن جب ابوجہل اور حارث بن ھشام نے (یہ دونوں ان کے چچا کے بیٹے اور اخیافی بھائی تھے) ان سے جا کر یہ کہا کہ تمہاری ماں کی حالت خراب ہے تو اس پر ان کا دل بھر آیا اور وہ لوٹ گئے مکہ پہنچنے کے بعد ان کو وہیں مقید کر دیا گیا۔ جنگ خندق کے بعد یہ چھوٹے۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو اس وقت سلمہ بن ہشامؓ اور ولید بن ولید بن مغیرہؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔

ہجرت نہ کر سکنے والوں میں ایک نام عبداللہ بن سہیل بن عمرو کا بھی ہے انہیں بھی قید کر دیا گیا تھا جب کفار مکہ جنگ بدر کے لئے نکلے تو ان کو بھی اپنے لشکر کے ساتھ لے گئے۔ یہاں پہنچ کر عبداللہ بن سہیل کو بھاگنے کا موقع ملا اور یہ بھاگ کر رسول اللہؐ کی فوج میں شامل ہو گئے۔

طائف کا تبلیغی سفر

جس زمانہ میں مشرکین مکہ نے مُقاطعہ کا معاہدہ ختم کیا اسی زمانے میں حضرت خدیجہؓ اور ابوطالب نے وفات پائی۔ ان کی وفات کے بعد ان عاقبت نااندیش قریش کو رسول اللہؐ اور صحابہ کے ساتھ ظلم و زیادتی کی مزید جرأت ہو گئی۔ آخر رسول اللہ مجبور ہو کر طائف تشریف لے گئے اس خیال سے کہ شاید وہ لوگ اسلام کی دعوت کو قبول کریں مگر انہوں نے بھی دعوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کو قبول نہیں کیا، اس کے بعد آپؐ وہاں سے واپس مکہ تشریف لے آئے اور مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کی حمایت و حفاظت میں آ گئے اور پھر اسلام کی دعوت کا آغاز کیا۔

طُفیلؓ بن عمرو الدوسی کا قبول اسلامؓ

اسی زمانہ میں طفیلؓ بن عمرو الدوسی نے اسلام قبول کیا اور انہوں نے اپنی قوم کو دعوتِ اسلام دینی شروع کی۔ رسول اللہؐ نے ان کے حق میں دعا کی کہ اے خداوند تعالیٰ! طفیلؓ کو اپنی کسی نشانی سے قوت بہم پہنچا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرے میں ایک نور پیدا کر دیا۔ طفیلؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ کہیں یہ نہ کہنے لگیں کہ اسے کوئی مرض لاحق ہو گیا ہے۔ حضورؐ نے پھر ان کے لئے دعا کی جس سے ان کا وہ نور ان کے کوڑے میں آ گیا اسی وجہ سے وہ ذی النور سے مشہور ہوئے۔ اس کے بعد ان کے قبیلہ کے کچھ لوگ بھی اسلام لے آئے۔

طفیلؓ بن عمرو الدوسی اپنے علاقہ میں جنگ خندق کے زمانہ تک مقیم رہے اس کے بعد ہجرت کی تو ان کے قبیلے کے ستر، اسّی گھرانوں کے افراد بھی ان کے ساتھ ہجرت میں شریک ہوئے یہ سب خیبر میں رسول اللہؐ سے آ کر ملے۔

واقعہ اسراءؑ (معراج)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں مقیم تھے تو آپ کو جسمانی طور پر بیت المقدس

لہ ملاحظہ ہو طفیل بن عمرو الدوسی کا قبول اسلام ابن ہشام ج ۲ صـ۲۱ ابن سعد ۴/ ۱ صـ۱۷۵ ابن سید الناس ج ۱ صـ۱۳۹ ابن کثیر ج ۳ صـ۹۹ الامتاع ۲۸ لہ ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۲ صـ۳۶ ابن سعد/ ۱ صـ۱۴۲ انساب الاشراف ج ۱ صـ۱۱۹ تہذیب ابن عساکر ج ۱ صـ۳۷۹ ابن سید الناس ج ۱ صـ۱۴۰ زاد المعاد ج ۲ صـ۲۵ تاریخ ذہبی ج ۱ صـ۱۴۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سیر کرائی گئی۔ اس کے بعد جبریل آپؐ کو لے کر آسمانوں کی طرف گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آسمان پر گئے اور ان آسمانوں میں بعض انبیاء سے بھی ملاقات ہوئی۔ سماء دنیا یعنی پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملے۔ یہاں دیکھا کہ کچھ نیک بخت لوگ ان کے داہنی طرف ہیں اور کچھ بدبخت لوگ ان کے بائیں طرف ہیں۔ دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰؑ اور یحییٰؑ کو دیکھا تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ سے، چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیمؑ تھے۔ ساتویں آسمان میں ان دونوں یعنی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ میں سے کسی ایک کو دیکھا ایک قول کے مطابق پھر جنت الماویٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کو چھٹے آسمان میں دیکھا۔

اسی معراج کی رات میں نماز پنجگانہ فرض کی گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر اللہ کی طرف دعوت دیتے رہے مگر قبائل عرب کی طرف سے کوئی لبیک کہنے والا نہیں تھا۔ یہ عظمت تو اللہ تعالیٰ نے انصار کے لئے خاص کر رکھی تھی۔ یہاں تک کہ اسی زمانہ میں سُوید بن الصامت جن کا تعلق عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول اللہؐ نے اُن کو اسلام کی طرف بلایا مگر سوید بن الصامت نے نہ تو قبول کیا اور نہ انکار ہی کیا اسکے بعد یہ مدینہ چلے گئے اور کسی جنگ میں مارے گئے۔

انصار کی آمد اور قبول اسلام[1]

اس کے بعد ابوالحیسر انیس بن رافع اپنی قوم بنی اشہل کے تو اشخاص

---

[1] ملاحظہ ہو انصار کے آنے کے بارے میں ابن ہشام ج ۲ صـ ۶۹ ابن سعد ج ۱/۱ صـ ۱۴۵ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ قریش سے دوستی کا معاہدہ کرنے کے لئے مکہ آئے۔ع رسول اللہؐ نے موقعہ پا کر ان کو اسلام کی طرف دعوت دی۔ اس دعوت کو سن کر ان میں سے ایک نوجوان ایاس بن معاذ نے اپنے لوگوں سے کہا کہ واللہ یہ تو اس سے کہیں بہتر ہے جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ اس پر ابوالحیسر نے اس نوجوان کو ایک ہاتھ مارا اور جھڑک دیا۔ ایاس بن معاذ خاموش ہو گیا۔ قریش سے قبیلہ اوس کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا اور یہ لوگ مکہ سے مدینہ واپس چلے گئے۔ وہاں جا کر ایاس بن معاذ کا انتقال ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ایاس مسلمان ہو کر مرے۔

اس کے بعد حج کے موقع پر رسول اللہؐ کی ملاقات مقام عقبہ کے پاس انصار کے چھ اشخاص سے ہوئی۔ یہ سب قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

ابو امامہ اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ یہ بنی نجار سے تھے۔ اور النجار کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج بن حارثہ تھا۔

عوف بن الحارث بن رفاعہ بن الحارث یہ عفراء کے بیٹے تھے۔ رافع بن مالک بن العجلان قطبہ بن عامر بن حدیدۃ، عقبہ بن عامر بن نابی، جابر بن عبداللہ بن رئاب۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو اسلام کی دعوت دی۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ یہ سب یہودیوں کے پڑوسی تھے اس لئے ان کے کان میں یہ بات پڑی ہوئی تھی کہ اللہ ایک نبی بھیجنے والا ہے اور اس کا زمانہ قریب آ چکا ہے چنانچہ ان میں سے کسی نے کہا یہ تو بخدا وہی نبی معلوم ہوتا ہے جس کے بارے میں یہودی تمہیں ڈراتے تھے۔ لہٰذا تم ان کو موقع نہ آنے دو کہ وہ ہم سے اسلام لانے میں

(صفحہ ۹۵ سے آگے) طبری ج ۲ ص۲۳۴ ابن سید الناس ج ۱ ص۱۵۵ تاریخ الذہبی ج ۱ ص۱۷۳ ابن کثیر ج ۳ ص۱۴۵ الامتاع ص۳۰

ع یہ ہجرت سے پانچ سال قبل کا واقعہ ہے۔ مدینہ کے قبائل اوس اور خزرج یہود کے بھڑکانے پر آپس میں برسر پیکار رہتے تھے۔ آپس کی جنگ کے بعد ایک موقعہ پر قبیلہ اوس کے ایک سردار ابوالحیسر انیس بن رافع چند آدمیوں کو لے کر مکہ آئے تاکہ اپنے حریف خزرج کے مقابلہ میں قریش کی مدد حاصل کریں۔ — مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبقت لے جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ سب لوگ ایمان لے آئے اور مسلمان ہوگئے اس کے بعد انہوں نے عرض کیا۔ ہم اپنی قوم کو جنگ وجدال کی حالت میں چھوڑ کر آئے ہیں اجازت دیں کہ واپس چلے جائیں اور ہم اُن کو بھی اس کی دعوت دیں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کو آپؐ کے ذریعہ متحد کر دے۔ اگر اُن لوگوں نے آپؐ کی اتباع کر لی تو پھر آپؐ سے بڑھ کر اُن کو کوئی عزیز نہ ہوگا۔ یہ لوگ مدینہ واپس چلے آئے اور اسلام کی تبلیغ کرنے لگے۔ اسلام مدینہ میں خوب پھیلا یہاں تک کہ انصار کا ایک گھر بھی ایسا باقی نہ رہا جس میں رسول اللہؐ کا تذکرہ نہ ہوتا ہو دوسرے سال انصار کی طرف سے بارہ ۱۲ اشخاص مکہ آئے ان میں پانچ تو انہی چھ اشخاص میں سے تھے جو گزشتہ سال آئے تھے۔ بجز جابرؓ بن عبداللہؓ کے جو اس دفعہ ان کے ساتھ نہیں تھے۔ باقی سات اشخاص نئے تھے۔

عقبہ اولیٰ[1]

وہ سات نئے اشخاص جو اس موقعہ پر مکہ آئے تھے ان میں ایک تو معاذ بن حارث بن رفاعہ تھے۔ یہ بھی عفراء کے بیٹے اور عوف بن حارثہ کے بھائی تھے جن کا تذکرہ پہلے آچکا ہے۔ دوسرے ذکوانؓ بن عبد قیس بن خلدہ یا خالد بن مخلد بن عامر بن زریق تھے۔ یہ ذکوان مکہ آکر مستقل طور پر رسولؐ کے پاس بس گئے تھے۔ اس اعتبار سے یہ مہاجر و انصاری ہیں انہوں نے جنگ اُحد میں شہادت پائی۔ عبادہؓ بن الصامت بن قیس، ابو عبدالرحمٰن بن یزید بن ثعلبہ بن خزمہ یہ بنی غصینہ میں سے تھے پھر ان کا شمار بَلی میں ہونے لگا جو ان کے حلیف تھے۔

---

[1] ملاحظہ ہو بیعت عقبہ اولیٰ ابن ہشام ج ۲ ص ۳۷ ابن سعد ج ۱/۱ ص ۱۴۷ طبری ج ۲ ص ۲۳۵ انساب الاشراف ج ۱ ص ۱۱۱ ابن سید الناس ج ۱ ص ۱۵۵ ابن کثیر ج ۲ ص ۱۵۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباسؓ بن عبادہ بن نضلہ تھے ان پانچ کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا اور دو[۱] آدمی اَوس بن حارثہ کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے ایک ابو الہیثمؓ مالک بن تیہان جو بنی عبدالاشہل بن جُشم بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک سے تھے دوسرے عویمؓ بن ساعدہ، جو بنی عمرو بن عوف بن مالک سے تھے۔

ان سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہؑ کے مقام پر بیعت کی۔ یہ بیعت، بیعتِ نساء کے نام سے مشہور ہے کہ اس میں اُن کو قتال کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ کچھ دنوں بعد جب اُن کی واپسی کا وقت آیا تو رسول اللہؐ نے ان کے ساتھ عبداللہ ابن اُمِ مکتومؓ اور مصعب بن عمیرؓ کو بھیجا تاکہ وہ وہاں پہنچنے کے بعد اُن لوگوں کو جو مسلمان ہو چکے ہیں قرآن اور دینی تعلیم دیں اور جو مسلمان نہیں ہوئے ہیں اُن کو دائرۂ اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ مدینہ میں ابو اُمامہ اسعد بن زرارہ کے ہاں مہمان ہوئے اور یہ وہیں ان سب کی امامت کرتے تھے۔ یہ مصعب بن عمیرؓ وہی تھے جنہوں نے مدینہ میں جمعہ کی نماز پہلی دفعہ قائم کی۔ جمعہ کی نماز بنی بیاضہ کی پتھریلی زمین پر جسے "نقیع الخضمات" کہتے تھے قائم ہوئی۔ ان نمازیوں کی تعداد چالیس تھی۔

مدینہ میں حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھ پر انصار کے بہت سے لوگ مسلمان ہوئے جن میں سعد بن معاذؓ اور اسید بن الحضیرؓ بھی تھے یہ دونوں حضرات وہ تھے کہ جن کے اسلام قبول کرتے ہی ایک ہی دن میں بنو عبد الاشہل کے تمام مرد اور عورتیں اسلام لے آئے۔ ہمارے علم کی حد تک ان میں سے ایک آدمی بھی اسلام لانے میں پیچھے نہیں رہا بجز اُصیرم کے ان کا نام عمرو بن ثابت بن وقش تھا یہ جنگ اُحد تک اسلام نہیں لائے تھے اس کے بعد اسلام لائے اور کسی

ع عقبہ گھاٹی کو کہتے ہیں۔ یہاں جس گھاٹی کا ذکر ہے وہ منیٰ کے علاقہ میں مکہ کے راستہ پر واقع ہے۔ مترجم

[۱] ملاحظہ ہو اسلام سعد و اسید کے بارے میں ابن ہشام ج ۲ ص ۷۷ ابن سید الناس ج ۱ ص ۱۵۹ ابن کثیر ج ۳ ص ۱۵۲ الامتاع ص ۳۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ میں شریک ہو کر شہادت پائی - یہ وہی عمرو بن ثابت ہیں جنہیں اللہ کے سامنے ایک سجدہ بھی کرنے کا موقع نہیں ملا تھا - اس کے باوجود رسول اللہؐ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ عمرو اہل جنت میں سے ہیں - بنو عبدالاشہل سب کے سب اپنے ایمان میں مخلص تھے ان میں ایک شخص بھی خواہ مرد ہو یا عورت ایسا نہیں گزرا جس کے ایمان میں کھوٹ ہو یا منافق ہوا ہو -

انصار کے گھروں میں سے ہر گھر میں خواہ مرد ہو یا عورت سب مسلمان تھے - البتہ بنو اُمیہ بن زید، خطمہ اور واقف جو قبیلہ اوس کی شاخ سے تھے اور عوالی مدینہ میں رہتے تھے بعد میں ایمان لائے - ان کے سردار ابو قیس صیفی ابن الاسلمت جو شاعر تھے - ان کے تاخیر سے ایمان لانے کی وجہ سے ان کی قوم بھی اسلام لانے میں پیچھے رہ گئی - یہاں تک جنگ اُحد اور جنگ خندق برپا ہوئیں اس کے بعد یہ سب دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے -

جب حضرت مُصعب بن عُمیرؓ مکہ کو لوٹے تو حج کے موقعہ پر انصار میں سے اسلام لانے والوں کی ایک بڑی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی غرض سے نکلی - اس نکلنے والے قافلے میں وہ لوگ بھی تھے جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اور حج کرنا تو ان کے دینِ کفر میں بھی تھا - کفر کی حالت میں سارا عرب حج کا قائل تھا - یہ سب مکہ پہنچے اس قافلہ میں براء بن معرور بھی تھے ان کی رائے یہ ہوئی کہ نمازیں کعبہ کی طرف منہ کریں حالانکہ اس وقت تک قبلہ بیت المقدس ہی تھا مگر وہ راستہ بھر اپنے اس خیال کی بنا پر مکہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن جب وہ مکہ پہنچے تو ندامت ہوئی - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر انہوں نے عرض کیا اور اسکی بابت دریافت کیا، تو آپؐ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا بہر حال انہوں نے حق کی طرف رجوع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ اللہ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں۔ پھر ایام تشریق کے وسط میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقبہ تشریف لے گئے یہ وہی رات تھی جب کعب بن مالک اور بنو سلمہ کے لوگوں نے اپنے سردار عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو اسلام کی دعوت دی یہ ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے۔ یہ اسی رات اسلام لائے اور بیعت کی مگر یہ بات قافلے کے دوسرے لوگوں سے جو ابھی تک کافر تھے مخفی رکھی گئی وہ اس رات کو اپنے قافلے سے خاموشی کے ساتھ نکل کر عقبہ آ گئے تھے۔

عقبہ ثانیہ[1]

ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ کے مقام پر یہ بیعت کی کہ ہم اپنی عورتوں اور اپنی جانوں کی جس طرح حفاظت کرتے ہیں اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کریں گے۔ آپؐ اور آپؐ کے اصحاب ہمارے ہاں تشریف لے چلیں۔ اس رات عباسؓ بن عبد المطلب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر پوری دلجمعی کے ساتھ عقبہ میں موجود تھے حالانکہ یہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔ اور اپنے آبائی دین پر تھے براءؓ بن معرورؓ کے لئے تو یہ رات ان کے اخلاص اور رسول اللہؐ پر اعتماد کی وجہ سے مقام محمود کا درجہ رکھتی تھی کیونکہ یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے رسول اللہؐ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ان کے ساتھ ابو الھیثم بن تیہان اور عباس بن عبادہ بن نفلہ نے بھی بیعت کی۔

اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے تہتر

---

[1] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۲ ص ۸۱ ابن سعد ج ۱/۱ ص ۱۴۸ طبری ج ۲ ص ۲۳۰ تاریخ الذہبی ج ۱ ص ۱۷۷ ابن کثیر ج ۳ ص ۱۵۸ الامتاع ص ۳۵۔ اس عقبہ ثانیہ کو بعض کتب سیر میں عقبہ ثالثہ بھی کہا گیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد اور دو عورتیں تھیں۔

اسی موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ نقیب[1] بھی مقرر فرمائے۔

انصار کے بارہ نقباء کے نام[2]

۱۔ اسعدؓ بن زرارہ۔ ان کا ذکر اس سے قبل چھ اشخاص اور بارہ اشخاص کے ضمن میں کیا جا چکا ہے۔ یہ امام نماز تھے۔

۲۔ سعد بن الربیعؓ بن عمرو بن ابی زبیر، جنگ احد میں شہید ہوئے۔

۳۔ رافعؓ بن مالک بن العجلان بن عمرو۔ ان کا تذکرہ بھی اس سے پہلے دونوں وفود کے آنے کے موقعہ پر گزر چکا ہے۔ جنگ احد میں شہید ہوئے۔

۴۔ براءؓ بن معرور بن صخر بن خنساء۔

۵۔ عبداللہؓ بن عمرو بن حرام حضرت جابر کے والد۔ جنگ احد میں شہید ہوئے۔

۶۔ سعدؓ بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ۔

۷۔ منذرؓ بن عمرو بن خنیس بن حارثہ۔ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔

۸۔ عبادہؓ بن صامت بن قیس بن اصیرم اس سے پہلے ان کے نسب کا ذکر بارہ اشخاص میں ہو چکا ہے۔

۹۔ عبداللہؓ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امری القیس۔ مشہور شاعر جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔

یہ نو اشخاص قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے ان میں سے اسعد بن زرارہ جو بنی عمرو بن الخزرج سے تھے اور عبادہ بن الصامتؓ بنی عوف بن الخزرج سے تھے۔

دو بنو حارث میں سے تھے، عبداللہ بن رواحہؓ اور سعد بن ربیعؓ۔

دو بنو کعب بن الخزرج میں سے تھے سعد بن عبادہؓ اور منذر بن عمروؓ۔

---

[1] ملاحظہ ہو ابن ھشام ج ۲ ص ۱۹۶ ابن سعد ج ۱/۱ ص ۱۴۸ المحبر ص ۲۶۸ تاریخ طبری ج ۳ ص ۲۳۵،

انساب الاشراف ج ۱ ص ۱۱۷ تلقیح الفهوم ص ۲۱۴ ابن سید الناس ج ۱ ص ۱۵۷ تاریخ الذہبی ص ۱۸۱۔

[2] یہ بارہ اشخاص جو نقیب منتخب کیے گئے رئیس القبائل تھے۔ ان کا اسلام قبول کرنا [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین بنو جشم بن الخزرج میں سے تھے۔ عبداللہ بن عمروؓ۔ براء بن معرورؓ اور رافع بن مالکؓ۔

تین قبیلہ اوس میں سے تھے۔

۱۰۔ اُسیدؓ بن حضیر بن سماک بن عتیک۔

۱۱۔ سعدؓ بن خیثمہ بن الحارث بن کعب، ان کی نسل ختم ہوگئی۔ یہ بنو سلم کا آخری شخص، جو باقی رہ گیا تھا اس نے ہارون رشید کے زمانہ میں وفات پائی اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی صحیح ثابت ہوئی کہ دوسرے لوگوں کی آبادی میں تو اضافہ ہوگا لیکن انصار کی آبادی میں اضافہ نہیں ہوگا۔

۱۲۔ رفاعہؓ بن عبدالمنذر بن زنیر بن زید۔

ایک جماعت نے رفاعہ کی جگہ ابوالہیثم بن تیہان کا نام ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

بیعت عقبہ ثانیہ میں بارہ نقباء کے علاوہ دوسرے شرکاء[1]

بیعت عقبہ ثانیہ

قبیلہ اوس کے بنی عبدالاشہل بن جشم بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس میں سے :۔

۱۔ سلمہؓ بن سلامہ بن وقش بن زغبتہ بن زعورا بن عبدالاشہل۔

بنو حارثہ بن حارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس میں سے۔

۲۔ ظہیرؓ بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔ ۳۔ ابو بُردہ بن نیار ان کا

---

[1] ملاحظہ ہو بیعت عقبہ کے حاضرین کے نام ابن ھشام: ۲ ص ۹۰ تاریخ ذہبی ج ۱ ص ۱۸۳ ابن سید الناس ج ۱ ص ۱۶۷ ابن کثیر ج ۳ ص ۱۶۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ھانی بن نیار بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دھمان بن غنم بن ذبیان یہ ان کے حلیف تھے۔

۴۔ نہیر بن الھیثم رضؓ یہ بنو نابی بن مجدعہ بن حارثہ میں سے تھے اور براق بن قیس بن نابی کی آل سے تھے۔

بنو عمرو بن عوف بن مالک بن اوس میں سے :-

۵۔ عبداللہ بن جبیر بن النعمان بن امیہ بن البرک۔ البرک کا نام امرئ القیس بن ثعلبہ بن عمرو تھا۔

۶۔ معن بن عدی بن الجد بن العجلان بن ضبیعہ۔ بَلّی کی طرف سے ان کے حلیف تھے جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۷۔ عویم بن ساعدہ یہ بھی بَلِی کی طرف سے ان کے حلیف تھے۔

قبیلہ اوس میں جو حاضر تھے وہ گیارہ افراد تھے۔

قبیلہ خزرج کی شاخ بنو نجار میں سے جو شریک ہوئے وہ یہ تھے۔ تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج، ابوایوب خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ۔

معاذ رضؓ معوذ رضؓ عوف رضؓ ان کا تعلق بنی عفراء سے تھا ان کے والد الحارث بن رفاعہ ابن الحارث، عمارہ بن حزم بن زید رضؓ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

بنو عمرو بن مبذول میں سے، مبذول کا نام عامر بن مالک بن النجار تھا۔

سہیل بن عتیک بن النعمان رضؓ

بنو عمرو بن مالک بن نجار رضؓ یعنی بنو حدیلہ میں سے :-

اوس بن ثابت بن المنذر رضؓ۔ ابوطلحہ زید بن سہل بن الاسود رضؓ بن حرام۔

بنو مازن بن النجار میں سے :-

قیس بن ابی صعصعہ رضؓ (ابوصعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف) یہ جنگ ...

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لشکر کے آخر میں تھے۔

عمرو رضؓ بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ۔ یہ سب گیارہ افراد تھے۔

بلحارث بن الخزرج میں سے جو شریک ہوئے۔

خارجہ رضؓ بن زید بن ابی زھیر۔ بشیر رضؓ بن سعد بن ثعلبہ یہ نعمان بن بشیرؓ کے والد تھے۔

عبداللہ رضؓ بن زید بن ثعلبہ[1]، یہ وہی ہیں جنہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ کوئی شخص اُن کو اذان کے کلمات سکھارہا ہے۔

خلاد رضؓ بن سوید بن ثعلبہ۔ عُقبہ رضؓ بن عمرو بن ثعلبہ۔ یہ ابو مسعودؓ بدری صحابی ہیں جب یہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تو یہ عُمر میں سب سے چھوٹے تھے اور جابر بن عبداللہ۔

بنو جُشم بن الحارث کی شاخ بنو بیاضہ بن عامر بن زریق میں سے۔

زیاد رضؓ بن لبید بن ثعلبہ۔ فروہ رضؓ بن عمرو بن وَدفہ یا وذقہ، خالد بن قیس بن مالک رضؓ۔

بنو زریق بن عامر میں سے (یہ بیاضہ بن عام کے بھائی تھے)۔

ذکوان رضؓ بن عبد قیس بن خلدۃ بن مخلد

بنو سلمہ بن سعد کی شاخ بنو عبید بن عدی بن غنم میں سے:۔

بشر رضؓ بن براء بن معرور، طفیل رضؓ بن مالک بن خنساء

بنو سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ میں سے:۔

شاعر کعب بن مالک بن ابی کعب۔ سلیم رضؓ بن عمرو بن حدیدۃ۔

---

[1] عبداللہ بن زید نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص ان کو اذان کے کلمات بتارہا ہے یہ جب خواب سے بیدار ہوئے تو انہوں نے اپنا خواب کا رسول اللہ سے ذکر کیا، رسول اللہ نے فرمایا یہ خواب صحیح ہے اور اُن سے کہا تم حضرت بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ ان کو یہ کلمات بتاتے جاؤ وہ اذان دیں گے۔ ابن ھشام ج ۲ ص ۱۵۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُطبہؓ بن عامر بن حدیدہ اور ان کا بھائی یزید بن عامرؓ۔

ابو الیسر کعب بن عمرو بن عبّاد بن عمرو ان کے چچازاد بھائی لحا صیفی بن سواد بن عباد۔

ثعلبہؓ بن عَنمہ بن عدی ان کے بھائی عمرو بن عنمہؓ ان دونوں کے ابن عم لحا عبس بن عامر بن عدیؓ ان سب کے ابن عم لحا خالد بن عمرو بن عدی۔

عبد اللہ بن اُنیس بن اسعد ان سب کے حلیف قُضاعی۔

بنو حرام بن کعب بن غنم میں سے:۔

جابرؓ بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام یہ سب میں کم سن تھے۔

ثابت بن الجذعؓ، الجذع کا نام ثعلبہ بن زید بن الحارث۔

عُمیرؓ بن الحارث بن لَبدۃ۔ خدیج بن سلامہ بن اوسؓ یہ سب قبیلہ بَلی سے ان کے حلیف تھے۔

برادرانِ بنی سَلِمہ میں سے:۔ (یہ سب بنو اُدی بن سعد بن علی تھے)۔

معاذؓ بن جبل بن عمرو بن اوس۔

بنو سَلِمہ اور ان کے حلیفوں میں سے بیعت عقبہ ثانیہ میں جو حاضر تھے وہ سب تیس [۳۰] افراد تھے، بعض لوگوں نے ان میں اوس بن عبّاد بن عدی کا مزید اضافہ کیا ہے۔

بنو عوف بن الخزرج میں سے:۔

العباسؓ بن عبادہ بن نضلہ یہ مہاجر انصاری ہیں جو پہلے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور آپ کے پاس رہے پھر جنگ اُحد میں شہید ہو گئے۔ ابو عبد الرحمٰنؓ بن یزید بن ثعلبہ ان کے حلیف قبیلہ بَلی کی شاخ بنی غصینہ سے تھے۔

عمروؓ بن الحارث بن لَبدہ ان سب کو قوافل بھی کہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو حُبلی یعنی سالم بن غنم بن عوف میں سے :۔

رفاعہ بن عمرو بن زیدؓ، عُقبہ بن وہب بن کلدہؓ ان کے حلیف تھے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس مکہ چلے گئے تھے اس طرح یہ سب پانچ اشخاص تھے۔

بنو کعب بن الخزرج کے دو نقیب جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے وہ سعد بن عبادہؓ اور المنذرؓ بن عمرو تھے اور دو عورتیں ایک نسیبہ بنت کعب انہی کو اُم عمارہ کہتے تھے ان کے فرزند حبیب بن زید کو مسیلمہ کذاب نے شہید کیا تھا دوسری اسماء بنت عمرو بن عدی جو اُم منیع کی کنیت سے مشہور تھیں۔

ہجرت مدینہ[1] کا حکم

انصار کے جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی انہوں نے اپنی قوم سے جو کافر تھے ان سے چھپ کر بیعت کی تھی جب بیعت ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو جو آپ ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھے اجازت دیدی کہ وہ مدینہ ہجرت کر کے جا سکتے ہیں، چنانچہ چند لوگ چلے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اُن ہجرت کر کے جانے والوں میں سب سے پہلے ابوسلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ صاحب بیعت عقبہ سے ایک سال قبل ہی ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ لیکن بنو مغیرہ کے لوگ ان کے اور ان کی بیوی کے درمیان حائل ہوگئے، اس سے ان کی بیوی ان کے ساتھ ہجرت نہ کر سکیں ان کی بیوی بنو مغیرہ کے چچا کی بیٹی تھیں ان کا نام اُم سلمہ تھا جو بعد میں ام المومنین ہوئیں۔ یہ مکہ میں قریب ایک سال تک رکی رہیں پھر جب ان کو ان کے شوہر کے پاس جانے کی اجازت مل گئی تو یہ چلی گئیں عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ جو

---

[1] ملاحظہ ہو ہجرت مدینہ ابن ھشام ج ۲ ص ۱۱۱ ابن سعد ج ۱/۱ ص ۱۵۱ ابن سید الناس ج ۱ ص ۱۷۳ تاریخ ذہبی ج ۱ ص ۱۹۰ زاد المعاد ج ۲ ص ۱۳۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی ایمان نہیں لائے تھے اُن کو پہنچانے کے لئے گئے اس وقت ان کے خاوند ابوسلمہ قباء میں مقیم تھے۔ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی لیلیٰ بنت حثمہ بن غانم کے ساتھ ہجرت کی یہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ عدی بن کعب کے حلیف تھے۔

عبداللہ اور ابو احمد فرزندان جحش اسدی ہجرت کے لئے نکلے۔ ابواحمد نابینا تھے۔ فرعہ بنت ابوسفیان بن حرب ان کی بیوی تھیں۔ ابو احمد شاعر تھے ان کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب تھا۔ اس کے بعد بنو جحش کے سب لوگوں نے اپنی بیویوں کے ساتھ ہجرت کی۔ ابوسفیان نے موقعہ پاکر ابو احمد کے گھر پر قبضہ کرلیا جو غیر آباد پڑا ہوا تھا کوئی اس میں رہتا نہیں تھا۔ یہی وہ گھر ہے جو مقام ردم میں ابان بن عثمان کا مکان کہلاتا ہے۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ، عامر رضی اللہ عنہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ابواحمد رضی اللہ عنہ یہ چاروں مبشر بن عبدالمنذر بن زنبیر کے ہاں جو بنی عمرو بن عوف کے قبیلے سے تھے قباء میں مہمان ہوئے۔

عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ، عقبہ اور شجاع رضی اللہ عنہ فرزندان وہب، اربد بن حمیرہ رضی اللہ عنہ منقذ بن نباتہ رضی اللہ عنہ، سعید بن رقیش رضی اللہ عنہ ان کے بھائی یزید بن رقیش رضی اللہ عنہ، محرز بن نضلہ، قیس بن جابر رضی اللہ عنہ عمرو بن محصن رضی اللہ عنہ، مالک بن عمرو رضی اللہ عنہ، صفوان عمرو رضی اللہ عنہ، ربیعہ بن اکثم رضی اللہ عنہ، زبیر بن عبیدہ رضی اللہ عنہ، تمام بن عبیدہ رضی اللہ عنہ، سخبرۃ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ، محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ ان سب حضرات نے بھی ہجرت کی۔ یہ سب بنو اسد بن خزیمہ کے خانوادے کے افراد اور بنو امیہ بن عبدشمس کے حلیف تھے ان کی خواتین میں سے زینب بنت جحش ہیں جو بعد میں ام المومنین ہوئیں۔ حمنہ بنت جحش، جذامہ بنت جندل ام قیس بنت محصن، ام حبیبہ بنت نباتہ، امامہ بنت رقیش اور ام حبیبہ بنت جحش نے ہجرت کی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عیاش بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیس سواروں کے قافلہ کے ساتھ مکہ سے نکلے۔ مدینہ پہنچے اور بنو امیہ بن زید کے ہاں عوالی مدینہ میں مقیم ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سالمؓ مولیٰ ابو حذیفہؓ ان کو نماز پڑھاتے تھے اس وقت ہشامؓ بن العاص بھی اسلام لے آئے تھے انہوں نے حضرت عمرؓ سے یہ طے کیا تھا کہ ہم ایک ساتھ ہجرت کریں گے لیکن جب حضرت عمرؓ مقام سَرِفؔ سے اوپر بنو غفار کے تالاب کے قریب مقام تناصب میں پہنچے تو ھشامؓ بن العاص کو ان کی قوم نے روک لیا کہ تم نہیں جا سکتے۔

ابو جہل اور حارث بن ھشام دونوں مدینہ آئے اور عیاشؓ بن ربیعہؓ سے گفتگو کی (یہ دونوں جواں کی طرف سے ان کے بھائی اور پھوپی کے بیٹے تھے) ان کو بتایا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک وہ تمہیں نہ دیکھیں گی نہ اپنا سر دھوئیں گی اور نہ سائے میں بیٹھیں گی۔ یہ سُن کر ان کا دل پسیجا اور وہ اِن دونوں کے ساتھ مکّہ لوٹ گئے۔ ان دونوں نے راستہ ہی میں اُن کے دونوں ہاتھ پکڑ کر پیچھے باندھ دیئے اور مکّہ لے جاکر قید میں ڈال دیا یہاں تک کہ جب انہوں نے ایک مدت کے بعد قید سے نجات پائی تو مدینہ ہجرت کی۔

حضرت عمرؓ بن خطابؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کرنے والوں میں ان کے بھائی زید بن خطابؓ، سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل، سراقہ بن المعتمر کے دونوں بیٹے عمرؓ اور عبد اللہ بھی تھے یہ سب بنو عدی بن کعب کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے ان کے علاوہ واقد بن عبد اللہ التیمی، خَولِیؓ، مالکؓ بن ابی خولی یہ بنی عجل بن لُجیم میں سے تھے۔ اور بنو عدی کے حلیف تھے۔ نیز حضرت عمرؓ بن خطابؓ کی صاحبزادی حفصہؓ کے شوہر خنیس بن حُذافہ السہمی تھے۔ یہ سب لوگ قباء میں رُفاعہ بن عبد المنذر بن زنبر کے ہاں بنو عمرو بن عوف کے خاندان میں مقیم ہوئے۔

پھر طلحہؓ بن عبید اللہ پہنچے یہ اور صہیبؓ بن سنانؓ مقام سَنَح میں بنو الحارث بن الخزرج کے فرزند خبیب بن اساف کے ہاں اترے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ طلحہؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ابو اُمامہ اور اسعد بن زرارہؓ کے ہاں اقامت اختیار کی تھی۔ صہیبؓ نے مکہ میں جو کچھ کمایا تھا قریش نے وہ سب کچھ ان سے چھین لیا تھا۔ یہ خاصے مالدار تھے اور بنو جدعان کے حلیف تھے۔

حمزہؓ بن عبد المطلب اور ان کے حلیف ابو مرثد کناز بن حصین الغنویؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم زید بن حارثہؓ الکلبی قبا میں بنو عمر بن عوف کے خاندان میں کلثوم بن الھدم کے گھر میں اترے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سعد بن خیثمہ کے ہاں اترے ایک روایت میں حضرت حمزہؓ اسعد بن زرارہ کے مہمان ہوئے۔

عُبیدہؓ۔ طفیلؓ اور حُصین فرزندان حارث بن عبد المطلب بن عبد مناف اور ان کے چچا زاد بھائی مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف سویبط ابن اسعد بن حُریملہ برادر بنو عبد الدار، طلیب بن عمیرؓ برادر بنو عبد قصی، خبّاب بن الارتؓ مولیٰ عتبہ بن غزوان قبا میں بنو عجلان کے بھائی عبد اللہ بن سلمہؓ کے ہاں مہمان ہوئے۔

عبد الرحمن بن عوفؓ بھی مہاجرین میں سے تھے انہوں نے بنو الحارث بن الخزرج میں سعد بن الربیعؓ کے ہاں قیام کیا۔ زبیر بن العوامؓ اور ابو سبرہؓ بن ابی رھم بن عبد العزیٰ نے عُصبہ میں بنی حجبی کے گھر منذر بن محمد بن عُقبہ بن احیحہ بن الجلاح کے ہاں اِقامت اختیار کی۔

مُصعب بن عمیر بن ہاشمؓ بنو عبد الاشہل کے خاندان میں سعد بن معاذؓ کے ہاں اترے۔

ابو حذیفہؓ بن عُتبہ بن ربیعہ، سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ عتبہ بن غزوان مازنیؓ جو بنو مازن بن منصور کے صاحبزادے سلیم وھوازن کے بھائیوں میں سے تھے۔ عبّاد بن بشر بن وحش برادر بنی عبد الاشہل کے گھر میں آکر ٹھہرے، اصل میں یہ سالم ابو حذیفہ کے مولیٰ نہیں تھے بلکہ ثبیتہ بنت یعار بن زاید یا یزید کے مولیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور ثبیتہ ابوحذیفہ کی بیوی تھیں انہوں نے ان کو گرفتار کر کے آزاد کر دیا اور ابوحذیفہ کے حوالے کر دیا تھا۔ حضرت ابوحذیفہؓ نے ان کو اپنا متبنّیٰ (لے پالک بیٹا) بنالیا تھا اسی بنا پر ان کا انتساب ابوحذیفہؓ کی طرف ہوتا ہے۔

حضرت عثمان بن عفانؓ جب مدینہ پہنچے تو وہ حسّان بن ثابتؓ کے بھائی اوس بن ثابت کے گھر بنو نجار کے ہاں اترے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ مہاجرین میں سے غیر شادی شدہ افراد سعد بن خیثمہ کے ہاں اترے اور یہ خود بھی غیر شادی شدہ تھے۔

ان سب لوگوں کے مدینہ چلے جانے کے بعد مکہ میں صرف رسول اللہؐ حضرت علیؓ بن ابی طالب اور حضرت ابوبکرؓ رہ گئے تھے یہ دونوں رسول اللہؐ کے حکم سے مکہ میں ٹھہرے رہے۔ ان کے علاوہ وہ لوگ رہ گئے تھے جن کو کفّار مکہ نے جبراً روک رکھا تھا۔

حضورؐ کی ہجرت اور حضرت ابوبکرؓ کی رفاقت:۔

جب قریش نے رسول اللہؐ کے قتل کا منصوبہ بنایا اور محاصرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے دروازے پر گھات لگائے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نکلیں تو قتل کر دیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو حکم دیا کہ وہ آپؐ کے بستر پر سو جائیں۔ اس کے بعد جب رسول اللہؐ وہاں سے نکلے تو عین اس وقت اللہ نے دشمنوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا جس کی وجہ سے وہ آپ کو نہ دیکھ سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے چہرے پر مٹی ڈالتے ہوئے نکل گئے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت علیؓ باہر نکلے اس وقت ان کفّار کو معلوم ہوا کہ رسول اللہؐ تو جا چکے ہیں۔

رسول اللہؐ نے پہلے ہی سے حضرت ابوبکرؓ سے یہ طے کر لیا تھا[1] کہ وہ ان

---

[1] ملاحظہ ہو رسول اللہؐ کی ہجرت کے بارے میں ابن ہشام ج ۲ ص ۱۲۳! ابن سعد (بقیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ہجرت کریں گے۔ ان دونوں نے اپنی سواریاں پہلے ہی عبداللہ بن اریقط الدیلی کے سپرد کر دی تھیں۔ یہ بنو بکر بن مناۃ کا ایک شخص تھا اور عمرو بن العاصی کے والد العاصی بن وائل السہمی کا حلیف تھا۔ یہ اگرچہ کافر تھا۔ لیکن راستوں سے واقف تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نزدیک قابل اعتماد تھا اسی وجہ سے اس پر بھروسہ کر کے مدینہ تک رہنمائی کے لئے اُجرت پر مقرر کر لیا گیا۔ اس نے بڑی شاہراہوں کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کیا۔

غارِ ثور میں حضورؐ کا قیام:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے رات کے وقت اس چھوٹے سے دروازے سے نکلے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کی پشت کی طرف نکلتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں چل کر پہاڑ کے اس غار کے قریب پہنچے جس کو غارِ ثور کہتے ہیں یہ مکہ کے زیرین حصہ میں ہے۔ دونوں اس کے اندر چلے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مامور کر رکھا تھا کہ لوگوں میں جو باتیں ہوں ان کو سن کر اطلاع دیتے رہیں۔ اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو یہ حکم دیا تھا کہ دن میں بکریاں چراتا رہے اور رات کو انہیں وہاں لے آئے تاکہ ان کا دودھ یہاں کام آئے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کھانا لے کر جاتی تھیں اور عبداللہ بن ابی بکر خبریں پہنچاتے تھے۔ عامر بن فہیرہ بکریاں ہنکا کر انہی راستوں سے اس طرح لے جاتے تھے کہ نقوش قدم مٹ جائیں۔

جب قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو انہوں نے مشہور

(بقیہ صفحہ ۱۱۰ سے آگے) ۱/۱ ص ۱۵۳ طبری ج ۲ ص ۲۴۵ انساب الاشراف ج ۱ ص ۱۲۰ ابن سید الناس ج ۱ ص ۱۸۱ ابن کثیر ج ۳ ص ۱۷۳ زاد المعاد ج ۲ ص ۱۳۶ تاریخ الذھبی ج ۱ ص ۱۹۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدم شناس کو ساتھ لے کر پیچھا کیا اور نقشِ قدم ٹٹولے اس طرح یہ سب تلاش کرتے کرتے غار کے دھانہ تک پہنچ گئے قدم شناس نے غار تک پہنچنے کے بعد کہا کہ یہاں تک تو پتہ مل گیا اس سے آگے کوئی نقش قدم نہیں ہے سب نے ادھر ادھر نگاہیں ڈالیں۔ غار کے دہانے پر مکڑی نے جالا تن رکھا تھا یہ دیکھ کر انہیں یقین ہو گیا کہ غار کے اندر کوئی آدمی نہیں ہے۔ یہ سب وہیں سے لوٹ گئے۔ اللہ نے اس غار کی دوسری جانب ایسی سخت اور شدید چٹان میں جس پر کوئی کدال بھی اثر نہیں کر سکتی تھی۔ خاصہ بڑا دروازہ کھول رکھا تھا جس سے یہ دونوں نکل گئے۔ یہ چٹان آج بھی ایک طرف ایسی جھکی ہوئی ہے کہ جو دیکھتا ہے اسے صاف نظر آتا ہے کہ اگر اسے پلٹ کر سیدھا کر دیا جائے تو دروازہ بالکل بند ہو جائے اس کے بارے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ اگر قریش کی نظر اس دروازے پر پڑ گئی ہوتی تو وہ رسول اللہ کو صاف دیکھ لیتے۔ قریش نے رسول اللہ اور ابو بکرؓ کو پکڑ کر لانے پر سو اونٹ انعام میں رکھے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ نے اس غار میں تین دن اور تین راتیں گزاریں۔ اس کے بعد عبداللہ بن اریقط سواریاں لے کر آیا۔ اسماء بنت ابی بکرؓ زادِ سفر لے کر پہنچیں انہوں نے اپنا پٹکا (نطاق) کھول کر پھاڑا اور اس میں کھانے پینے کی چیزیں باندھیں اور اونٹ کی کاٹھی سے اس کو لٹکایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنی سواریوں پر بیٹھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عامر بن فہیرہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ حضرت اسماءؓ کا لقب ذات النطاقین اسی وجہ سے مشہور ہوا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مکہ سے چلتے وقت اپنا سارا مال جو قریب چھ ہزار درہم تھا اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ ادھر اہل مکہ نے سُراقہ بن مالک بن جُعشم کو اُن کے تعاقب کے لئے آمادہ کیا۔ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام کے لالچ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا کہ ان کا پیچھا کر کے ان کو واپس لائے۔ جیسے ہی وہ قریب پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو دیکھا کہ قریب آ لگا ہے تو آپؐ نے اُس کے حق میں بد دعا کی۔ سراقہ کے گھوڑے کے اگلے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے اور وہ گر گیا۔ اُس نے اپنے سامنے ایک دھواں بھی دیکھا جس سے وہ سمجھا کہ ضرور یہ کسی عذاب کی علامت ہے اُس نے بے اختیار آواز دی خدا کے لئے ٹھہرو میری سنو اور اپنی طرف سے اطمینان دلایا کہ میری طرف سے کوئی خطرہ نہیں۔ رسول اللہؐ اس کے لئے ٹھہر گئے۔ اس نے قریب آکر خواہش ظاہر کی حضورؐ میرے لئے امان نامہ لکھ دیجئے۔ آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا۔ اس کو امان نامہ لکھ دو۔

حضورؐ کی سفر کی منزلیں

رَاہ بر عبد اللہ بن اُرَیقط رسول اللہؐ اور حضرت ابو بکرؓ کو لے کر مکّہ کے نشیبی علاقہ سے ساحل کی طرف زیرین عسفان سے ہوتا ہوا زیرین اُمج کی طرف چلا پھر قدید سے گزرتا ہوا خرّار پہنچا اس کے بعد ثنیۃ المرۃ اور مقام لَقف سے ہوتا ہوا مَدلج لِقف میں آیا۔ یہاں سے چل کر مدلج مجاج پہنچا پھر یہ ذی الغضوین کی پہاڑی سے ذی کشد کی وادی میں اُترا۔ اس کے بعد مقام جَداجد پھر اَجرد میں آیا اور ذی سَلم کی وادی سقیاء کے قریب مقام عبابید میں وارد ہوا پھر قاحہ یا قاجہ سے مقام عَرج میں پہنچا جہاں بعض اُونٹ والے ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس جگہ سے قبیلہ اسلم کے ایک شخص نے جس کا نام اَوسؔ بن حُجر تھا اس نے رسول اللہؐ کو اپنے اونٹ پر سوار کیا اور ایک غلام مسعود بن ھنیدہ کو آپؐ کے ساتھ کیا کہ وہ آپؐ کو مدینہ کے قریب چھوڑ آئے وہ آپ کو لے کر مقام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرج سے رکوبہ کی دائیں جانب ثنیتہ العائر میں آیا جس کو ثنیتہ الغائر بھی کہتے ہیں یہاں سے بطن رئیم کی طرف چلا پھر وہاں سے مقام قباء میں پہنچا جس روز آپؐ یہاں پہنچے ہیں ربیع الاول کی بارھویں تاریخ دوشنبہ کا دن اور دوپہر کا وقت تھا۔
پہلا شخص جس نے رسول اللہؐ کی سواری کو آتے ہوئے اپنے قلعہ کی چھت سے دیکھا وہ ایک یہودی تھا۔ وہ آپؐ کو دیکھ کر بلند آواز سے چلایا۔ اے بنو قیلہ! تمہاری مراد پوری ہوئی جس کا تم انتظار کر رہے تھے وہ آگیا۔ انصار بڑی بے چینی سے انتظار کر کے جب دھوپ تیز ہو جاتی تھی تو اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے تھے ایک دن آواز سنتے ہی وہ اپنے گھروں سے نکلے اچانک اُن کی نظر کھجور کے درخت کے سایہ میں رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ پر پڑی۔ بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء میں کلثوم بن الھدم کے گھر اترے تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپؐ سعد بن خیثمہؓ کے گھر ٹھہرے تھے۔ ایک روایت کی رُو سے آپؐ نے مقام السنح میں خُبیب بن اساف کے گھر میں قیام فرمایا تھا جو بنو الحارث بن الخزرج سے تھے۔
حضرت علیؓ بن ابی طالب مکہ میں رہ گئے تھے۔ رسول اللہؐ کے پاس لوگوں کی جو امانتیں محفوظ تھیں اُن کو سُپرد کرنے کا کام ان کے ذمہ تھا۔ یہ کام انجام دینے کے بعد وہ بھی چلے آئے۔ اور رسول اللہؐ کے ساتھ مقیم ہو گئے۔ رسول اللہؐ قباء میں کچھ دن ٹھہرے یہیں آپؐ نے ایک مسجد کی بنیاد ڈالی۔
پھر جب اللہ کا حکم ہوا تو یہاں سے چلے اور مدینہ روانہ ہوئے راستہ میں بنو سالم بن عوف کے ہاں پہنچے تو جمعہ کا دن تھا جمعہ کی نماز اس مسجد میں پڑھی جو وادی رانوناء میں واقع ہے۔ عباسؓ بن عبادہ عتبانؓ بن مالک اور بنو سالم کے کچھ لوگوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ رسول اللہؐ ہمارے ہاں قیام فرمایئے۔ آپؐ نے جواب میں فرمایا میری اُونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ وہ مجھ کو جہاں لے جائے وہ مامور من اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے - آپؐ آگے بڑھے انصار آپکی اونٹنی کے ارد گرد ساتھ ساتھ چلتے تھے۔
یہاں تک کہ وہ اونٹنی بنو بیاضہ کے گھر کے پاس پہنچی تو زیادؓ بن لبید، فروہؓ بن عمرو اور بنو بیاضہ کے کچھ لوگ آگے بڑھے اور کہا یا رسول اللہ ہمارے گھر قیام فرمایئے۔
رسول اللہؐ نے پھر فرمایا کہ میری اونٹنی اللہ کی طرف سے مامور ہے۔ اسکے بعد اونٹنی بنو ساعدہ کے گھر کے قریب پہنچی تو سعدؓ بن عبادہ منذرؓ بن عمرو اور بنو ساعدہ کے لوگوں نے بھی یہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہاں قیام فرمایئے۔ رسول اللہؐ نے پھر فرمایا۔
چھوڑ دو یہ جہاں چاہے لے جائے اونٹنی آگے بڑھی جب بنو حارثؓ بن الخزرج کے گھر کے قریب پہنچی تو سعدؓ بن الربیع، خارجہ بن زید اور عبداللہؓ بن رواحہ نے مہار تھام لی۔ اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے ہاں قیام فرمایئے۔ آپؐ نے پھر وہی فرمایا۔
الغرض جب اُونٹنی بنو عدی بن النجار کے پاس پہنچی جو عبدالمطلبؓ کے قرابت دار تھے تو سُلیطؓ بن قیس، ابو سلیط اُسیرۃ بن ابی خارجہ اور بنو عدیؓ بن النجار کے کچھ افراد آگے بڑھے آپؐ نے اُن سے بھی یہی فرمایا چھوڑ دو یہ خدا کی طرف سے مامور ہے۔ پھر آپؐ چلے جب آپ کی اُونٹنی بنو مالک بن النجار کے گھر کے پاس آکر اس جگہ بیٹھ گئی جہاں اب مسجد کا دروازہ ہے۔ یہ زمین اس وقت بنو مالک بن النجار کے دو لڑکوں کی تھی جہاں کھجوریں خشک کی جاتی تھیں ان لڑکوں کا نام سہلؓ اور سہیلؓ تھا یہ دونوں معاذؓ بن عفرار کی آغوش عاطفت میں تھے۔ اس زمین میں کھنڈر، کھجور کے درخت اور مشرکین کی کچھ قبریں تھیں۔ اونٹنی بیٹھ تو گئی لیکن رسول اللہ اسکی پشت پر سے اُترے نہیں وہ پھر کھڑی ہوئی کچھ دور چلی رسول اللہؐ نے کوئی اشارہ نہیں کیا پھر وہ خود ہی مڑی اور پیچھے چل کر وہاں آ گئی جہاں پہلے بیٹھی تھی۔ یہاں آکر دوبارہ بیٹھ گئی اور بیٹھی رہی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ابوایوب انصاریؓ کے گھر میں :-

بیان کیا گیا ہے کہ جبار بن صخر بنو سلمہ کے ایک صالح مومن تھے وہ بنو النجار سے اس پر الجھنے لگے کہ رسول اللہ میرے ہاں قیام فرمائیں گے اس پر ابوایوب انصاریؓ نے جبار کو دھمکایا اور کہا خدا کی قسم جس نے حضورؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر اسلام نہ آچکا ہوتا تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا ۔ یہاں رسولؐ اللہ اونٹنی سے اتر گئے ابوایوب انصاریؓ نے سامان اٹھا لیا اور اپنے گھر لے گئے یہیں پر آپؐ نے قیام فرمایا ۔

مسجد نبوی کی تعمیر[1] :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ویران زمین (مربد) کے بارے میں دریافت فرمایا اس کا حال معلوم ہونے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو مسجد کے لئے خریدنا چاہا بنو نجار نے اس کو فروخت کرنے سے انکار کیا اور کہا یہ زمین بغیر کسی قیمت کے اللہ کی راہ میں نذر ہے ۔ ایک روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمین کو بغیر کسی قیمت کے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔ واللہ علم ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ایک مسجد کی تعمیر کرنے کا حکم دیا یہ مسجد اینٹوں سے بنائی گئی جس کے دونوں دروازے پتھر کے ستون کھجور کے تنوں سے اور چھت کھجور کی ٹہنیوں سے پاٹی گئی تھی ۔ مسجد کی تعمیر سے قبل وہاں جو قبریں تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ختم کر دی گئیں کھجور کے درخت کاٹے گئے کھنڈر

---

[1] ملاحظہ ہو مسجد نبوی کی تعمیر کے بارے میں ابن ھشام ج ۲ ص ۱۴۰ ابن سعد ج ۲/۱ ص ۱ طبری ج ۲ ص ۳۵۶ ابن سید الناس ج ۱ ص ۱۹۵ ابن کثیر ج ۳ ص ۲۱۴ الامتاع ص ۴۸ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اونچی نیچی زمین ہموار کی گئی۔ رسول اللہ نے خود بھی مسلمانوں کے ساتھ مل کر کام کیا۔

معاہدہ یہود[1]:۔

مدینہ آنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے چند شرائط پر معاہدہ کیا۔ اس کے کچھ ہی ماہ بعد ابوامامہ اسعد بن زرارہ نے خناق کا عارضہ (گلے میں سانس کی تکلیف) کی وجہ سے انتقال کیا۔ یہ حضور کے نقیب تھے ان کے انتقال کے بعد حضورؐ نے اپنا کوئی نقیب مقرر نہیں کیا۔

مواخات[2] مہاجرین و انصار:۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مہاجرین و انصار کے درمیان سلسلہ مواخات (بھائی بندی) قائم کیا۔ جن مہاجرین و انصار کے درمیان یہ مواخات قائم ہوئی وہ یہ ہیں:۔

انصار	مہاجرین
حضرت معاذ بن جبل	حضرت جعفرؓ بن ابی طالب یہ اس وقت تک حبشہ میں تھے۔
حضرت خارجہؓ بن زید	حضرت ابوبکر صدیقؓ
حضرت عتبانؓ بن مالک جو بنوسالم سے تھے۔	حضرت عمرؓ بن خطاب

[1] ملاحظہ ہو معاہدہ یہود۔ سیرۃ ابن ہشام ج ۲ صفحہ ۱۴۸ ابن سید الناس ج ۱ صفحہ ۱۹۷ ابن کثیر ج ۳ صفحہ ۲۲۴

[2] ملاحظہ ہو مواخات کے بارے میں ابن ہشام ج ۲ صفحہ ۱۵۰ ابن سعد ج ۲/۱ صفحہ ۱ ابن سید الناس ج ۱ صفحہ ۱۹۹ ابن کثیر ج ۳ صفحہ ۲۲۶ اور متاع صفحہ ۴۹ تاریخ الخمیس ج ۱ صفحہ ۳۵۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف

حضرت زبیرؓ بن العوام

حضرت عثمانؓ بن عفان

حضرت سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل

حضرت مصعبؓ بن عمیر

حضرت ابوحذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ

حضرت ابوذر غفاریؓ

حضرت عمارؓ بن یاسر

حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے حلیف تھے۔

حضرت سلمان فارسیؓ

حضرت سعد بن معاذؓ برادر بنی عبدالاشہل

حضرت سعدؓ بن ربیع جو خزرجی تھے۔

حضرت سلمہؓ بن سلامہ بن وقش یا کعب بن مالکؓ شاعر بنی سلمہ

حضرت اوسؓ بن ثابت برادر حسان بن ثابت

حضرت اُبیؓ بن کعب

حضرت ابو ایوب (یہ حضور کے میزبان تھے)

حضرت عبادؓ بن بشیر بن وقش برادر بنی عبدالاشہل

حضرت منذرؓ بن عمرو (یہ بنو ساعدہ سے تعلق رکھتے تھے) یہ منذر وہ ہیں جنکو حضورؐ نے المعنق لیموت[1] کہا تھا۔

حضرت حذیفہؓ بن الیمان العبسی

حضرت عویم بن ساعدہ برادر بنی عمرو بن عوف۔

حضرت ابودرداءؓ عویمر بن ثعلبہ خزرجی

---

[1] رسول اللہؐ نے ان کو یہ لقب اس وقت دیا تھا جب ان کے سب ساتھی بیر معونہ کے موقعہ پر شہید کر دیئے گئے تھے اور صرف تنہا یہ باقی رہ گئے تھے دشمنوں نے ان کو امان دینی چاہی۔ انہوں نے کافروں کی امان قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ اپنے قائد حرام بن ملحان کی قتل گاہ پر آئے وہاں انہوں نے دشمنوں سے قتال کیا۔ یہاں تک کہ یہ وہاں شہید ہو گئے۔ المعنق لیموت کا مطلب ہے موت کو گلے لگانے والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرضیتِ زکوٰۃ [1]

اس کے بعد اسی زمانہ میں مدینہ منورہ میں زکوٰۃ فرض ہوئی۔ [2]

مدینہ میں منافقین کا ظہور:-

یہود میں سے عبداللہ بن سلام اسلام لائے۔ یہود کی اکثریت نے سوائے

[1] ابن کثیر نے اپنی کتاب فصول فی اختصار سیرۃ الرسول میں صفحہ ۲۶ پر مواخات کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابن حزم نے اپنی اس کتاب میں ذکر کیا ہے۔ بعض محدثین نے کہا کہ وہ (ابن حزم) اس کا تعین نہیں کرسکے کہ زکوٰۃ کب فرض ہوئی۔ صاحب الامتاع نے اپنی کتاب الامتاع والاسماع کے صفحہ ۵۰ میں ابن حزم کی اس رائے کا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی زمانہ میں غریب مہاجرین کی ہمدردی کے لئے زکوٰۃ فرض کی۔

[2] اصل میں یہاں ابن حزم کو مغالطہ ہوا ہے۔ زکوٰۃ اپنے شرعی معنی میں جو نصاب مقدار کے ساتھ مشروع ہے ۸ھ یا ۹ھ میں فرض ہوئی ہے۔ زکوٰۃ کا لفظ مالی صدقات وخیرات کے معنی میں بھی آتا ہے، زکوٰۃ کا دوسرا نام صدقہ ہے اور صدقات کا اطلاق زکوٰۃ پر بھی ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ (سورہ توبہ ۱۰۳) انما الصدقات للفقراء والمساکین (سورہ توبہ ۶۰) ان آیات میں زکوٰۃ کو صدقات سے تعبیر کیا ہے لیکن فقہی اصطلاح میں صدقہ صرف نفلی انفاق وخیرات پر بولا جاتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات میں نماز کے بعد جس اہم فریضہ کا ذکر آتا ہے وہ زکوٰۃ ہے۔ اسی وجہ سے قرآن پاک کی مکی ومدنی سورتوں میں جہاں کہیں نماز کا ذکر ہے اس کے ساتھ جگہ جگہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ آیا ہے۔ یہاں سب جگہ لفظ زکوٰۃ اپنے اصطلاحی معنی میں مراد نہیں ہے بلکہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند لوگوں کے اسلام قبول نہیں کیا اور کفر پر قائم رہی - ان کی پشت پناہی قبائل اوس وخزرج کے منافقین نے کی جنہوں نے اپنی قوم کے سامنے دکھاوے کے لئے اسلام کا اظہار کیا تھا لیکن ان کا دل بدستور کفر پر جما ہوا تھا ۔

قبیلہ اوس کے بنو لوذان بن عمرو بن عوف اور بنو حُبیب بن عمرو بن عوف میں سے ایک منافق حارث بن سوید بن صامت تھا جس کو رسول اللہ ﷺ نے قصاص میں سزائے قتل دی تھی - اس کے بھائی غلاّد بن سوید مخلص مسلمانوں میں سے تھے - اس کا دوسرا بھائی خلاّس بن سوید ابتدا ر شیطانی وسوسہ میں آگیا تھا لیکن اسکے بعد اس سے مرتے دم تک خیر وصلاح کا ظہور رہا - منافقوں میں ایک نبتل بن حارث بھی تھا ۔

بنو ضبیعہ بن زید بن مالک میں سے ایک شخص بجاد بن عثمان بن عامر تھا - یہ بھی منافق تھا ، ابوحبیبہ بن ازعر ، یہ شخص مسجد ضرار بنانے والوں میں سے تھا اور عبّاد بن حُنیف بھی منافقوں میں سے تھا لیکن اس کے دو بھائی سہل اور عثمان فرزندان حُنیف اچھے مسلمان تھے ۔

بنو ثعلبہ بن عمرو بن عوف میں سے جو منافق تھے اُن میں جاریہ بن عامر بن

(بقیہ صفحہ ۱۱۹ سے آگے) صدقہ وخیرات کے مفہوم میں ہے - سید سلیمان ندوی سیرۃ النبی جلد پنجم میں تحریر فرماتے ہیں "جسطرح عام نماز کا آغاز اسلام کے ساتھ ہوا اور مدینہ آکر وہ رفتہ رفتہ تکمیل کو پہنچی - اسی طرح زکوٰۃ یعنی مطلق مالی انفاق وخیرات کی ترغیب بھی ابتدائے اسلام ہی سے شروع ہوئی - لیکن اس کا پورا انظام آہستہ آہستہ فتح مکہ کے بعد قائم ہوا - بعض مورخوں اور محدثوں کو اس بنا پر کہ ۸ھ میں زکوٰۃ کی فرضیت کی تصریح ملتی ہے اس سے پہلے کے واقعات میں جو زکوٰۃ کا لفظ آیا ہے اس سے پریشانی ہوئی ہے حالانکہ شروع اسلام میں زکوٰۃ کا لفظ صرف خیرات کے مترادف تھا اس کی مقدار نصاب سال اور دوسری خصوصیتیں جو زکوٰۃ کی حقیقت میں داخل ہیں بعد میں رفتہ رفتہ مناسب حالات کے تحت تکمیل کو پہنچیں" سیرۃ النبی جلد پنجم مطبوعہ اعظم گڑھ صفحہ ۲۰۹ مترجم ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطاف کا نام ہے۔ اس شخص کے دونوں بیٹوں زید اور مُجمّع کے نام بھی لئے گئے ہیں لیکن مُجمّع کے بارے میں یہ بات صحیح نہیں ہے ان کی طرف سے خیر اور بھلائی کا ظہور ہوا ہے لیکن ان کی شخصیت کو ان کے اپنے باپ کی منافقت کی وجہ سے نقصان پہنچا، جب یہ کم سن تھے تو ان کے باپ اور اس کے ساتھیوں نے مسجد ضرار بنائی اس وقت ان کو ہی امامت کے لئے آگے بڑھایا تھا۔

بنو اُمیہ بن زید بن مالک میں سے ایک منافق وَدِیعہ بن ثابت تھا۔ یہ شخص بھی مسجد ضرار کے بنانے والوں میں شامل تھا۔

بنو عبید بن زید بن مالک میں سے جو چند منافق تھے اُن میں خالد بن حزام، بشر اور رافع یا نافع فرزندانِ زید تھے۔

نَبیت کی شاخ بنو حارثہ میں سے مِربَع بن قیظی اور اس کا بھائی اوس بن قیظی یہ دونوں منافقین میں سے تھے۔

نبیت کی شاخ بنو ظفر میں سے حاطِب بن اُمیہ بن رافع بھی منافق تھا مگر اس کے بیٹے یزید بن حاطِب مخلص مسلمان تھے۔ بنو ظفر کا حلیف ایک شخص قزمان تھا یہ جنگ اُحد میں لڑ کر زخمی ہوا جب اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپؐ نے اس کے بارے میں فرمایا یہ اہل جہنم میں سے ہے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا جب زخمی ہونے کی وجہ سے اسکی تکلیف میں شدت ہوئی تو اس نے خودکشی کر لی۔

یہ واقعہ ہے کہ بنو عبدالاشہل میں سے کوئی منافق نہیں تھا۔ نہ مردوں میں نہ عورتوں میں البتہ بنو کعب کے ایک شخص ضحاک بن ثابت کو نفاق سے مُتہم کیا گیا ہے۔

قبیلہ خزرج کے بنو نجار میں رافع بن ودیعہ یزید بن عمرو بن قیس اور قیس بن عمرو بن سہل منافقین میں سے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو جشم کی شاخ بنو سلمہ میں سے ایک شخص جد بن قیس منافق تھا۔

بنو عوف بن خزرج میں سے عبداللہ بن اُبی بن سلول صرف منافق ہی نہیں بلکہ منافقوں کا سرغنہ تھا لیکن اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ صالح اور نیک مسلمان تھے۔ بہر حال اس قبیلہ میں ودیعہ۔ سوید۔ داعس اور مالک بن ابی قوفل بھی منافقین میں سے تھے۔

یہودیوں میں سے ایک گروہ جو اسلام کا اظہار کر کے اسلام کی پناہ میں آگیا تھا مگر دل میں کفر چھپائے ہوئے تھا۔ اس گروہ میں سعد بن حُنیف۔ زید بن لُصیت۔ رافع بن حرملہ۔ رفاعہ بن زید بن تابوت۔ سلسلہ بن برھام۔ کنانہ بن صُوریا کے نام نمایاں تھے۔

غزوہ ابواء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول کے مہینہ میں مدینہ تشریف لائے۔ تشریف لانے کے بعد سے پورا ایک سال اور دوسرے سال کے ماہ ربیع الآخر تک آپؐ مدینہ میں قیام پذیر رہے اور کہیں تشریف نہیں لے گئے۔

اس کے بعد ماہ صفر میں ایک غزوۃ کے لئے نکلے اور مدینہ میں حضرت سعدؓ بن عبادہ کو اپنا نائب مقرر کیا یہاں سے نکل کر آپؐ مقام وُدّان پہنچے اسی کا نام غزوۃ ابواء

لہ ملاحظہ ہو اس غزوہ کے بارے میں ابن ھشام ج ۲ صا۲۴۱ طبقات ابن سعد ۲/۱ صـ۳ طبری ج ۲ صـ۲۵۹ - صـ۲۶۱ ابن سید الناس ج ۱ صـ۲۲۴ ابن کثیر ج ۲ صـ۲۴۱ زاد المعاد ج ۲ صـ۲۱۲ الامتاع صـ۵۳ تاریخ الخمیس صـ۳۶۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہاں آپؐ نے چند روز قیام کر کے بنوضمرہ بن عبد مناۃ ابن کنانہ سے معاہدہ کیا۔ بنوضمرہ کے سردار مخشی بن عمرو نے آپؐ کے ساتھ باقاعدہ معاہدہ کی شرائط طے کیں اس کے بعد آپؐ مدینہ تشریف لائے اور کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ یہی وہ پہلا غزوہ ہے جس میں رسولؐ اللہ بنفس نفیس شریک ہوئے۔

حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم[1] اور عبیدہ بن الحارث کی مہمیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ ابواء سے واپس مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ماہِ صفر کے بقیہ دن ربیع الاوّل اور ربیع الآخر کے ابتدائی کچھ دن تک یہیں گزارے۔ اس اثناء میں آپؐ نے عبیدہ بن الحارث کی قیادت میں ساٹھ یا اسّی سواروں کا ایک دستہ مقام احناء کی طرف بھیجا۔ یہ سب مہاجرین تھے ان میں کوئی انصار نہیں تھا۔ احناء ثنیۃ المرۃ کے نشیب میں حجاز کا چشمہ ہے وہاں ان کا قریش کی ایک بڑی جمعیت سے سامنا ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ قریش کا یہ لشکر عکرمہ بن ابی جہل کی سرکردگی میں تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ عکرمہ نہیں بلکہ مکرز بن حفص بن الاخیف کی سپہ سالاری میں چلا تھا بہرحال جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ البتہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے تیر چلایا تھا اور یہ سب سے پہلا تیر تھا جو اللہ کی راہ میں چلایا

---

[1] ملاحظہ ہو ابن ھشام ج ۲ صفحہ ۲۴۵، صفحہ ۲۴۱ ابن سعد ۲/۱ صفحہ ۲ طبری ج ۲ صفحہ ۲۵۹ صفحہ ۲۶۰ ابن سیدالناس ج ۱ صفحہ ۲۲۴ ابن کثیر ج ۳ صفحہ ۲۳۴ الامتاع صفحہ ۵۱ صفحہ ۵۲ مواجب اللدنیہ ج ۱ صفحہ ۹۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا تھا۔ کفار کی صف سے اسی دن مقداد بن عمرو اور عتبہ بن غزوان جنہوں نے بعد میں بصرہ کی بنیاد رکھی بھاگ کر مسلمانوں سے آملے دونوں قدیم الاسلام تھے لیکن ان کو موقع نہ ملتا تھا کہ وہاں سے نکل کر حضورؐ سے آملیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی ایام میں تیس مہاجرین شہسواروں کا ایک دوسرا دستہ اپنے چچا حضرت حمزہؓ کی سرکردگی میں عیص کے کنارے بحری ساحل کی طرف روانہ کیا۔ اس دستہ میں بھی کوئی انصاری نہ تھا یہاں قریش کے تین سو سواروں کے ساتھ ابوجہل سے ملاقات ہوئی لیکن قتال کی نوبت نہیں آئی یہ اس وجہ سے کہ مجدی بن عمرو الجہنی نے جس کے تعلقات اور معاہدات دونوں فریقین سے تھے اس نے بیچ میں پڑ کر تصادم سے روک دیا۔

حمزہؓ اور عبیدہؓ کے دونوں دستے آگے پیچھے بھیجے گئے۔ اس میں اختلاف ہے کہ کونسا دستہ پہلے بھیجا گیا تھا البتہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہؐ نے پہلا جھنڈا اسی موقع پر تیار کیا تھا۔

غزوہ بُواطؔ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تشریف آوری کے بعد دوسرے سال ربیع الآخر میں سائب بن مظعونؓ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا اور خود نکل کر رضوی کی طرف سے مقام بُواط پہنچے اور پھر مدینہ واپس تشریف لے آئے کہیں کسی جگہ کوئی جنگ اور قتال

ؔ ملاحظہ ہو ابن ھشام ج ۲ ص ۲۴۱ ابن سعد ج ۲/۱ ص ۳ ۔ طبری ج ۲ ص ۲۵۹ ، ص ۲۶۱ ابن کثیر ج ۳ ص ۲۴۹ زاد معاد ج ۲ ص ۲۱۲ ابن سید الناس ج ۱ ص ۲۲۶ الامتاع ص ۵۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سامنا نہیں ہوا۔

غزوہ ذی العشیرہ[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الآخر کے بقیہ ایام اور جمادی الاول کے بھی کچھ دن مدینہ میں ٹھہرے رہے اس کے بعد غزوہ کے لئے نکلے۔ مدینہ میں ابوسلمہؓ بن عبدالاسد المخزومی کو اپنا جانشین بنایا۔ مدینہ سے چل کر حضورؐ مقام بنی دینار کی پہاڑیوں کے درمیان سے گزرے پھر وہاں سے الخبار کے میدان میں جا پہنچے اور ابن ازھر کے پتھریلے مقام میں ایک درخت کے سایہ میں جس کو ذات الساق کہا جاتا تھا۔ قیام فرمایا یہیں حضورؐ نے نماز پڑھی چنانچہ یہیں پر حضورؐ کی ایک مسجد ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں پتھروں کو جوڑ کر کھانا پکانے کے لئے چوٹھے بنائے گئے تھے اور کھانا تیار کیا گیا تھا یہیں ایک چشمہ بھی ہے جس کا نام مشیرب یا مشرب ہے پھر حضورؐ نے یہاں سے کوچ کیا۔ مقام خلائق یا حلائق کو بائیں جانب چھوڑتے ہوئے شعب عبداللہ کی بائیں طرف روانہ ہوئے اور یلیل کے نشیب میں پہنچ کر یلیل اور ضبوعہ کے موڑ پر اُتر گئے اس کے بعد فرش مَلَل پر چلتے رہے (یہ مقام مدینہ سے بیس ۲۰ میل یا اس سے کچھ کم وبیش مسافت پر ہے) پھر صخیرات الیمام کی طرف چلے اور وادی ینبع میں پہنچ کر مقام العشیرہ میں فروکش ہوئے۔ جمادی الاولیٰ کے بقیہ ایام اور جمادی الاُخریٰ کے کچھ دن یہیں گزارے۔ اسی سفر میں آپؐ نے بنی مدلج اور

---

[1] ملاحظہ ہو ابن ھشام ج ۲ ص ۲۴۸ ابن سعد ج ۲/۱ ص ۷ طبری ج ۲ ص ۲۶ انساب الاشراف ج ۱ ص ۱۳۵ ابن سید الناس ج ۱ ص ۲۲۶ ابن ج ۳ ص ۲۴۶ زاد المعاد ج ۲ ص ۲۱۲، الامتاع ص ۵۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے حلیف بنی ضمرہ سے مصالحت کی پھر مدینہ تشریف لے گئے اور کسی سے کوئی جنگ نہیں ہوئی۔

غزوہ بدر اولیٰ[1]

غزوہ ذی عشیرہ سے واپس ہو کر حضورؐ نے تقریباً دس راتیں مدینہ میں گزاریں۔ انہی ایام میں کرز بن جابر فہری نے نواحِ مدینہ میں لوٹ مار کی۔ رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تعاقب کیا اور اس وادی تک جا پہنچے جس کا نام سفوان ہے۔ یہ مقام بدر کے کنارے واقع ہے مگر کرز بن جابر کا کہیں پتہ نہیں چلا۔ اس کے بعد حضورؐ مدینہ واپس تشریف لے آئے۔

سریۂ سعد بن ابی وقاصؓ[2]

اس غزوہ کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ بن ابی وقاص کو مہاجرین کے آٹھ افراد پر مشتمل ایک دستہ کا سرخیل بنا کر خرارعہ روانہ کیا اور آپؐ نے ان سے کہدیا کہ خرار سے آگے نہ جانا۔ جب وہ خرار پہنچے تو معلوم ہوا کہ قریش کی

---

[1] ملاحظہ ہو ابن ھشام ج ۲ ص ۲۵۱ طبقات ابن سعد ج ۲/۱ ص ۴ ابن سید الناس ج ۱ ص ۲۲۷ ابن کثیر ج ۳ ص ۲۴۷ الامتاع ص ۵۴ مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۹۸۔ عہ مدینہ کی ایک وادی ہے۔

[2] ملاحظہ ہو ابن ھشام ج ۲ ص ۲۵۱ ابن سعد ج ۲/۱ ص ۳ طبری ج ۲ ص ۲۵۹ ابن سید الناس ج ۱ ص ۲۳۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت پہلے ہی گزر چکی ہے۔ سو یہاں کسی سے کوئی مڈبھیڑ نہیں ہوئی۔ سعدؓ بن ابی وقاص مقام خرّار سے مدینہ واپس آ گئے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ رسول اللہ نے ان کو کُرز بن جابر کی تلاش میں بھیجا تھا۔

سریّہ عبداللہ بن جحشؓ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر اولیٰ سے واپس مدینہ تشریف لائے اور جمادی الاخریٰ کے بقیہ دن۔ رجب و شعبان کے دو ماہ یہیں گزارے۔

ماہ رجب میں عبداللہ بن جحشؓ بن رئاب اسدی کے ساتھ مہاجرین کا ایک دستہ جو آٹھ افراد پر مشتمل تھا روانہ کیا ان کے نام یہ ہیں :۔

ابوحذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ، عکاشہؓ بن محصن، عتبہؓ بن غزوان بن جابر، سعدؓ بن ابی وقاصؓ، عامرؓ بن ربیعہ، واقدؓ بن عبداللہ، خالدؓ بن بکیر بنی سعد بن لیث کے بھائی اور سہیل بن بیضاؓ۔ ان میں انصار کا کوئی شخص نہیں تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر جیش عبداللہ بن جحش کو ایک تحریر بھی دی اور ان کو حکم دیا کہ دو دن تک اسی طرح سفر کو جاری رکھنا اور بڑھتے چلے جانا اس کے بعد اسے کھول کر پڑھنا دو دن سے پہلے کھول کر نہ دیکھنا اور اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو ساتھ چلنے پر مجبور نہ کرنا۔ عبداللہؓ بن جحش نے یہی کیا اور جب دو دن بعد تحریر کھول کر دیکھی تو اس میں درج تھا "جب اس تحریر کو دیکھو تو رکنا نہیں بڑھتے چلے جانا یہاں تک کہ مکہ اور طائف کے درمیان وادی نخلہ (کھجوروں

[1] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۲ ص ۲۵۲ ابن سعد ج ۲/۱ ص ۵ ابن سید الناس ج ۱ ص ۲۲۷ ابن کثیر ج ۳ ص ۲۴۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باغات) تک پہنچ جاؤ۔ جب وہاں پہنچو تو رک جانا، وہیں قیام کرنا اور قریش کے قافلہ پر نظر رکھنا نیز اُن کے بارے میں ہمیں اطلاعات پہنچاتے رہنا"۔ عبداللہؓ بن جحش نے تحریر کو پڑھ کر کہا بسر و چشم میں اسکی پوری اطاعت کرونگا۔ انہوں نے اسکی خبر اپنے ساتھیوں کو دی اوران سے کہدیا میں کسی کو چلنے پر مجبور نہیں کروں گا۔ مگر میں خود چلوں گا اب جو شخص بھی تم لوگوں میں سے شہادت کو پسند کرتا ہو وہ اٹھ کھڑا ہو اور جو موت سے ڈرتا ہو وہ واپس چلا جائے۔ مگر سب ہی لوگ عبداللہؓ بن جحش کے ساتھ روانہ ہوئے۔ وہ حجاز کی طرف چل پڑے جب مقام فرع کے بالائی حصہ معدن میں پہنچے جسے بُحران کہا جاتا ہے تو یہاں پہنچ کر سعدؓ بن ابی وقاص اور عتبہؓ بن غزوان کا ایک اُونٹ جسے انہوں نے اپنے پیچھے باندھ رکھا تھا کھو گیا۔ یہ دونوں اسے ڈھونڈنے میں رہے اور عبداللہؓ بن جحش اپنے ساتھیوں کے ساتھ برابر چلتے رہے حتیٰ کہ وہ مقام نخلہ جا پہنچے جہاں انہوں نے قریش کے ایک قافلہ کو انگوروں وانجیروں اور سامان تجارت سے لدا ہوا دیکھا۔ اس قافلہ میں عمرو بن الحضرمی جس کا نام عبداللہ تھا، عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ اور اس کا بھائی نوفل بن عبداللہ مخزومی اور حکم بن کیسان مولیٰ ابن مغیرہ تھے۔ یہ دیکھ کر مسلمانوں نے باہم صلاح مشورہ کیا اور کہنے لگے کہ رجب کے ماہ حرام کا آخری دن ہے اگر قتال کرتے ہیں تو ماہ حرام کی حرمت مجروح ہوتی ہے اور اگر آج رات ان کو چھوڑ دیتے ہیں تو یہ حرم میں داخل ہو جائیں گے آخر یہ فیصلہ ہوا کہ ان سے بھڑ جانا چاہیئے، چنانچہ عبداللہؓ بن واقد التیمی نے عمرو بن الحضرمی کو تیر مارا جس سے وہ مر گیا۔ ان لوگوں نے عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان کو تو گرفتار کر لیا مگر نوفل بن عبداللہ کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد وہ اُن اونٹوں کو جو سامان تجارت سے لدے ہوئے تھے اور قیدیوں کو لے کر مدینہ آئے ان لوگوں نے اس میں سے خمس نکال کر الگ کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں یہی پہلی غنیمت تھی جس کا خمس نکالا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کے اس فعل کو جوانہوں نے ماہِ حرام میں کیا تھا ناپسند فرمایا۔ یہ اپنے اس فعل پر نادم ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٌ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ آية الى قوله تعالىٰ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا۔ (سورہ بقرہ ۲۱۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس لے لیا اور غنیمت تقسیم کر دی اسیروں کا فدیہ قبول کیا۔ سعدؓ اور عتبہؓ یہ دونوں بھی خیریت سے مدینہ واپس آ گئے۔

یہ پہلی غنیمت تھی جو اسلام میں حاصل ہوئی اور یہ دونوں قیدی بھی مشرکین میں سے پہلے قیدی تھے جو اسیر ہو کر آئے۔ عمرو بن الحضری پہلا شخص تھا جو قتل ہوا۔

حکم بن کیسان نے اِسلام قبول کر لیا اور رسول اللہؐ کے ساتھ ہی قیام کیا۔ انہوں نے بیر معونہ کے حادثہ میں شہادت پائی۔

عثمان بن عبداللہ نے مکہ کی راہ لی اور وہیں حالت کفر میں اس نے انتقال کیا۔

تحویلِ قبلہ[1]

انہی ایام میں نمازوں میں بیت المقدس کی بجائے کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا۔ یہ تحویل قبلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے کے سترہ ماہ بعد ہوئی ایک روایت یہ ہے کہ سب سے پہلا شخص جس نے کعبہ کی طرف منہ کر

[1] ملاحظہ ہو تحویل قبلہ کے بارے میں ابن ہشام ج ۲ صفحہ ۲۵۴ ابن سید الناس ج ۱/۲ صفحہ ۳ طبری ۲ صفحہ ۲۶۵

ابن سید الناس ج ۱ صفحہ ۲۳۰ ابن کثیر ج ۳ صفحہ ۲۵۲ الامتاع صفحہ ۶۰ الم[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نماز پڑھی وہ ابوسعیدؓ بن المعلیٰ انصاری تھے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحویل قبلہ کا حکم دیتے ہوئے سُنا تو وہیں دو رکعت نماز کعبہ کی طرف کر کے پڑھی یہ بھی ایک قول ہے کہ تحویل قبلہ کا حکم اٹھارہ[۱۸] ماہ بعد ہوا ایک قول سولہ[۱۶] ماہ بعد کا ہے، اس سے زیادہ یا اس سے کم مدت کسی سے منقول نہیں ہے۔

بدرِ ثانیہ (بدر کبریٰ)[۱]

یہ تمام معرکوں میں سب سے بڑا معرکہ ہے جو بدر البطشہ اور بدر القتال کے نام سے موسوم ہے۔ ہجرت کے دوسرے سال کے رمضان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہی میں رہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے اس کے بعد آپؐ کو خبر پہنچی کہ قریش کا ایک بڑا قافلہ بہت سے مال و اسباب اور سامانِ تجارت کے ساتھ شام سے مکہ کی طرف جا رہا ہے۔ اس قافلہ میں قریش کے تیس افراد ہیں اور اس کا سپہ سالار ابوسفیان بن حرب ہے ایک روایت چالیس افراد کی ہے۔ جن میں مخرمہ بن نوفل بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرہ اور عمرو بن العاص بھی ہیں۔ اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو قافلے کی طرف متوجہ کیا اور حکم دیا کہ جن لوگوں کے پاس سواریاں موجود ہوں وہ نکل پڑیں۔ آپؐ نے باقی لوگوں کو اکٹھا کرنے کی طرف توجہ نہیں کی کیونکہ آپ کا مقصد صرف قافلہ کی راہ روکنی تھی۔ آپؐ نے اس وقت کسی سے یہ نہیں کہا کہ جانے والے کو جنگ

---

[۱] ملاحظہ ہو واقدی ص۱۱ ابن ہشام ج ۲ ص۲۵۷ ابن سعد ۲/۱ ص۶ طبری ج ۲ ص۲۶۷ انساب الاشراف ج ۱ ص۱۲۵ ابن سید الناس ج ۱ ص۲۴۱ ابن کثیر ج ۲ ص۲۵۶ زاد المعاد ج ۲ ص۲۱۶ الامتاع ص۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قتال کا سامنا ہوگا۔ ابوسفیان کو جب اسکی خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں تو اس نے ضمضم بن عمرو غفاری کو اجرت دے کر بھیجا کہ وہ قریش کو قافلہ کی مدد کے لئے آمادہ کرے۔ چنانچہ ضمضم بن عمرو مکہ کی طرف سُرعت کے ساتھ روانہ ہوا۔ اس نے وہاں جاکر مدد طلب کی۔ اہل مکہ نے لوگوں کو جمع کیا، چند لوگوں کے سوا سب لڑنے کے لئے نکل پڑے۔ ابولہب اس لشکر میں شریک ہونے سے رہ گیا تھا باقی مکہ کے تمام شرفاء قریش اس میں موجود تھے۔

رسول اللہ مدینہ سے رمضان کی آٹھ تاریخ کو نکلے۔ حضورؐ نے اس موقعہ پر مدینہ میں عمروؓ بن اُم مکتوم کو اپنا قائم مقام بنایا۔ یہ بنی عمرو بن لؤی میں سے تھے مسلمانوں کی امامت کا فریضہ ان کے سپرد تھا۔ پھر آپؐ نے مقام روحاء سے ابولبابہؓ کو مدینہ کا حاکم بنا کر بھیجا۔ لشکر کا پرچم مصعب بن عمیر کے سپرد کیا۔ آپؐ نے ایک جھنڈا حضرت علیؓ بن ابی طالب کے ہاتھ میں دیا۔ دوسرا ایک انصاری کو دیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں جھنڈے کالے تھے۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ ستّر اونٹ تھے جن پر لوگ باری باری سوار ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ بن ابی طالب اور مرثدؓ بن ابی مرثد غنوی ایک اونٹ پر باری باری سے سوار ہوتے تھے۔ حضرت حمزہؓ زیدؓ بن حارثہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابوکبشہؓ اور آنسہ ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف بھی ایک اونٹ پر باری باری سے سوار ہوتے تھے۔ لشکر کے پچھلے حصہ پر حضورؐ نے قیسؓ بن ابی صعصعہ کو مقرر کیا تھا یہ بنوالنجار میں سے تھے۔ انصار کا جھنڈا اسعدؓ بن معاذ کے ہاتھ میں تھا۔

مدینہ سے مکہ کی طرف روانگی:- حضورؐ مدینہ سے چل کر عقیق پہنچے، پھر وہاں سے ذُوالحلیفہ، ذات الجیش، تربان اس کے بعد ملل سے غمیس الحمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یمامہ کی پتھریلی زمین سے گزر کر مقام سیالہ پہنچے۔ یہاں سے فجّ الرّوحاء آئے پھر شنوکہ کے سیدھے راستہ سے مقام عِرق الظُبیۃ پہنچے۔ اس کے بعد آپؐ نے سجسج میں قیام فرمایا (یہ روحاء کا کنواں ہے) پھر روانہ ہوئے تو مکہ کا راستہ آپؐ نے بائیں طرف چھوڑا اور دائیں جانب نازیہ پر چل کر بدر کا رخ کیا۔ نازیہ اور مضیق الصّفراء کے درمیان وادی رُحقان کو طے کیا پھر مضیق الصفراء کی طرف بڑھے جب آپ مقام صَفرار کے قریب آئے تو بَسبَس بن عمرو الجہنی کو جو بنی ساعدہ کے حلیف تھے اور عدی بن ابی الزغباء الجُہنی کو جو بنو نجار کے حلیف تھے بدر کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ ابوسفیان وغیرہ کے احوال کی ٹوہ لگائیں۔

پھر آپؐ آگے چلے تو آپ کو صَفرار کی دو پہاڑیوں کے بارے میں خبر دی گئی ان کے نام مُسلح اور مخزی تھے یہاں کے بسنے والے بنو نار اور بنو حُراق تھے یہ دونوں قبیلے بنو غفار سے تعلق رکھتے تھے، یہ نام رسول اللہؐ کو پسند نہ آئے آپؐ نے ان دونوں پہاڑیوں کو چھوڑا اور وادی صفراء کو بائیں جانب چھوڑتے ہوئے دائیں جانب وادی ذَفران کی کا رخ کیا پھر وہاں سے نکل کر آگے قیام فرمایا۔ آپ کو قریش کے آنے کی خبر ہوئی کہ وہ اپنے قافلہ کی مدد کے لئے نکل پڑے ہیں۔ اس وقت آپؐ نے اصحاب کو مطلع کیا اور مشورہ کر کے پوچھا کہ کیا کرنا چاہیئے بہت سے مہاجرین سے اس سلسلے میں گفتگو کی۔ مشورہ کا یہ سلسلہ دیر تک جاری رہا لیکن حضورؐ یہ جاننا چاہتے تھے کہ انصار کی کیا رائے ہیں۔ حضرت سعدؓ بن معاذ نے تقریر کا آغاز کیا اور بہت عمدہ تقریر کی۔ دوران تقریر میں ایک یہ بات کہی۔

"اگر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم دیں تو وہاں بھی آپؐ ہمیں اپنے ساتھ پائیں گے۔ پس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ کی مدد کے سہارے آگے بڑھیے"۔ یہ سن کر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا چلو آگے بڑھے چلو۔ خوش ہو جاؤ۔ اللہ نے مجھ سے ان دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذفران سے اصافر کی پہاڑیوں سے ہوتے ہوئے مقام دبّہ با دیہ پہنچے پھر حنّان میں اترے یہاں دائیں جانب ریت کے بڑے بڑے ٹیلے تھے پھر آپؐ نے بدر کے قریب جاکر پڑاؤ کیا اور آپ بنفس نفیس ایک صحابی کے ساتھ بہتر جگہ کی تلاش میں سوار ہو کر نکلے۔ آگے بڑھ کر جگہ کا معائنہ کیا اور واپس ہوئے۔ اس کے بعد آپؐ نے شام کے وقت حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو کچھ لوگوں کے ساتھ چشمہ بدر کی طرف روانہ کیا کہ حالات کا پتہ لگائیں۔ یہ لوگ ایک گھاٹ پر پہنچے جہاں قریش کے جانور پانی پی رہے تھے۔ اور وہاں انہوں نے دو لڑکوں کو موجود پایا ایک بنو الحجاج سہمی کا غلام اسلم دوسرا بنو العاص بن سعید اُموی کا غلام ابو یسار عریض تھا یہ لوگ ان دونوں لڑکوں کو وہاں سے پکڑ لائے اس وقت رسول اللہؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ لوگ لڑکوں سے پوچھ گچھ کرنے لگے تم کون ہو اور کس کام پر مامور ہو۔ ان دونوں لڑکوں نے بتایا کہ ہم قریش کے غلام ہیں یہاں جانوروں کو پانی پلانے آئے تھے۔ رسول اللہؐ کے اصحاب نے اس خبر کو غلط سمجھا کیونکہ وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان دونوں کا تعلق قافلہ سے ہے اور قافلہ میں مالِ غنیمت بہت ہے اور اس کے حاصل کرنے میں محنت اور مشقت نہیں ہے اور قریش کے لشکر میں قوت اور طاقت ہے۔ اس سے مقابلہ مشکل ہے اس وجہ سے یہ لوگ مزید معلومات کی غرض سے لڑکوں کو مارنے لگے۔ جب ان لڑکوں کو زیادہ مار پڑی تو مار سے بچنے کے لئے لڑکوں نے کہا کہ ہم تو ابو سفیان کے غلام ہیں۔ اتنے میں رسول اللہؐ نے نماز سے سلام پھیرا اور اُن لڑکوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم یہ بتاؤ کہ قریش کا لشکر کہاں ہے۔ ان لڑکوں نے بتایا وہ اس ریت کے ٹیلے کے پیچھے ہے اور یہ خبر بھی دی کہ قریش ہر روز کبھی دس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی نو اُونٹ ذبح کرتے ہیں ۔ یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لشکر نوسو اور ہزار کے درمیان ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں سے دو اشخاص بسبس رض بن عمرو اور عدی رض بن ابی الزغباء کو مخبری کے لئے بھیجا تھا ۔ یہ دونوں چلتے چلتے بدر کے چشمہ کے قریب جا اترے انہوں نے وہاں اپنے اونٹ بٹھا کر اپنے مشکیزوں میں پانی بھرا ۔ مجدی بن عمرو ان دونوں کے قریب ہی موجود تھا ۔ عدی اور بسبس نے اسی قبیلہ کی دو عورتوں کو آپس میں باتیں کرتے سنا جو وہاں پانی بھر رہی تھیں ۔ ان میں سے ایک عورت نے دوسری سے کہا تم میرا قرضہ ادا کر دو ۔ دوسری عورت نے اس سے کہا آج کل میں تجارتی قافلہ آنے والا ہے ۔ میں اس میں مزدوری کر کے تیرا قرضہ ادا کر دونگی ۔ مجدی بن عمرو نے اِس کی تصدیق کی عدی اور بسبس دونوں یہ باتیں سُن کر رسول اللہ ؐ کے پاس آئے اور ساری باتیں عرض کیں ۔

جب ابوسفیان کا قافلہ مقام بدر کے قریب پہنچا تو ابوسفیان تنہا چشمہ بدر پر آیا اور مجدی سے کہا کیا تم نے یہاں کسی اور کو بھی دیکھا ہے ۔ اس نے کہا نہیں سوائے دو اشخاص کے جو اس ٹیلہ کے پاس آئے انہوں نے یہاں اپنے اونٹ بٹھائے اور اپنے مشکیزے بھر کر چلے گئے ۔ ابوسفیان اِس مقام پر آیا ۔ اس نے وہاں سے اُونٹ کی مینگنیاں اٹھائیں اُن کو توڑا تو اس میں کھجور کی گٹھلیاں نظر آئیں ۔ یہ دیکھ کر ابوسفیان نے کہا واللہ یہ تو یثرب کا چارا ہے اور یہ کہہ کر وہ جلدی سے لوٹا اور خوفزدہ ہو کر اس نے اپنے قافلہ کی راہ بدل لی اور ساحل کا راستہ اختیار کر کے بچ بچا کر نکل گیا قریش کو خبر بھیجی کہ قافلہ بچ گیا ہے ۔ لہذا تم بھی پلٹ جاؤ ۔ ابُوجہل نے پلٹنے سے انکار کیا اور کہا واللہ جب تک ہم چشمہ بدر پر نہ اتریں گے ہم ہرگز لوٹنے والے نہیں ۔ ہم وہاں تین دن قیام کریں گے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے عربوں پر ہماری ہیبت بیٹھ جائے گی۔

ابوجہل کی یہ گفتگو سُن کر اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب ثقفی جو بنو زہرہ کا حلیف تھا بنو زہرہ کے تمام ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا۔ ان میں سے کوئی بھی معرکہ بدر میں شریک نہیں ہوا۔ کیونکہ اخنس بن شُریق ان کا حلیف بھی تھا، اور مُطاع بھی۔ اس نے کہا تم لوگ تو صرف اس لئے نکلے تھے کہ اپنے قافلے اور اموالِ تجارت کی حفاظت کرو سو وہ بچ کر نکل گیا۔

قریش کا ہر قبیلہ اور خاندان اِس لشکر میں شریک تھا سوائے بنو عدی بن کعب کے اس قبیلہ کا بھی کوئی شخص ان میں شامل نہیں تھا۔ اس اعتبار سے کوئی عدوی اور کوئی زُہری جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ موجود نہیں تھا، لیکن یہ کہا گیا ہے کہ عبداللہ الاصغر بن شہاب بن عبداللہ بن حارث بن زہرہ بن کلاب کے دو بیٹے مشرکین کے ساتھ جنگ بدر میں شریک تھے اور دونوں وہیں مارے گئے۔ یہ دونوں مشہور فقیہہ محمد بن مسلم زہری کے والد مسلم کے چچا تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر چشمہ بدر پر قبضہ کر لیا اور قریش کو ادھر بڑھنے سے روک دیا۔ دوسرے قدرت کی طرف سے زبردست بارش ہوئی جس کی وجہ سے مشرکین کو پریشانی ہوئی لیکن مسلمانوں کو اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی کیونکہ وہ زمین جو ریتلی تھی سخت ہو گئی اور اس پر چلنا آسان ہو گیا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے چشموں میں سے اس چشمہ پر اترے جو مدینہ کی جانب تھا تو حباب بن المنذر بن عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ نے استفادہ کرتے ہوئے کہا "یا رسول اللہ! کیا آپ اپنی رائے سے اس جگہ پر اترے ہیں یا اللہ نے آپ کو یہاں اتارا ہے اگر یہ مقام حکمِ الٰہی سے ہے تو ہم نہ ایک قدم اس سے آگے بڑھیں گے اور نہ پیچھے ہٹیں گے یا یہ آپ کی رائے ہے اور جنگی مصلحت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خیال سے ہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں صرف میری رائے ہے اور جنگی مصلحت سے ایسا کیا ہے اس پر حباب بن المنذرؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ! یہ مقام جنگی مصالح کے اعتبار سے مناسب نہیں ہے۔ حضورؐ یہاں سے اٹھیئے ہم اس چشمہ کے قریب جا کر قیام کریں جو کفار سے نزدیک ہے وہیں اپنی منزل بنائیں اور آس پاس کے کنویں بیکار کر دیئے جائیں تاکہ وہاں ہم اپنے لشکر کے لئے حوض بنا کر پانی سے بھر لیں اور پانی پر ہمارا قبضہ ہو جائے جس کی وجہ سے ہم تو پانی پی سکیں گے۔ اور وہ نہیں پی سکیں گے۔ رسولؐ اللہ نے ان کی رائے پسند کی اور اس پر عمل کیا۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چھپر کا سائبان بھی تیار کیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے اٹھ کر ان مقامات کا جائزہ لیا اور اپنے اصحاب کو وہ جگہیں بتاتے رہے جہاں قریش میں سے سردارانِ کفر ایک ایک کر کے ڈھیر ہونے والے تھے۔ یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں کے مرنے کا ٹھکانہ۔ پھر جب جنگ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا بتایا تھا اس کے خلاف بالکل نہیں ہوا۔

جب قریش نے اس صورت حال کو دیکھا تو انہوں نے عمیرؓ بن وہب الجمحی کو حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا کہ وہ دیکھے کہ اصحابِ محمدؐ کی تعداد کتنی ہے! اس نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازہ کیا اور قریش کے پاس جا کر کہا کہ اصحابِ رسولؐ اللہ کی تعداد تین سو سے کچھ اوپر ہو گی جن میں ۲ دو سوار ہیں (ایک زبیرؓ دوسرے مقداد بن الاسودؓ)۔ پھر وہ پلٹا تو حکیمؓ بن حزام نا کہ عتبہ بن ربیعہ کی رائے یہ ہوئی کہ قریش کو یہاں سے واپس لے جائیں اور جنگ کی نوبت نہ آئے مگر ابوجہل راضی نہ ہوا، دوسرے مشرکین مکہ نے بھی اسی کی حمایت کی۔

جنگ شروع ہوئی تو عتبہؓ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولیدؓ بن عتبہ بن ربیعہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تینوں میدان میں آئے اور انہوں نے دعوتِ مبارزت دی۔ ان کے مقابلہ کے لئے عبیدہ بن الحارثؓ، حمزہؓ بن عبدالمطلب اور علیؓ بن ابی طالب نکلے۔ عتبہ شیبہ اور ولید تینوں مارے گئے۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ سلامت رہے البتہ عتبہ کی ضرب سے عبیدہؓ کا پاؤں کٹ گیا جس سے ان کی وفات بدر سے لوٹتے وقت مقام صفرا میں ہوئی۔

قریش کے ان تینوں سورماؤں کے مقابلے کے لئے پہلے حارثؓ کے دونوں بیٹے عوف اور معوذ جن کی ماں کا نام عفراء تھا اور دوسرے صحابی عبداللہ بن رواحہؓ نکلے تھے۔ یہ تینوں انصاری تھے لیکن اہلِ مکہ ان سے لڑنے پر آمادہ نہ ہوئے اور مہاجرین کو طلب کیا۔

جنگ بدر جمعہ کے دن رمضان کی سترھویں تاریخ کو ہوئی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی صف بندی کی پھر آپؐ چھپر کے سائبان کی طرف لوٹے اور آپؐ کے ساتھ صرف حضرت ابوبکرؓ تھے۔ مسلمانوں میں جو سب سے پہلے اس لڑائی میں شہید ہوئے وہ مہجعؓ مولیٰ عمر بن الخطاب تھے۔ ان کو ایک تیر آکر لگا یہ اسی وقت ختم ہو گئے۔ عمیر بن الحمام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاد پر جوش دلاتے ہوئے اور جنت کی ترغیب دیتے ہوئے سنا۔ اس وقت ان کے ہاتھ میں کھجوریں تھیں جو وہ کھا رہے تھے وہ خوشی میں واہ واہ کہتے ہوئے کہنے لگے کیا جنت میں داخل ہونے کے لئے بس اتنی کسر ہے کہ میں ان دشمنوں کے ہاتھ سے مارا جاؤں۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں پھینکیں وہ میدان جنگ میں کود گئے اور لڑتے ہوئے مارے گئے۔ انہوں نے جو کچھ کہا وہ کر دکھایا۔

پھر اللہ نے مسلمانوں کو اپنی نصرت سے نوازا اور مشرکین مکہ کو شکست ہوئی حضرت سعد بن معاذ اور انصار کے کچھ لوگ چھپر کے سائبان کے پاس کھڑے ہوئے حضورؐ کی حفاظت کے واسطے پہرہ دے رہے تھے کہ کہیں دشمن حضورؐ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ نہ کردیں۔ اس دن عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو درخت کی چھڑی دی اور فرمایا لو یہ تمہارے لئے کافی ہے۔ عکاشہ نے اس کو لے کر حرکت دی تو گویا وہ ایک لمبی مضبوط سفید چمکتی ہوئی تلوار ان کے حق میں بن گئی اور وہ ان کے پاس ہمیشہ رہی جس سے وہ قتال کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں مرتدین سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

فتح کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ میں سے جو مارے گئے تھے ان کو اکٹھا کر کے ایک گڑھے میں ڈال دیا اور اوپر سے ان پر مٹی ڈال دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن کعب بن عمرو بن عوف کو مال و متاع (مال غنیمت) کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ بدر سے پلٹے اور مقام صفراء میں پہنچے تو وہاں مالِ غنیمت کو تقسیم فرمایا۔ آپ نے نضر بن حارث بن کلدہ کو جو بنو عبد الدار میں سے تھا قتل کرنے کا حکم دیا۔ پھر جب آپ عرق الظبیہ میں اُترے تو وہاں عقبہ بن ابی معیط بن عمرو بن امیہ کو بھی قتل کرا دیا۔

شرکاءِ بدر کے نام [1]

بنو ہاشم اور بنو مطلب فرزندانِ عبد مناف میں سے :-

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے چچازاد بھائی علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص ۱۵۱ ابن ہشام ج ص ۲۲۳ ابن سید الناس ج ص ۲۷۲ تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۳۹۶ بخاری ج ۵ ص ۸۷ ابن کثیر ج ۳ ص ۳۱۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ کے موالی میں سے :۔

زیدؓ بن حارثہ بن شراجیل۔

آنسہ یہ حبشی تھے، ابوکبشہ فارسی (یہ دونوں حضورؐ کے آزاد کردہ غلام تھے)

بنو ہاشم کے حلیفوں میں سے :۔

ابو مرثد کناز بن حصین بن یربوع۔ یہ حضرت حمزہؓ کے حلیف تھے ان کے بیٹے مرثد بن ابی مرثد تھے۔

عبیدہ بن الحارثؓ بن المطلب بن عبد مناف، ان کے دونوں بھائی طفیلؓ اور حصینؓ (حارث کے دونوں بیٹے) اور مسطحؓ جن کا نام عوف بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب تھا. اس قبیلے کے بارہ آدمی تھے۔

بنو عبد شمس بن عبد مناف میں سے :۔

عثمان بن عفانؓ، ان کی بیوی رقیہ بنت رسولؐ اللہ بیمار تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیکھ بھال کے لیے ان کو مدینہ میں چھوڑ دیا تھا انہی دنوں میں ان کی بیوی نے وفات پائی۔ جب فتح کی خوشخبری مدینہ پہنچی تو ان کی تدفین ہو چکی تھی۔ رسولؐ اللہ نے غنیمت میں سے ان کا حصہ مقرر فرمایا۔ حضرت عثمانؓ اپنے اجر کے اعتبار سے بدری کہلائے۔ ابو حذیفہؓ جن کا نام قیس تھا ایک قول کے مطابق مہشم تھا۔ یہ عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے بیٹے تھے۔ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ، جو اس وقت ابن ابی حذیفہ کے نام سے پکارے جاتے تھے۔

بنو عبد شمس کے موالی :۔

کہا گیا ہے کہ صبیح مولیٰ ابی العاص بن امیہؓ نے غزوہ بدر میں شریک ہونے کی پوری تیاری کی لیکن عین وقت پر بیمار ہو گئے تو انہوں نے اپنے اونٹ پر ابو سلمہ بن عبد الاسدؓ مخزومی کو سوار کر کے روانہ کیا۔ اس کے بعد صبیحؓ تمام معرکوں میں رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔

بنو عبد شمس کے حلیفوں میں سے :-

عبداللہؓ بن جحش بن رئاب بن یعمر۔ عکاشہ بن محصن بن حرثان۔ ابو سنان بن محصن ان کے بیٹے سنان بن ابی سنان۔ ان کے بھائی سنان بن محصنؓ۔ شجاع بن وہب بن ربیعہ بن اسد بن صہیبؓ۔ شجاع کے بھائی عقبہ بن وہبؓ، یزیدؓ بن رقیش بن رئاب بن یعمر، محرز بن نضلہ بن عبداللہ بن مرہ، ربیعہ بن اکثم بن سنجرہ۔

بنو کبیر بن غنم کے حلیفوں میں سے :-

ثقف۔ مالک، مدلج (ایک قول مدلاج بھی ہے) یہ سب بنو سلیم میں سے تھے۔ ابو مخشی سوید بن مخشی الطائی۔ اس قبیلہ کے اٹھارہ افراد تھے۔

بنو نوفل بن عبد مناف بن قصی میں سے :-

عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب یہ بنو نوفل کے حلیف تھے۔ خبابؓ مولیٰ عتبہ بن غزوان یہ خباب بن ارتؓ کے علاوہ ہیں۔ بنو نوفل میں سے یہ دو شخص تھے۔

بنو اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی میں سے :-

الزبیرؓ بن العوام بن خویلد بن اسد۔ حاطبؓ بن ابی بلتعہ اللخمی یہ بنو اسد کے حلیف تھے اور سعد الکلبی مولیٰ حاطب۔ اس طرح یہ تین شخص تھے۔

بنو عبدالدار بن قصی بن کلاب میں سے :-

مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف اور سویبط بن سعد بن حرملہ بن مالک یہ دو شخص تھے۔

بنو زہرہ بن کلاب بن مرہ میں سے :-

عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد عوف اور سعدؓ بن ابی وقاصؓ۔ ابو وقاص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نام مالک بن وھیب بن عبد مناف تھا اور ان کے بھائی عمیرؓ بن ابی وقاصؓ تھے۔

بنو زہرہ کے حلفاء میں سے :-

مقدادؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک ۔ عبداللہؓ بن مسعودؓ بن الحارث ۔ مسعودؓ بن ربیعہ بن عمرو بن سعد ۔ ذوالشمالینؓ بن عبد عمرو بن نضلہ ۔

یہ ذوالیدین کے علاوہ ہیں ان کا نام خرباق تھا یہ بنو سلیم میں سے تھے ایک قول ہے کہ ذوالشمالینؓ کا نام عمیر بن عبد عمرو تھا ۔ ان کو ذوالشمالین اس وجہ سے کہا جاتا تھا کہ یہ ہر کام بائیں ہاتھ سے کرتے تھے اور ذوالیدین کے دونوں ہاتھ لمبے تھے ۔

خبابؓ بن الارت یہ تمیمیؓ تھے ایک قول کے مطابق خزاعی تھے ان کی اولاد کوفہ میں تھی یہ سب آٹھ افراد تھے ۔

بنو تیم بن مرہ میں سے :-

حضرت ابو بکر صدیقؓ ۔ انکا نام عبداللہ بن ابی قحافہ ہے ۔ ابو قحافہ کا نام عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد ہے ۔

حضرت بلالؓ بن رباح ۔ یہ حبشی تھے اور حضرت ابو بکرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے ان کو حضرت ابو بکرؓ نے امیہ بن خلف سے خرید کر آزاد کیا تھا ۔

عامرؓ بن فہیرہؓ ، اسود مولیٰ حضرت ابو بکرؓ

صہیب بن سنانؓ قبیلہ نمر بن قاسط میں سے بنو جدعان کے حلیف تھے ۔

طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان ۔ آنحضرتؐ نے انہیں اور سعید بن زید کو قریش کے کاروان تجارت کی خبر لانے کی غرض سے بھیجا تھا سو یہ دونوں حضرات شریک غزوہ نہ ہو سکے مگر حضورؐ نے انہیں حصہ دیا ۔ یہ بدری تھے یہ سب پانچ اشخاص تھے ۔

بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب میں سے :-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو سلمہؓ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ۔

شماسؓ جن کا نام عثمان بن عثمان بن شرید بن سوید تھا۔

الارقمؓ بن ابی الارقم عبد مناف بن ابی جُندب اُنکا نام اسد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا۔

عمارؓ بن یاسر العنسی مولیٰ فہر۔

عیہامہؓ ان کا نام معتب بن عوف بن عامر تھا۔ یہ بنی خزاعہ کے حلیف تھے۔

یہ سب پانچ اشخاص تھے۔

بنو عدی بن کعب میں سے :۔

عمرؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ۔ اِن کے بھائی زیدؓ بن خطاب۔

عمروؓ بن سراقہ۔ ان کے بھائی عبداللہؓ بن سراقہ۔

سعید بن زید بن عمرو بن نُفیلؓ۔ ان کو رسول اللہ نے قریش کے کاروان تجارت کی خبر لانے کے لئے بھیجا تھا مگر رسول اللہ نے ان کا حصہ نکالا اور ان کو اصحاب بدر میں شمار کیا گیا۔

مہجع مولی حضرت عمرؓ بن خطاب۔

بنو عدی کے حلیفوں میں سے :۔

واقد بن عبداللہؓ بن عبد مناف۔

خولی اور مالک فرزندان ابو خولی العجلیان۔

عامر بن ربیعہ العنزی، عامر۔ عاقل۔ خالد، ایاس۔ فرزندان بکیر بن عبد یالیل بن ناشب یہ سب چودہ اشخاص تھے۔

بنو جمح بن عمرو بن ھُصَیص بن کعب میں سے :۔

عثمانؓ۔ قدامہؓ۔ عبداللہؓ فرزندانِ مظعونؓ بن حبیب بن وہب۔ سائبؓ بن عثمان بن مظعون۔ معمر بن الحارث بن معمر۔ یہ سب پانچ اشخاص تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو سہم بن ھصیص بن کعب بن لؤی میں سے :۔

خنیسؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی۔ بنو سہم میں سے صرف یہ ایک تھے۔

بنو عامر بن لؤی بن غالب بن فہر میں سے :۔

ابو سبرہؓ بن ابی رہم بن عبد العزیٰ۔ عبد اللہؓ بن مخرمہ بن عبد العزیٰ۔ عبد اللہؓ بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس۔ یہ عبد اللہ ابتدا میں مشرکین کے ساتھ تھے لیکن جب دونوں فوجوں میں مقابلہ ہوا تو یہ بھاگ کر رسول اللہؐ کے ساتھ مسلمانوں میں آکر شامل ہو گئے۔ وہبؓ بن سعد بن ابی سرح۔ حاطبؓ بن عمرو۔ عمیر بن عوف مولیٰ سہیل بن عمرو۔ سعد بن خولہؓ یمنی ان کے حلیف تھے۔ یہ سب ساتھ اشخاص تھے۔

بنو حارث بن فہر میں سے :۔

ابو عبیدہؓ عامر بن عبد اللہ بن الجراح۔ عمروؓ بن حارث بن زہیر۔ سہیل بن ربیعہؓ بن ہلال، ان کی ماں کا نام بیضاء تھا۔ ان کے بھائی صفوانؓ بن وہب۔ عمرو بن ابی سرحؓ بن ربیعہ۔ عیاض بن زہیرؓ۔ یہ سب چھ اشخاص تھے۔

تمام مہاجرین میں سے جو بدری تھے ان کی تعداد چھیاسی [۸۶] تھی۔ ان میں سے تین وہ تھے جو جنگ میں شریک نہ ہو سکے۔ لیکن اس کے باوجود ان کا حصہ مقرر کیا گیا۔

یہ تین اصحاب حضرت عثمان بن عفانؓ۔ طلحہ بن عبید اللہؓ اور سعید بن زیدؓ تھے باقی سب شریک جنگ ہوئے۔ ان مہاجرین میں سے قریشیوں کی تعداد اکتالیس تھی۔ بنو ہاشم میں سے تین۔ بنو مطلب میں سے چار۔ بنو عبد شمس میں سے ایک۔ بنو عبد العزیٰ میں ایک۔ بنو عبد الدار میں سے دو [۲]۔ بنو زہرہ میں سے تین [۳]۔ بنو تیم میں سے ایک۔ بنو مخزوم میں سے تین [۳]۔ بنو عدی میں سے چار [۴]۔ بنو جمح میں سے پانچ۔ بنو سہم میں سے ایک۔ بنو عامر میں سے پانچ۔ بنو الحارث میں سے چھ [۶]۔ ان کے علاوہ پینتالیس [۴۵] موالی

10 اور حلفاء تھے۔ موالی کی تعداد گیارہ تھی وہ یہ تھے۔ زید بن حارثہؓ۔ انسہؓ۔ ابو کبشہؓ۔ خبابؓ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلالؓ۔ عامر بن فہیرہؓ۔ سالمؓ۔ مہجعؓ۔ سعد کلبیؓ۔ صہیبؓ۔ عمرو بن عوف مولیٰ سہیلؓ۔ اگر ان میں عمار بن یاسرؓ کو بھی شمار کیا جائے تو تعداد بارہ[۱۲] ہو جاتی ہے۔ ان میں سے زیدؓ سعدؓ۔ صہیبؓ اور عمارؓ عربی تھے باقی سب عجمی تھے۔ ان میں سے حلفاء کی تعداد تینتیس[۳۳] تھی۔ قبیلہ اسد بن خزیمہ میں سے ایک بنو کنانہ میں سے چار۔ بنو تمیم میں سے دو[۲]۔ ان میں سے ایک کے بارے میں اختلاف ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ خزاعی تھے۔ بنو غنی میں سے دو[۲] سلیم میں سے تین۔ سلیم کے بھائی مازن میں سے ایک۔ قبیلہ طی میں سے ایک۔ عجل میں سے دو[۲]۔ عنز میں سے ایک۔ یمن سے ایک۔

انصار کے قبیلہ اوس بن حارثہ، بنو عمرو بن مالک بن اوس۔ اور بنو عبدالاشہل بن جشم بن حارث کے جو افراد جنگ بدر میں شریک ہوئے وہ یہ تھے۔

سعدؓ بن معاذ بن النعمان، ان کے بھائی عمروؓ بن معاذ۔ حارثؓ بن اوس بن معاذ۔ حارثؓ بن انس بن رافع۔ سعدؓ بن زید بن مالک۔ سلمہؓ بن سلامہ بن وقش۔ ان کے ابن عم عبادؓ بن بشر بن وقش۔ سلمہؓ بن ثابت بن وقش۔ رافعؓ بن یزید بن کرز۔

بنو حارث کے حلیفوں میں سے :-

الحارثؓ بن خزمہ بن عدی یہ اپنی قوم سے نکل کر بنو زعوراء کے حلیف ہو گئے۔ محمدؓ بن مسلمہ بن سلمہ۔ یہ بھی اپنی قوم سے نکل کر اپنے بنی عم بنی زعوراء کے حلیف ہو گئے۔ سلمہ بن اسلم بن حریش۔ یہ بھی اپنی قوم سے نکل کر اپنے بنی عم بنی زعوراء کے حلیف ہو گئے۔ ابو الہیثم بن تیہانؓ۔ عبید بن تیہانؓ۔ عبداللہ بن سہلؓ۔ اس قبیلہ کے پندرہ اشخاص تھے۔

بنو ظفر میں سے :- جن کا نام کعب بن خزرج بن عمرو بن مالک ابن اوس تھا۔

قتادہؓ بن نعمان بن زید۔ عبید[۲] بن اوس بن مالکؓ۔ یہ عبید ابن اوس وہ شخص ہیں جن کو مقرن کہتے تھے ان کا یہ نام اس وجہ سے پڑا کہ انہوں نے مشرکین کے چار افراد کو گرفتار کر کے ان سب کو ایک ساتھ باندھ دیا تھا اور یہ ان سب کو اسی حالت میں لے کر آئے۔ ان چار میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک عقیل بن ابی طالب تھے۔ نضرؓ بن حارث بن عبد بن عبید۔ ان کے چچا معتبؓ بن عبید بنو ظفر کے حلیفوں میں سے :۔ عبداللہ بن طارق البلویؓ۔ یہ کل پانچ افراد تھے۔

بنو حارثہ بن الحارث بن الخزرج میں سے :۔

مسعودؓ بن سعد بن عامر بن عدی۔ ابو عبسؓ بن جبر بن عمرو۔ ان کے حلیفوں میں سے :۔

ابو بردہ بن نیار ان کا نام ہانی بن نیار بن عمرو۔ یہ تین اشخاص تھے۔

بنو عوف بن مالک بن اوس اور بنو ضبیعہ بن زید ابن مالک بن عوف میں سے :۔

عاصم بن ثابت بن ابی اقلح۔ ابو اقلح کا نام قیس بن عصمۃ بن النعمان تھا۔ معتب بن قشیر بن ملیل۔ لیکن ایک جماعت نے معتب بن قشیر کو منافقین میں شمار کیا ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے کیونکہ بدر میں ان کی حاضری اس گمان کو یقیناً باطل کر دیتی ہے۔

ابو ملیلؓ بن الازعر بن زید۔ عمیرؓ بن معبد بن الازعر۔ سہل بن حنیف بن واہب۔ عمروؓ بن خنس یا خنیس بن عوف، ان کے حلیف تھے اور یہ پانچ اشخاص تھے۔

بنو امیہ بن زید بن عوف میں سے :۔

ابو لبابہ بشیرؓ۔ مبشرؓ اور رفاعہؓ یہ سب عبدالمنذر بن زید بن زنبیر کی اولاد تھے۔ سعدؓ بن عبید بن النعمان۔ عویمؓ بن ساعدہ بن عائش۔ رافع بن عنجدہؓ۔ عنجدہ ان کی والدہ کا نام تھا۔ ان کے والد کا نام عبدالحارث تھا۔ عبید بن ابی عبیدؓ۔ ثعلبہ بن حاطبؓ۔

کہا گیا ہے کہ ابو لبابہؓ اور حارث بن حاطبؓ دونوں رسول اللہؐ کیساتھ جنگ کے لئے نکلے تھے مگر حضورؐ نے ان کو واپس مدینہ بھیج دیا تھا۔ ابو لبابہؓ کو مدینہ کا والی بنا کر بھیجا۔ مال غنیمت میں دونوں کا حصہ لگایا اور دونوں کے لئے اجر و ثواب کے لئے فرمایا۔ لیکن کچھ لوگ ثعلبہؓ بن حاطب کے بارے میں کہتے ہیں کہ انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔ انہی کے بارے میں یہ آیت اتری۔

مِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (سورہ توبہ) (ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر اللہ نے ہم کو اپنے فضل سے نوازا تو ہم صدقہ دیں گے اور صالح بن کر رہیں گے)۔

مگر یہ خیال غلط ہے کیونکہ بدر میں ان کی شرکت اس خیال کو باطل کر دیتی ہے۔ یہ کل آٹھ اشخاص تھے۔

بنو عبید بن زید بن مالک بن عوف میں سے :-

اُنیس بن قتادہ بن ربیعہ۔

ان کے حلیف قبیلہ بلی میں سے :-

معن بن عدی بن الجد۔ ثابت بن اقرم بن ثعلبہ۔

ان کے ابن عم تھا۔ زید بن اسلم بن ثعلبہ۔

ربعی بن رافع بن زید بن حارثہ۔

عاصم بن عدی بن الجد۔ رسول اللہ کے ساتھ جنگ کے لئے نکلے، لیکن حضورؐ نے ان کو لوٹا دیا۔ مال غنیمت میں سے ان کا حصہ مقرر کیا گیا اور اجر کے لئے فرمایا۔

یہ کل چھ ۶ اشخاص تھے۔

بنو معاویہ بن مالک بن عوف میں سے :-

جبر بن عتیکؓ بن حارث اور مالکؓ بن نمیلہ المزنی ان کے حلیف تھے۔

نعمان بن عصر البلویؓ ان کے حلیف۔ یہ تین اشخاص تھے۔

بنو ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک میں سے :-

عبداللہ بن جبیرؓ بن النعمان بن اُمیہ بن البرک۔ برک کا نام امرئی القیس بن ثعلبہ تھا۔ عاصمؓ بن قیس بن ثابت بن النعمان۔ ابو ضیاحؓ بن ثابت بن النعمان۔ ان کے بھائی ابو حبہؓ بن ثابت۔ سالمؓ بن عمیر بن ثابت النعمان۔ الحارثؓ بن النعمان بن اُمیہ۔ خواتؓ بن جبیر بن النعمان بن امیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتؓ بن جبیر کو رسول اللہؐ نے واپس کر دیا تھا اور غنیمت میں ان کا حصہ مقرر کیا تھا۔ یہ سب سات اشخاص تھے۔

بنو جحجبی بن کلفہ بن عوف بن مالک میں سے :-

۱۔ المنذرؓ بن محمد بن عقبہ۔

ان کے حلیفوں میں سے :-

۲۔ ابو عقیلؓ بن عبداللہ بن ثعلبہ۔ یہ دو اشخاص تھے۔

بنو امری القیس بن مالک بن اوس کی شاخ بنو غنم بن سلم بن امری القیس بن مالک میں سے :-

سعد بن خیثمہ بن الحارث بن مالک۔ منذر بن قدامہ بن عرفجہ بن کعب۔ ایک قول کے مطابق مالک بن قدامہؓ۔ ان کے ابن عم حارث بن عرفجہؓ۔ تمیم مولی سعد بن خیثمہ۔ یہ سب پانچ اشخاص تھے۔

قبیلہ اوس سے وہ تمام لوگ جو جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جن کا حصہ نکالا گیا وہ سب اکسٹھ مرد تھے قبیلہ اوس کے لوگ خزرج کے مقابلے میں نسبتاً کم تھے اس کے علاوہ قبیلہ خزرج کے لوگ تاخیر سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے لیکن یہ لوگ قوی اور بہادر تھے اور یہ لوگ مدینہ سے دور عوالی مدینہ میں رہتے تھے اس وجہ سے معرکوں میں ان کی حاضری دوسروں کے مقابلہ میں نسبتہً کم رہی۔ انصار کے قبیلہ خزرج بن حارثہ اور ان کی شاخ بنی حارث اور دوسری شاخ بنی امری القیس بن مالک بن ثعلبہ میں سے جو لوگ بدری تھے وہ یہ تھے۔

خارجہ بن زید بن ابی زہیر ان کی بیٹی ابوبکر صدیقؓ کی وہ اہلیہ تھیں جن سے ام کلثوم پیدا ہوئی تھیں۔ سعد بن الربیع بن عمرو بن ابی زہیرؓ۔ عبداللہؓ بن رواحہ بن ثعلبہ۔ خلادؓ بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو۔ یہ چار اشخاص تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو زید بن مالک میں سے (امری القیس بن ثعلبہ کے بھائی)۔

بشیرؓ بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس۔ اِن کے بھائی سماکؓ بن سعد یہ دو اشخاص تھے۔

بنو عدی بن کعب بن الخزرج بن حارث بن خزرج میں سے :۔

سُبیعؓ بن قیسؓ بن عیشہ۔ ایک قول کے مطابق عَبسہ بن اُمیہ بن مالک۔ ان کے بھائی عبادؓ بن قیسؓ۔ عبداللہ بن عبسؓ۔ یہ تین اشخاص تھے۔

بنو احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن مالک میں سے :۔

یزید بن حارثؓ قیس بن مالک۔ یہی وہ صاحب ہیں جن کو ابن فُسحُم بھی کہا گیا ہے۔ یہ اپنے قبیلہ میں سے تنہا تھے۔

بنو جُشَمؓ اور زیدؓ فرزندانِ حارث بن الخزرج میں سے۔ یہ دونوں جڑواں بھائی تھے۔ حُبَیبؓ بن اِساف بن عتبہ بن عَمرو بن خدیج۔ عبداللہ بن زید بن ثعلبہؓ۔ اِن کے بھائی۔ حُرَیثؓ بن زید بن ثعلبہؓ۔ سفیانؓ بن بِشرؓ بن عَمرو بن الحارث یہ چار اشخاص تھے۔

بنی جِدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج میں سے :۔

تمیمؓ بن یعار بن قیسؓ بن عدی۔ عبداللہ بن عمیرؓ۔ زیدؓ بن المزِنؓ بن قیس۔ کہا گیا ہے کہ یہ زید ابن المزَینؓ تھے۔ عبداللہ بن عُرفُطہ بن عَدی۔ یہ چار اشخاص تھے۔

بنو الابجر میں سے (یہ بنو خدرہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج تھے)۔

عبداللہؓ بن ربیع بن قیس۔ یہی خدرہ تھے یہ اپنے قبیلہ میں سے تنہا تھے۔

بنو عوف بن الخزرج کی شاخ بنو عبید بن مالک بن سالم میں سے :۔ (جن کو بڑا پیٹ ہونے کی وجہ سے سالم الحبلی کہا جاتا تھا)۔

عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی بن سلول۔ سلول عورت کا نام تھا۔ یہ ابی بن مالک بن حارث کی ماں تھی۔ اوسؓ بن خولی بن عبداللہ بن حارث۔ یہ دو اشخاص تھے۔

بنو جزء بن عَدی بن مالک بن سالم اور بنو ثعلبہ بن مالک میں سے :۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیدؓ بن ودیعہ بن عمرو عقبہ بن وہبؓ بن کلدہ ۔ یہ بنو عبداللہ بن غطفان میں سے ان کے حلیف تھے ۔ رفاعہ بن عمروؓ بن زید ۔ عامر بن سلمہ بن عامر ۔ کہا گیا ہے کہ ان کا نام عامر نہیں بلکہ عمرو بن سلمہ تھا ۔ یہ قبیلہ بلی میں سے تھے ۔

ابو خمیصہؓ معبد بن عباد ۔ عامر بن البکیرؓ ۔ کہا جاتا ہے یہ عامر بن العلیس تھے ۔ یہ کل چھ اشخاص تھے ۔

بنو سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج کی شاخ بنو العجلان بن زید بن غنم بن سالم میں سے :-

نوفل بن عبداللہ بن نضلہ ۔ یہ اپنے قبیلہ میں سے ایک ہی تھے ۔

صحیح یہ ہے کہ عتبانؓ بن مالک بن عمرو بھی شریک جنگ تھے اس صورت میں دو اشخاص ہوئے ۔

بنو اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن سالم بن عوف میں سے :-

عبادہ بن صامتؓ ۔ ان کے بھائی اوس بن صامتؓ ۔ یہ دو اشخاص تھے ۔

بنو دعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم میں سے :-

النعمانؓ بن مالک بن ثعلبہ ۔ یہ وہی النعمان ہیں جن کو قوقل کہا گیا ہے ۔

بنو فریوس بن غنم بن امیہ بن لوذان بن سالم میں سے :-

ثابتؓ بن ھزال بن عمرو ۔ یہ اپنے قبیلہ میں سے ایک ہی شخص تھے ۔

بنو مرضخہ اور عمرد فرزندان غنم بن امیہ بن لوذان میں سے :-

مالکؓ بن الدخشم بن مرضخہ ۔ ربیع بن ایاس بن عمرو ۔ ان کے بھائی ورقہ بن ایاسؓ عمرو بن ایاس ۔ یہ انکے یمنی حلیف تھے ۔ کہا جاتا ہے یہ بھی ربیع اور ورقہ کے بھائی تھے ۔

ان کے حلیفوں میں سے :-

المجذر بن زیادؓ بن عمرو ۔ المجذر کا نام عبداللہ تھا ۔ عبادہ بن الخشخاشؓ بن عمرو ۔ نحابؓ بن ثعلبہ بن خزمہ ۔ عبداللہؓ بن ثعلبہ بن خزمہ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا گیا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ بن خالد ان کے حلیف تھے۔ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عتبہ بنو سلیم کی شاخ بہز سے تھے۔

بنو کعب بن الخزرج اور اسکی شاخ بنو ساعدہ بن کعب بن الخزرج اور بنو ثعلبہ بن الخزرج بن ساعدہ میں سے :-

ابو دجانہؓ۔ سماک بن خرشہؓ یا سماک بن اوس بن خرشہ۔ المنذر بن عمرو بن خنیسؓ۔ یہ دو اشخاص تھے۔

بنو عمرو بن الخزرج بن ساعدہ میں سے :-

ابو اسیدؓ مالک بن ربیعہ بن البدن۔ مالک بن مسعودؓ بن البدن۔ یہ دو اشخاص تھے۔

بنو طریف بن الخزرج بن ساعدہ میں سے :-

عبد ربہؓ بن حق بن اوس۔

ان کے حلیفوں میں سے :-

کعبؓ بن حمار بن ثعلبہ ضمرۃ۔ زیادؓ اور بسبسؓ۔ فرزندان عمرو۔ عبداللہ بن عامر۔ یہ بلی میں سے تھے۔

بنو جشم بن الخزرج کی شاخ بنو سلمہ بن سعد بن علی میں سے :-

خراشؓ بن الصمہ بن عمرو۔ الحبابؓ بن المنذر بن الجموح۔ عمیرؓ بن الحمام بن الجموح۔ تمیم مولیٰ خراشؓ بن الصمہ۔ عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ۔ معاذ بن عمروؓ بن الجموع۔ معوذ بن عمروؓ۔ خلاد بن عمروؓ۔ عقبہؓ بن عامر بن نابی اور ان کے مولیٰ حبیب بن اسود۔

ثابت بن الجذعؓ۔ الجذع کا نام ثعلبہ بن زید بن حارث تھا۔ اور عمیرؓ بن الحارث بن لبدۃ۔ بشرؓ بن البراء بن معرور۔ طفیل بن مالک بن خنساءؓ۔ طفیلؓ بن النعمان بن خنسار۔ سنان بن صیفی بن صخر۔ عبداللہ بن الجد بن قیس۔

عتبہ بن عبداللہ بن صخر۔ جبار بن امیہ بن صخر۔ خارجہ بن حمیر۔ ان کا بھائی عبداللہ بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمیر۔ یہ دونوں بنو دھمان کی شاخ اشجع کے حلیف تھے۔

کہا گیا ہے کہ جبار بن صخر یہ امیہ بن خناس کے بیٹے تھے۔

یزید بن المنذر بن سرح۔ معقل بن المنذر بن سرح۔ عبداللہ بن نعمان الضحاک بن حارثہ۔ سواد بن رزن بن زید اور معبد بن قیس بن صخر۔ عبداللہ بن قیس بن صخر۔ عبداللہ بن عبد مناف بن نعمان۔ جابرؓ بن عبداللہ بن رئاب۔ یہ وہ جابر بن عبداللہؓ ابن عمرو نہیں ہیں جن کی عمر زیادہ ہوئی اور جن سے کثرت سے روایات آئی ہیں۔ یہ نہ جنگ بدر اور نہ جنگ احد میں شریک ہوئے یہ پہلی مرتبہ غزوہ حمراء الاسد میں شریک ہوئے اور اس کے بعد جنگ خندق تک ہر معرکہ میں شریک رہے۔

خلیدہ بن قیس بن النعمانؓ اور نعمان بن یسارؓ ان کے مولیٰ تھے۔

ابو المنذرؓ یزید بن عامر بن حدیدہ۔ قطبہ بن عامر بن حدیدہ۔ سلیم بن عمرو بن حدیدہ۔ سلیم بن عمرو کے مولیٰ عنترہؓ۔ کہا گیا ہے کہ یہ عنترہ بنو سلیم بن منصور میں سے تھے۔ عبس بن عامر بن عدی۔ ابو الیسر کعبؓ بن عمرو بن عباد۔ سہلؓ بن قیس بن ابی کعبؓ اور عمرو بن طلق بن زید۔ یہ کل پینتیس ۳۵ اشخاص تھے۔

بنو اُدَی بن سعد برادر سلمہ بن سعد میں سے:۔

معاذ بن جبلؓ بن عمرو بن اوس برادر سلمہ بن سعد۔ یہ ایک شخص تھے۔

بنو زریق بن عبد حارثہ بن غضب میں سے:۔

قیس بن محصنؓ بن خالد۔ ابو خالد الحارثؓ بن قیس بن خالد۔ جبیر بن ایاسؓ بن خالد۔ ابو عبادہ سعدؓ بن عثمان بن خلدہ۔ اس کا بھائی عقبہ بن عثمانؓ۔ ذکوان بن عبد قیسؓ بن خلدہ۔ عبادہ بن قیسؓ بن عامر بن خالد۔ اسعدؓ بن یزید بن الفاکہ۔ الفاکہ بن بشرؓ بن الفاکہ۔ معاذ بن ماعصؓ بن قیس بن خلدہ۔ اس کا بھائی عائذ بن ماعصؓ بن قیس۔ ان دونوں کا چچا مسعود بن سعد بن قیس۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفاعہ رضؓ بن رافع بن العجلان اس کا بھائی خلادؓ بن رافع ۔عبیدؓ بن زیدؓ بن عامر۔ زیاد بن لبیدؓ بن ثعلبہ بن سنان ۔ خالدؓ بن قیسؓ بن مالک ۔رجیلہ بن ثعلبہؓ بن خالد ۔عطیہؓ بن نویرہؓ بن عامر ۔ خلیفہؓ بن عدی بن عمرو۔

رافع بن المعلٰی بن لوذان برادر زریقؓ بن حارثہ۔

بنو عمرو بن الخزرج بن النجار میں سے :۔ (یہ تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج تھے)۔

ابو ایوبؓ خالد بن زید بن کلیب ۔ ثابتؓ بن خالد بن نعمان ۔

عمارہ بن حزمؓ بن زید ۔ سراقہ بن مالکؓ بن عبدالعزیٰ ۔سہیلؓ بن رافع بن ابی عمرو۔

عدی بن ابی الزغباءؓ یہ جہینہ سے ان کے حلیف تھے ۔

مسعودؓ بن اوس بن زید ۔ ابو خزیمہ بن اوس بن زید ۔

رافعؓ بن الحارث بن سواد ۔

بنو سواد بن مالک بن غنم میں سے :۔

عوفؓ ۔ معوذؓ اور معاذؓ فرزندان حارث بن رفاعہ بن سواد ۔ ان سب کا تعلق بنو عفراء سے تھا ۔

النعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ ۔عبداللہؓ بن قیس بن خالد اور عصمہ ۔قبیلہ اشجع سے ان کے حلیف ۔ ودیعہ بن عمروؓ ۔ یہ جہینہ سے ان کے حلیف تھے ۔

ثابت بن عمروؓ بن زید ۔ کہا گیا ہے کہ ابو الحمراء یہ حارث بن رفاعہ کے مولیٰ تھے جنگ بدر میں حاضر تھے ۔

ثعلبہ بن عمروؓ بن محصن ۔سہیلؓ بن عتیک بن النعمان ۔

حارثؓ بن الصمۃ بن عمرو مقام روحاء میں ان کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حصہ مقرر کیا ۔ یہ بیس اشخاص تھے ۔

بنو معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار میں سے :۔

ابیؓ بن کعب بن قیس بن عبید ۔ انس بن معاذؓ بن انس ۔ یہ دو اشخاص تھے ۔

بنو عدی بن عمرو بن مالک یعنی بنو مغالہ میں سے جو کنانیہ کی شاخ سے تھے :۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوس بن ثابت بن المنذر۔

ابو شیخ بن ابی بن ثابتؓ۔ یہ حسان بن ثابتؓ اور اوس بن ثابت کے بھائی تھے۔

ابو طلحہؓ زید بن سہل بن الاسود۔ یہ چار اشخاص تھے۔

بنو عدی بن النجار میں سے :۔

حارثہ بن سراقہؓ بن الحارث۔ عمرو بن ثعلبہؓ بن ذہب، یہ ابو الحکیم تھے سلیط بن قیس بن عمرو ابو سلیط اسیرہ بن عمرو یعنی ابو خارجہؓ بن قیس بن مالک۔ ثابت بن خنساءؓ بن عمرو۔

عامر بن امیہؓ بن زید۔ محرز بن عامرؓ بن مالک۔ سواد بن غزیہؓ بن اھیب یہ بلی سے ان کے حلیف تھے۔

ابو زید قیسؓ بن سکن۔ ابو الاعورؓ بن الحارث۔ سلیم بن ملحانؓ۔ حرام بن ملحانؓ۔ یہی مالک بن خالد بن زید بن حرامؓ تھے۔ یہ کل دس اشخاص تھے۔

بنو مازن بن النجار میں سے :۔

قیس بن ابی صعصعہؓ۔ ابو صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف۔ عبداللہ بن کعبؓ بن عمرو اور عصمہ یہ بنو اسد بن خزیمہ میں سے ان کے حلیف تھے۔ ابو داؤدؓ عمیر بن عامر بن مالک۔ سراقہ بن عمروؓ بن عطیہ۔ قیسؓ بن مخلد بن ثعلبہ۔ یہ چھ اشخاص تھے۔

بنو دینار بن النجار میں سے :۔

النعمانؓ بن عبد عمرو بن مسعود اور ضحاکؓ بن عبد عمرو۔ ان کے برادر سلیم بن الحارثؓ بن ثعلبہ جابر بن عبداللہؓ بن مسعود۔ سعد بن سہیلؓ بن عبدالاشہل۔

بنو قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ میں سے :۔

کعب بن زید بن قیسؓ۔ بجیر بن ابی بجیرؓ بنو عبس کی شاخ بنو جذیمہ بن رواحہ میں سے ان کے حلیف تھے۔

اس طرح قبیلہ خزرج میں سے کل ایک سو ستر کی تعداد تھی جو اس غزوہ بدر میں شریک ہوئی۔

غزوہ بدر میں شرکاء کی کل تعداد تین سو انیس ۳۱۹ تھی ان میں سے وہ لوگ جو اس غزوہ میں شریک نہ ہو سکے لیکن ان کا حصہ مقرر کیا گیا۔ یہ کل آٹھ افراد تھے باقی تین سو گیارہ ۳۱۱ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرکہ میں شریک ہوئے۔

غزوہ بدر کے شرکاء میں حسب ذیل اصحاب کے نام بھی آتے ہیں۔

عِتبانؓ بن مالکؓ بن عجلان۔ اِن کے برادرزادہ عِصمہ بن الحصینؓ بن دبرہ۔

ہلالؓ بن المعلیٰؓ۔

شہدائے بدرؓ [1]

عُبیدہؓ بن الحارث بن عبدالمطلب۔ عمیرؓ بن ابی وقاصؓ، برادر سعد بن ابی وقاصؓ

یہ اسی دن شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر سولہ برس کی تھی۔

ذُوالشمالینؓ بن عبدعمرو بن نضلہ خزاعی۔ بنوزہرہ کے حلیف۔ عاقلؓ بن بکیر لیثی۔

یہ بنوعدی بن کعب کے حلیف تھے۔

مہجع مولیٰ عمرؓ بن خطاب۔ صفوانؓ بن بیضاء۔ یہ بنو حارث بن فہر سے تھے۔ یہ چھ اشخاص

مہاجرین میں سے تھے۔

انصار میں سے قبیلہ اوس کے:۔

سعدؓ بن حیثمہ بن عمرو بن عوف۔ مبشرؓ بن عبدالمنذر بن زنبیر۔ یہ دو اشخاص تھے۔

بنو حارث بن خزرج میں سے:۔

یزیدؓ بن حارث یہ ابن فسحم بن حارث تھے۔

بنوسلمہ میں سے:۔

عمیر بن حمام۔

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی ۱۴۱ ابن ہشام ۲ صفحہ ۳۶۴ تلقیح الفہوم صفحہ ۲۲۴ ابن سید الناس ج صفحہ ۲۸۴

ابن کثیر ج ۳ صفحہ ۳۲۷ تاریخ الخمیس صفحہ ۴۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو حبیب بن عبد حارثہ میں سے :-

رافع بن معلیؓ۔

بنو نجار میں سے :-

حارثہ بن سراقہؓ۔ عوفؓ اور معوذؓ فرزندانِ عفراء۔ یہ چھ اشخاص تھے۔

اس طرح کل چودہ مسلمان شہید ہوئے۔

بدر میں مشرکینِ مکہ کے مقتولین[1]

میدان بدر میں کفار قریش اور ان کے ساتھیوں کے ستر اشخاص مارے گئے جن میں سے یہ مشہور تھے :-

حنظلہ بن ابی سفیان صخر بن حرب، اس کے قتل کرنے والوں میں حضرت زید بن حارثہؓ تھے۔

عبیدہ بن سعید بن العاصی۔ اسکو حضرت زبیرؓ نے قتل کیا۔

العاصی بن سعید برادر عبیدہ بن سعید۔ اسکو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔

عقبہ بن ابی معیط۔ اسکو عاصم بن ثابتؓ بن ابی افلح نے قتل کیا۔ بعض کا قول ہے کہ اس کو بھی حضرت علیؓ نے قتل کیا۔

عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس۔ شیبہ بن ربیعہ۔ ولید بن عتبہ۔ حارث بن عامر بن

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص ۱۴۳ ابن ہشام ج ۲ ص ۲۶۵ ابن سید الناس ص ۲۸۵ تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۴۰۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوفل، اس کا ابن عم طعیمہ بن عدی، یہ بری طرح مقتول ہوا۔

زمعہ بن الاسود بن المطلب ۔ اس کا بیٹا حارث بن زمعہ اور اس کا بھائی عقیل بن الاسود، اور اس کا ابن عم ابو البختری العاصی بن ہشام بن حارث ۔

نوفل بن خویلد بن اسد۔ کہا گیا ہے اس کو اس کے بھتیجے حضرت زبیرؓ نے قتل کیا۔

نضر بن حارث بن کلدہ ۔ اس کو مقام صفراء میں قتل کیا گیا۔

عمیر بن عثمان ۔ یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کا چچا تھا۔

ابوجہل بن ہشام ۔ اس کے قتل میں معاذؓ بن عمرو بن جموح اور معوذ بن عفراءؓ یہ دونوں شریک تھے۔ جب عبداللہ بن مسعودؓ اس طرف سے گزرے تو یہ سسک رہا تھا انہوں نے اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ ابوجہل کا برادر العاصی بن ہشام ۔ ان دونوں کا ابن عم مسعود بن ابی امیہ ۔ یہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کا بھائی تھا۔

ابو قیس بن ولید بن مغیرہ برادر خالد بن ولید، اس کا ابن عم ابو قیس بن فاکہہ بن مغیرہ ۔

سائب بن ابی سائب ۔ اس شخص کے قتل کے بارے میں اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ یہ اس جنگ میں قتل نہیں ہوا بلکہ یہ جنگ بدر کے بعد اسلام لے آیا تھا۔

منبہ بن الحجاج ۔ اس کا بیٹا العاصی بن منبہ اور اس کا بھائی نبیہ ۔

امیہ بن خلف بن وہب اور اس کا بیٹا علی بن امیہ ۔

مالک بن عبداللہ بن عثمان برادر طلحہ بن عبداللہ بن عثمان کو گرفتار کر لیا گیا اس کی گرفتاری کی حالت میں موت واقع ہوئی۔ حذیفہ و ہشام صاحبزادگان ابو حذیفہ بن مغیرہ۔ ذکر کیا گیا ہے کہ معرکہ بدر میں بنو مخزوم اور ان کے مشرک حلیفوں میں سے چودہ ۱۴ اشخاص قتل ہوئے۔

بنو شمس اور ان کے حلیفوں میں سے بارہ اشخاص قتل ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدر میں مشرکینِ مکّہ کے قیدی

بنو ہاشم کی مشہور شخصیتیں جو اس دن گرفتار ہوئیں وہ یہ تھیں :۔

عباس بن عبدالمطلب ۔ عقیل بن ابی طالب برادر حضرت علیؓ ۔ نوفل بن حارث بن عبدالمطلب ۔

بنو مطلب بن عبد مناف میں سے :۔ سائب بن عبید بن عبد یزید ۔ نعمان بن عمرو بن علقمہ ۔

بنو عبد شمس میں سے :۔ عمرو بن ابی سفیان بن حرب ۔ حارث بن ابی وجزہ بن ابی عمرو ابو العاص بن ربیع بن عبد العزیٰ ، یہ حضورؐ کے داماد یعنی آپؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کے شوہر تھے ۔ خالد بن اُسید اور ان کے حلفاء میں سے چار اشخاص ۔

بنو نوفل بن عبد مناف میں سے :۔ عدی بن خیار بن عدی ۔ عثمان بن عبد شمس بن جابر ۔ عتبہ بن غزوان کا چچازاد بھائی تھا ۔

بنو عبدالدار میں سے :۔ ابو عزیز بن عمیر ۔ برادر مُصعب بن عمیرؓ ۔

بنو اسد بن عبد العزیٰ میں سے :۔ سائب بن ابی حُبیش بن مطلب ۔ حارث بن عائذ بن عثمان ۔

بنو مخزوم میں سے :۔ خالد بن ہشام ۔ صیفی بن ابی رفاعہ بن عابد ۔ اس کا بھتیجا عبداللہ بن ابی المنذر بن ابی رفاعہ ۔ مُطّلب بن حنطب ۔ خالد بن الاعلم خزاعی ۔ اس کو عقیلی بھی کہا جاتا تھا ۔ یہ خالد الخزاعی ان کا حلیف تھا اسی کا یہ شعر ہے :۔

لَسنا علی الاَعقابِ تَدمی کُلومُنَا ‌‌‌‌‌ ‌ ‌ وَلٰکِن علٰی اَقدامِنا تقطُرالدِّماءُ

(ہم وہ نہیں ہیں کہ ہمارے زخموں سے خون ہماری پشت پر بہے بلکہ ہم وہ ہیں کہ خون ہمارے قدموں پر ٹپکتا ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وہ شخص تھا جس نے میدان بدر سے بھاگنے میں سبقت کی لیکن پیچھا کرنے والوں نے اس کا تعاقب کر کے گرفتار کر لیا۔

اُمیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ۔ ولید بن ولید برادر خالد بن ولید۔ عثمان بن عبدالعزیٰ بن مغیرہ۔ ابو عطار عبداللہ بن اَبی سائب۔

بنو سہم میں سے:۔

ابو وَداعہ بن صبیرہ۔ یہ پہلا شخص تھا جو فدیہ میں رہا ہوا۔

بنو جمح میں سے:۔

عبداللہ بن اُبی بن خلف، اس کا بھائی عمرو بن اُبی۔ ابو عزّہ عمرو بن عبداللہ بن عمیر۔

بنو عامر میں سے:۔

سہیل بن عمرو بن عبد شمس۔ عبداللہ بن زمعہ بن قیس۔

بنو اسد بن عبدالعزیٰ میں سے:۔

عبداللہ بن حمید بن زُہیر۔

غزوۂ بنی سلیم [۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میدانِ بدر سے آئے ہوئے ابھی سات دن ہوئے تھے کہ آپؐ کو پھر نکلنا پڑا۔ آپؐ بنو سلیم کی طرف روانہ ہوئے اور مدینہ میں سِباع بن عُرفطہ کو اپنا جانشین مقرر کیا ایک قول کے مطابق ابن ام مکتوم کو نائب مقرر کیا راستہ میں آپؐ ایک چشمہ پر پہنچے جو کدر کے نام سے مشہور تھا۔ وہاں آپؐ نے تین دن قیام فرمایا۔ اس کے بعد آپؐ واپس لوٹے یہاں کوئی جنگ نہیں ہوئی۔

---

[۱] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۳ صفحہ ۴۶ ابن سعد ج ۲/۱ صفحہ ۲۱ زاد المعاد ج ۲ صفحہ ۲۲۹ ابن سید الناس ج صفحہ ۲۹۴ ابن کثیر ج ۳ صفحہ ۳۴۴ الامتاع صفحہ ۱۰۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَزْوَۃُ السَّوِیق [1]

جب ابوسفیان معرکہ بدر میں شکست کھا کر مکہ پہنچا تو اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ محمد سے اس شکست کا بدلہ لے گا۔ چنانچہ اس نے جنگ کا منصوبہ بنایا اور ۲۰۰ سو سواروں کے ساتھ نکلا۔ مدینہ کے مضافات میں مقام عریض تک پہنچا جہاں کھجوروں کے درخت تھے۔ وہاں پہنچ کر اس نے کھجوروں کے درختوں کو جلا دیا اس کے بعد اس نے ایک انصاری اور اس کے حلیف کو جو کھیت میں کام کر رہے تھے قتل کر ڈالا۔ پھر وہاں سے واپس لوٹ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اس کی یہ حرکت ناگوار گزری۔ اس کے نتیجہ میں حضورؐ نے ابولبابہ بن عبدالمنذرؓ کو مدینہ پر نائب مقرر کر کے ابوسفیان کا تعاقب کیا۔ یہاں تک کہ آپ مقام قرقرۃ الکدر تک پہنچے۔ لیکن ابوسفیان اور اس کے ساتھی مشرکین مکہ وہاں سے اس تیزی سے نکلے کہ ان کا کہیں پتہ نہ چلا مگر وہ بھاگتے ہوئے راستے میں ستوؤں کے بورے پھینک گئے تاکہ بوجھ کو ہلکا کریں مسلمانوں نے جب ان بوروں کو راستہ میں پڑا دیکھا تو ان پر قبضہ کر لیا۔ اسی مناسبت سے اس واقعہ کو غزوۃ السویق کہتے ہیں۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے ۲ ماہ بعد ذی الحجہ ۲ھ میں پیش آیا۔

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص ۱۸۲ ابن ہشام ج ۳ ص ۴۷ ابن سعد ج ۲/۱ ص ۲۰ طبری ج ۲ ص ۲۹۹ انساب الاشراف ج ۱ ص ۱۴۷ ابن سید الناس ج ۱ ص ۳۲۴ ابن کثیر ج ۳ ص ۳۴۴ الامتاع ص ۱۰۶ تاریخ الخمیس ج ص ۴۱۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ ذی أمر [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ذی الحجہ کے بقیہ دن مدینہ منورہ میں گزارنے کے بعد نجد کی طرف روانہ ہوئے۔ اس مرتبہ بنو غطفان آپ کی مہم کے پیش نظر تھی۔ حضورؐ نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ نجد پہنچکر وہاں قیام کیا اور ماہ صفر کا پورا مہینہ وہیں گزار کر آپؐ مدینہ واپس تشریف لائے۔ اس سفر میں کوئی معرکہ پیش نہیں آیا۔

غزوۂ بُحران [2]

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاوّل کا پورا مہینہ مدینہ میں گزارا پھر قریش سے جنگ کے ارادے سے نکلے اس مرتبہ حضورؐ نے مدینہ میں اپنا نائب ابن اُمِّ مکتوم کو بنایا آپ بُحران تک گئے۔ یہ حجاز کا معدن ہے اور مشہور مقام فرعہ کے قریب ہے۔ لیکن یہاں بھی جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ حضورؐ نے دو ماہ ربیع الاخر اور جمادی الاول یہیں گزارے پھر واپس مدینہ تشریف لے آئے۔ یہ ۳ھ کا واقعہ ہے۔

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص۱۹۲ ابن ہشام ج ۳ ص۴۹ ابن سعد ج ۲/۱ ص۲۳ ابن سید الناس ج۱ ص۳۰۳ ابن کثیر ج ۴ ص۲ الامتاع ص۱۱۱

[2] ملاحظہ ہو غزوۂ بحران کے بارے میں واقدی ص۱۹۵ ابن ہشام ج ۳ ص۵۰ ابن سعد ج ۲/۱ ص۲۴ ابن سید الناس ج ۱ ص۳۰۳ ابن کثیر ج ۴ ص۳ الامتاع ص۱۱۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ بنی قینقاع [1]

اس واقعہ کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ یہود کے قبیلہ بنو قینقاع نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ معاہدہ کی خلاف ورزی پر آپؐ نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ انہوں نے یہ دیکھ کر دوبارہ معاہدہ کی پابندی کا عہد کیا اور یقین دلایا کہ آئندہ خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ عبداللہ بن اُبّی ابن سلول (منافق) ان کا حلیف تھا اس نے ان کے بارے میں سفارش کی اور بڑے اصرار سے کہا یہ لوگ نرمی اور مہربانی کے مستحق ہیں۔ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر حملہ نہیں کیا اور نہ کسی کو ان کے خون بہانے کی اجازت دی۔ آپؐ پندرہ دن تک ان کا محاصرہ کئے رہے۔ اس محاصرہ کے زمانہ میں حضورؐ نے ابو لبابہ بشیر بن عبدالمنذرؓ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔

عبداللہ بن سلامؓ کا اسی قبیلہ سے تعلق تھا۔ مدینہ کے کنارے ان کی آبادی تھی یہودیوں میں یہ قبیلہ زیادہ دلیر تھا۔ ان کے ہاں نہ کھیتی باڑی ہوتی تھی نہ باغبانی۔ یہ لوگ تاجر پیشہ اور سنار تھے۔ ان کا سارا کام کاج تجارتی سرمایہ سے چلتا تھا۔

---

[1] ملاحظہ ہو بنو قینقاع کے بارے میں واقدی ص۱۷۶ ابن ہشام ج ۳ ص۵ ابن سعد ج ۲/۱ ص۱۹ ابن سید الناس ج ۱ ص۲۹۴ ابن کثیر ج ۴ ص۳ الامتاع ص۱۰۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کعب بن اشرف [1]

کعب بن اشرف کا تعلق قبیلہ طے سے تھا۔ اس کی ماں بنو نضیر سے تھی یہ شخص اللہ اور اسکے رسولؐ کا سخت دشمن تھا۔ آنحضرتؐ کی ہجو میں اشعار کہتا۔ لوگوں کو آپؐ کے خلاف برانگیختہ کرتا اور دھوکہ سے آپؐ کو قتل کرنا بھی چاہتا تھا اس لئے آپؐ نے محمد بن مسلمہؓ کو اور بنی اشہل کے ایک شخص ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش کو جو کعب بن اشرف کے دودھ شریک بھائی تھے۔ عبادؓ بن بشر بن وقش اور حارثؓ بن اوس بن معاذ کو، یہ دونوں بھی بنی اشہل کے خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ نیز بنو حارثہ کے خاندان سے ابو عبسؓ بن جبر کو اس کے قتل پر متعین کیا اور ان کو اس کی بھی اجازت دی کہ اس مہم میں تم اپنی ضرورت کے موقعہ پر مخادعت کی گفتگو کر سکتے ہو (جنگ کے موقعہ پر بعض باتیں روا ہوتی ہیں جو عام حالات میں جائز نہیں ہوتیں) ان لوگوں نے سلکان بن سلامہؓ کو حضورؐ کے پاس مزید ہدایات کے لئے بھیجا۔ انہوں نے آپؐ سے اس سلسلہ میں گفتگو کی اور یہ بھی کہا کہ ایسا موقع بھی آسکتا ہے جس سے بظاہر اللہ کے رسولؐ سے انحراف کا پہلو نکلتا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم اس سے اپنی تنگدستی کا تذکرہ کریں۔ اور اس کے لوگوں کے ہاتھ کھانے پینے کی چیزیں فروخت کریں یا اپنے آلاتِ حرب اس کے ہاں رہن رکھیں حضورؐ نے ان باتوں کو منظور فرما کر ان کو اس کی اجازت دے دی۔ سلکان بن سلامہؓ اپنے رفقاء کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب یہ لوگ نکلے تو چاندنی رات تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بقیع الغرقد تک ان کے ساتھ آئے۔ بہرحال جب یہ لوگ کعب بن اشرف کے

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی صـ ۱۸۴ ابن ہشام ج ۳ صـ ۱۵۴ ابن سعد ج ۲/۱ صـ ۲۱ طبری ج ۳ صـ ۲ ابن سید الناس ج ۱ صـ ۲۹۵ ابن کثیر ج ۴ صـ ۵ الامتاع صـ ۱۰۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس پہنچے تو کعب اپنے قلعہ سے نکلا۔ یہ لوگ ایک ساتھ آگے بڑھے اور اپنی تلواریں اس کے ... پر رکھ دیں۔ محمد بن مسلمہؓ نے اپنا خنجر اس کے اندر پیوست کر دیا۔ خنجر لگتے ہی وہ اتنے زور سے چیخا کہ تمام آس پاس کے گھروں میں اس کی آواز پہنچی اور انہوں نے فوراً آگ روشن کی۔ اپنے ہی ساتھیوں میں سے کسی ایک کی تلوار سے حارث بن اوسؓ کے سر یا پیر ... یہ زخم آیا اور خون بہ نکلا جس کی وجہ سے وہ اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ گئے مگر ان کے ساتھی بچ کر نکل گئے۔ انہوں نے بنی امیہ بن زید اور بنی قریظہ کے محلّوں سے گزر کر حرّۃ العریض میں آکر دم لیا۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے اپنے ساتھی حارث بن اوسؓ کا انتظار کیا تھوڑی دیر بعد وہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ پھر یہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات کے آخری وقت میں حاضر ہوئے جبکہ آپؐ نماز پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے حضورؐ کو تمام باتوں کی اطلاع دی۔ حضورؐ نے حارث کے زخم پر لعاب دہن لگایا جس سے ان کا زخم اچھا ہو گیا۔ اسی زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہود سے قتال کی اجازت دی تھی۔ یہی زمانہ ہے جب حُویصہ بن مسعودؓ نے اسلام قبول کیا تھا۔ ان سے پہلے محیصہ بن مسعودؓ اسلام لا چکے تھے۔ یہ دونوں بنی حارث سے تعلق رکھتے تھے۔

غزوۂ اُحد[1]

نجران سے واپسی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمادی الآخریٰ۔ رجب شعبان اور رمضان کے چار ماہ مدینہ میں گزارے تھے کہ ماہ شوال ۳ھ میں کفار قریش نے مدینہ پر حملہ کا منصوبہ بنایا۔ قریش نے اپنے تمام حلیفوں کو جن میں قبیلہ بنی کنانہ کے احابیش[2]

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص۱۹۷ ابن ہشام ج ۳ ص۶۴ ابن سعد ج ۲/۱ ص۲۵ طبری ۳ ص۹ (بقیہ اگلے صفحہ ۱۶۲ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی تھے اور انہوں نے اپنی عورتوں کو بھی ساتھ لیا تاکہ کوئی ان عورتوں کی ... سے میدان جنگ میں مقابلے سے فرار اختیار نہ کرے۔ کفار کے اس لشکر نے مکّہ سے چل ... مقام پر پڑاؤ ڈالا جسے عَینَین کہتے ہیں۔ یہ مقام مدینہ کی وادی کے کنارے ق... کی بنجر زمین میں اُحد پہاڑ کے قریب واقع تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی زمانہ میں خواب میں دیکھا کہ آپؐ کی تلوار کند ہو گئی ہے اور یہ کہ گائے ذبح کی جا رہی ہے۔ نیز یہ دیکھا کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ مضبوط و مستحکم آہنی زرہ کے اندر داخل کیا ہے۔ اس سے یہ تعبیر لی گئی کہ گائے کے ذبح کئے جانے سے مراد آپؐ کے اصحاب میں سے کچھ افراد کا شہید ہونا ہے۔ تلوار کے کند ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپؐ کے اہل بیت میں سے کسی کو مصیبت لاحق ہو گی اور زرہ سے مراد مدینہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے سامنے یہ خیال ظاہر کیا کہ اگر تمہاری رائے ہو تو مدینہ میں رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ ایسی حالت میں اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا تو ہم ان سے یہیں پر گلی گلی جنگ کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس رائے سے عبداللہ بن ابی ابن سلول نے اتفاق کیا کہ حضورؐ مدینہ میں قیام فرمائیں اور باہر نکل کر مقابلہ نہ کریں۔ لیکن صحابہ میں سے اُن بزرگ ہستیوں نے جن پر جہاد اور شہادت کا شوق غالب تھا اس بات پر اصرار کیا کہ باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ چنانچہ حضورؐ سلاح جنگ سے آراستہ ہو کر نکلے۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ اسی روز بنی نجّار میں سے ایک شخص مالک بن عمروؓ یا محرز بن عامرؓ کے انتقال پر آپؐ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(بقیہ صفحہ ۱۶۲ سے آگے) انساب الاشراف ج ۱ ص ۳۱۲ ابن سید الناس ج ۲ ص ۲ ابن کثیر ج ۴ ص ۹ زاد المعاد ج ۲ ص ۲۳۱ الامتاع ص ۱۱۴ المواہب ج ۱ ص ۱۱۹ [2] اَحَابیش۔ یہ قبیلہ قارہ میں سے ایک جتھا تھا جو اسلام سے قبل بنی لیث کے ساتھ اس جنگ میں شامل ہو گیا تھا جو بنو لیث اور قریش کے درمیان ہوئی تھی۔ یہ مکہ کے نشیبی علاقہ میں ایک پہاڑ حبشی کے قریب متمکن تھے اسی پہاڑ کے نام پر ان کا نام اَحابیش پڑ گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مُسلّح دیکھ کر یہ لوگ اپنی رائے پر نادم ہوئے کہ ہم نے حضورؐ کو خلافِ مرضی چلنے پر مجبور کیا۔ سب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے غلطی کی اگر آپ کی منشاء یہیں رہ کر مقابلہ کرنا ہے تو ٹھیک ہے! اس پر رسول اللہ نے فرمایا نبی کے لئے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ سلاحِ جنگ سے آراستہ ہو کر پھر ان کو لڑے بغیر اتار دے۔

حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار افراد کے ساتھ مدینہ سے نکلے اور مدینہ میں عبداللہ ابن اُمِ مکتومؓ کو نماز کی امامت کے لئے نائب مقرر کیا۔ جب آپؐ مدینہ واحد کے درمیان مقام الشوط پہنچے تو عبداللہ بن اُبی ابن سلول (منافق) ان میں سے قریب ایک تہائی آدمیوں کو لے کر غصہ میں یہ کہتا ہوا پلٹ گیا کہ اپنی رائے پر چلا جاتا ہے۔ یہ سب لوگ منافق تھے۔ اس موقعہ پر حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن حرام، (حضرت جابرؓ کے والد) ان لوگوں کے پیچھے گئے ان کو نصیحت کی خدا کا خوف دلایا اور ان سے پلٹ جانے کو کہا۔ لیکن انہوں نے لوٹنے سے انکار کیا۔ آخر عبداللہ بن عمروؓ رسول اللہ کے پاس لوٹ آئے۔

اس موقعہ پر انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر آپؐ فرمائیں تو ہم اپنے حُلفاء یہود سے مدد طلب کریں۔ رسولؐ اللہ نے اس کو ناپسند کیا کہ مشرک قوم سے مدد طلب کی جائے۔[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ بنو حارثہ کے مقام حَرّہ میں پہنچے۔ اس وقت آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کون شخص ہے جو قریب کے راستہ سے ہم کو لے چلے۔ قبیلہ بنو حارثہ میں سے ایک شخص ابو خیثمہ نے کہا یا رسولؐ اللہ میں لے چلتا ہوں۔ سو ابو خیثمہ بنو حارثہ کے کھیتوں میں سے ہو کر چلا۔ یہاں تک کہ آپؐ ایک شخص مربع بن قیظی کے باغ سے گزرے۔ یہ شخص بدفطرت (منافق) اور آنکھوں کا اندھا تھا جب اس کو حضورؐ اور مسلمانوں کے آنے کی خبر ہوئی تو یہ شخص مسلمانوں پر مٹی پھینکنے لگا اور کہنے لگا۔ اے محمدؐ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تم رسول ہو تو میں تمہارے لیے جائز نہیں رکھتا کہ تم میرے باغ میں داخل ہو۔ اس کے اس کہنے پر مسلمان اسے قتل کرنے کی نیت سے لپکے۔ حضورؐ نے صحابہ کو اس کے قتل کرنے سے منع کیا اور فرمایا جیسا یہ شخص آنکھوں کا اندھا ہے ایسا ہی دل کا بھی اندھا ہے۔ مگر سعدؓ بن زید اشہلی نے حضورؐ کے منع کرنے سے پہلے ہی اس کے ایک تیر مارا جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا۔

حضورؐ یہاں سے گزر کر احد پہاڑ کی گھاٹی میں جا کر ٹھہرے اور اپنی پشت اُحد پہاڑ کی طرف کر کے مسلمانوں سے فرمایا جب تک میں حکم نہ دوں تم لوگ جنگ نہ کرنا۔ قریش نے مسلمانوں کے کھیتوں میں اپنے گھوڑے اور اونٹ چرنے کے لئے چھوڑ دیئے تھے۔ جب حضورؐ نے جنگ کا ارادہ کیا اس وقت مسلمانوں کی تعداد سات سو رہ گئی تھی اور مشرکین کے لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔ مشرکین کے لشکر میں دو سو گھوڑے تھے حضورؐ نے پچاس تیر اندازوں کا ایک دستہ عبداللہ بن جبیرؓ کی قیادت میں اس درّے پر مقرر کیا جہاں سے حملہ کا خطرہ تھا۔ یہ اس دن سفید کپڑوں میں ملبوس تھے۔ آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ تم مشرکین کو تیروں کی ضرب سے روکے رکھنا تاکہ وہ پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ نہ کر دیں۔ خود حضورؐ نے اس روز دو زرہیں زیب تن فرما رکھی تھیں مسلمانوں کا علم جنگ حضرت مُصعب بن عمیرؓ کو دیا ان کا تعلق بنو عبدالدار سے تھا۔

اس جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرۃ بن جندب الفزاریؓ اور بنو حارثہ میں سے حضرت رافع بن خدیجؓ کو شرکت کی اجازت دی اس وقت ان دونوں کی عمریں پندرہ برس کی تھیں۔ رافع بن خدیجؓ تیر انداز تھے۔ مگر حضرت اسامہ بن زیدؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت زید بن ثابتؓ حضرت عمرو بن حزمؓ۔ (زیدؓ اور عمرو بن حزمؓ دونوں کا تعلق بنی نجار سے تھا) حضرت براء بن عازبؓ اور حضرت اُسید بن ظہیرؓ یہ دونوں بنی حارثہ سے تھے۔ عرابہ بن اوسؓ، حضرت زید بن ارقمؓ اور حضرت ابوسعید خدری کو بہ سبب صغر سنی واپس کر دیا تھا۔ پھر ان سب کو ایک سال بعد جنگ خندق کے موقعہ پر شرکت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اجازت دی۔ جنگِ اُحد میں ان سب حضرات کی عمریں چودہ سال کی تھیں۔

قریش نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا۔ لشکر کے میمنہ پر انہوں نے خالد بن ولید کو مقرر کیا اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ابو دجانہؓ سماک بن خراش (یہ بنی ساعدہ سے تھے) کے حوالے کی اس شرط کے ساتھ کہ وہ اس کا حق ادا کریں گے۔ ابو دجانہؓ بڑے بہادر دلیر اور فنونِ حرب سے واقف تھے۔

ابو عامر عبد عمرو بن صیفی بن مالک جو بنی ضبیعہ سے تعلق رکھتا تھا یہ حضرت حنظلہؓ غسیل الملائکہ کا باپ تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں راہبانہ زندگی بسر کرتا تھا۔ جب اسلام کا ظہور ہوا تو اس پر شقاوت و بدبختی غالب آگئی یہ رسول اللہ کی مخالفت میں مدینہ چھوڑ کر مکّہ چلا گیا تھا۔ قبیلہ اوس کے چند نوجوانوں کی جماعت بھی اس کے ساتھ ہو گئی تھی۔ یہ قبیلہ اوس کا سردار تھا۔ جنگ اُحد میں مشرکین کے ساتھ حاضر ہوا۔ اس نے قریش سے کہا تھا میری قوم میرے کہنے پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے منحرف ہو کر میرے ساتھ ہو جائے گی۔ جب جنگ اُحد میں اُبو عامر اہلِ مکّہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہوا تو اس نے اپنی قوم کو آواز دی اور کہا مجھے جانتے ہو میں کون ہوں۔ اس کی قوم کے ان لوگوں نے جو مسلمان ہو گئے تھے۔ کہا، اے فاسق! اللہ تیری آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کرے (تیری آرزو پوری نہ کرے)۔ یہ اپنی قوم کا یہ جواب سُن کر کہنے لگا۔ میرے بعد میری قوم شر میں مبتلا ہو گئی ہے۔ پھر اس نے مسلمانوں سے سخت جنگ کی۔

جنگ اُحد میں مسلمانوں کا شعار اللہ کی راہ میں جان دینا اور مر جانا تھا۔ اس معرکہ میں ابو دجانہؓ، طلحہؓ، حمزہؓ اور علیؓ نے بہادری کے بڑے جوہر دکھائے اور انس بن نضرؓ بھی ایسی بہادری سے لڑے کہ دوسرے اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز رہے۔ اسی طرح انصار کی ایک جماعت نے آگے بڑھتے ہوئے مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پیچھے نہ ہٹی۔ قریش کو شکست ہوئی۔ اس شکست کو دیکھ کران تیر اندازوں نے (جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کے درے پر متعین کیا تھا) کہا۔ اللہ نے دشمنوں کو شکست دے دی اب ہم کو یہاں بیٹھے رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کے امیر عبداللہ بن جبیرؓ نے ان کو رسولؐ اللہ کا فرمان یاد دلایا اور سمجھایا کہ وہ اپنی جگہ نہ چھوڑیں۔ اس پر وہ کہنے لگے اب قریش کو شکست ہو چکی ہے۔ انہوں نے اپنے امیر کی بات کی طرف کوئی توجہ نہیں کی اور وہاں سے ہٹ گئے۔ مشرکین مکہ نے اس جگہ کو خالی دیکھ کر پلٹ کر حملہ کر دیا۔ اس معرکہ میں جن کو اللہ تعالےٰ شہادت سے نوازنا چاہتا تھا ان کو شہادت سے نوازا۔ کفار کا لشکر حملہ کرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچا۔ حضرت مُصعَب بن عمیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچاؤ کے لئے سپر بن گئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے۔ رضوان اللہ علیہ۔ رسولؐ اللہ کے چہرے پر زخم آیا جس سے آپؐ کے نیچے کے اگلے چار دن دانت پتھر کے لگنے سے شہید ہو گئے اور خود کی کڑیاں آپ کے سر مبارک میں دھس گئیں۔ آپؐ نے اپنا جھنڈا حضرت مصعب بن عمیرؓ کے شہید ہو جانے کے بعد حضرت علیؓ کو دیا۔ جن دو بدبخت شخصوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی کیا تھا وہ عمرو بن قمیئہ اور عتبہ بن ابی وقاص تھے۔

حضرت حنظلہ بن ابی عامرؓ (غسیل الملائکہ) نے ابوسفیان پر حملہ کیا۔ جیسے ہی انہوں نے ابوسفیان پر غلبہ پایا شدّاد بن الاسود اللیثی نے حضرت حنظلہؓ پر حملہ کر کے ان کو شہید کر دیا۔ حضرت حنظلہؓ جب شہید کئے گئے تو یہ حالتِ جنابت میں تھے جیسا کہ ان کی بیوی نے بیان کیا۔ رسولؐ اللہ کے فرمان کے مطابق ان کو ملائکہ نے غسل دیا۔ (اسی وجہ سے یہ غَسیل الملائکہ کہلاتے ہیں) مشرکین مکہ کے علم بردار لڑ لڑ قتل ہو رہے تھے حتیٰ کہ ان کا جھنڈا گر گیا اسی وقت ایک مشرک خاتون عمرو بنت علقمہ الحارثیہ نے اس جھنڈے کو بڑھ کر اٹھا لیا۔ یہ دیکھ کر قریش ہر طرف سے سمٹ کر اس جگہ اکھٹے ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ نقیبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدؐ بن مسلم ابن شہاب الزُہری کے چچا عبداللہ بن شہاب الزہری ہی وہ شخص تھا جس نے رسولؐ اللہ کے چہرے کو زخمی کیا تھا اور رسولؐ اللہ پر پتھر مارے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ ایک گڑھے میں گر گئے۔ یہ وہ گڑھا تھا جو ابو عامر اوسی نے مسلمانوں کے لئے کھودا تھا کہ وہ دھوکہ سے اس میں گریں۔ حضرت علیؓ نے حضورؐ کو اس گڑھے سے نکالنے کے لئے ہاتھ پکڑا حضرت طلحہ بن عبداللہ رضؓ نے اٹھالیا اور آپؐ گڑھے سے نکل کر سیدھے کھڑے ہوئے۔ مالک بن سنانؓ، ابو سعید خُدریؓ کے والد نے آپؐ کے زخم سے خون چوس کر کلیاں کیں۔ خَود کی کڑیوں میں سے دو کڑیاں آپ کے چہرے مبارک میں دھنس گئی تھیں۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے ان کو اپنے دانتوں سے نکالا جس سے ان کے دو دانت ٹوٹ گئے اور یہ ٹوٹے ہوئے دانت اِن کے لئے زینت بن گئے۔

جس وقت مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہجوم کیا تو مسلمانوں کی ایک جماعت جن کی تعداد تقریباً سات یا کچھ زیادہ تھی حضورؐ پر جان دینے کے لئے آگے بڑھی وہ سب ایک ایک کر کے شہید ہو گئے۔ ان میں سے آخر میں جو شہید ہوئے وہ عمارہؓ بن یزید بن السکن تھے۔ اس کے بعد حضرت طلحہؓ کفار سے ایسے لڑے جیسے ایک فرد نہیں بلکہ ایک جماعت لڑتی ہے حتیٰ کہ مشرکین کو حضورؐ کے پاس سے مار مار کر ہٹا دیا۔

اُمِّ عمارہ نسیبہؓ بنت کعب المازنیہ بھی اُحد کی جنگ میں خوب بہادری سے لڑ رہی تھیں انہوں نے عمرو بن قمیئہ پر تلوار سے چند وار کئے لیکن وہ بدبخت دشمن خدا دو زرہیں پہنے ہوئے تھا تلوار اس پر کارگر نہیں ہوئی۔ پلٹ کر عمرو بن قمیئہ نے حضرت اُم عمارہ پر تلوار سے وار کیا جس سے ان کا شانہ زخمی ہو گیا۔ حضرت ابو دجانہؓ اپنی پشت سے حضورؐ پر ڈھال بنائے ہوئے تھے۔ تیر ان کی پُشت پر پڑ رہے تھے مگر وہ اپنے جسم کو حرکت نہیں دے رہے تھے کہ کہیں کوئی تیر رسولؐ اللہ کے نہ لگ جائے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضورؐ کے پاس کھڑے ہوئے کفار کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے فرماتے جاتے تھے تیر مارے جاؤ۔ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔ اسی دن حضرت قتادہ رضی کی آنکھ پر ایسی ضرب آئی جس سے ان کی آنکھ نکل کر رخسار پر آپڑی وہ اسی حالت میں رسول اللہ کے پاس آئے آپ نے اپنے دستِ مبارک سے اس آنکھ کے ڈھیلہ کو حلقہ میں رکھدیا اسی وقت ان کی آنکھ پہلے سے زیادہ صحیح وسالم اور دیکھنے میں تیز ہوگئی۔

اسی معرکہ میں حضرت انسؓ بن مالکؓ کے چچا انسؓ بن نضرؓ کا گزر صحابہ کی ایک جماعت کے پاس سے ہوا یہ لوگ مایوس شکستہ دل ہتھیار ڈالے ہوئے بیٹھے تھے کہ حضرت انسؓ بن نضرؓ نے ان سے کہا تم لوگ کیسے بیٹھے ہوئے ہو انھوں نے کہا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو شہید ہو گئے اب ہم کیا کریں۔ انسؓ بن نضرؓ نے کہا پھر تم رسول اللہ کے بعد زندہ رہ کر کیا کروگے جس طرح حضورؐ نے خدا کی راہ میں جان دی اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں جان دے دو۔ یہ کہہ کر وہ کفار کی طرف پلٹے راستہ میں سعدؓ بن معاذ سے ملاقات ہوئی ان سے کہا اے سعد! میں احد کی جانب سے جنت کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں اور پھر اس بہادری سے لڑے کہ آخر شہید ہو گئے۔ رضوان اللہ علیہ۔ مرنے کے بعد ان کے جسم پر ستر زخم کے نشان پائے گئے۔

اسی دن عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو بیس کے قریب زخم آئے۔ بعض زخم ان کی ٹانگ میں آئے جس کے سبب سے ان کی ٹانگ میں لنگ ہو گیا تھا۔

لوگوں میں حضورؐ کے قتل کی خبر مشہور ہونے کے بعد جس شخص نے سب سے پہلے آپ کو پہچانا وہ کعب بن مالک الشاعرؓ تھے۔ جو بنو سلمہ میں سے تھے۔ انہوں نے بلند آواز سے پکار کر کہا یا معشر المسلمین! خوش ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح وسلامت موجود ہیں۔ رسول اللہ نے انہیں خاموش رہنے کو فرمایا۔ جب مسلمانوں نے حضورؐ کو پہچان لیا تو سب آپؐ کی طرف جمع ہونے لگے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ گھاٹی کی طرف تشریف لے گئے ان میں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، حارثؓ بن الصمہؓ انصاری وغیرہ صحابہ تھے۔ جب آپؐ پہاڑی کی گھاٹی کے قریب پہنچے تو اُبی بن خلف نے آپؐ کو دیکھ لیا۔ آپؐ نے اسی وقت حارث بن الصمہؓ انصاری سے نیزہ لیا اور اس کی گردن پر ایسا مارا کہ وہ شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ مشرکینِ مکہ نے اسکو دیکھ کر کہا۔ تجھے ایسا زیادہ زخم تو نہیں آیا ہے۔ اس نے کہا خدا کی قسم! اگر محمد مجھ پر تھوک بھی دیتے تو میں اس سے ہی مرجاتا۔ (یعنی ان کے لگائے ہوئے زخم کو تم معمولی نہ سمجھو)۔ اُبی وہ شخص ہے جس نے مکہ میں رسول اللہ کو قتل کرنے کا عہد کیا تھا۔ اس کے جواب میں رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ ان شاءاللہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ اسی کے مطابق یہ دشمنِ خدا مکہ کی طرف لوٹتے ہوئے مقام سَرِف میں پہنچ کر مرگیا۔

۱ جب رسول اللہ زخمی ہوئے تھے تو حضرت علیؓ چمڑے کی بنی ہوئی ڈھال میں پانی بھر کر حضورؐ کے پاس لائے۔ آپؐ نے اس میں بدبُو محسوس کرکے چھوڑ دیا یعنی اس کو پیا نہیں صرف اپنا چہرہ وغیرہ دھویا۔ پھر حضورؐ نے پہاڑی کی ایک اونچی چٹان پر چڑھنا چاہا۔ مگر چونکہ آپؐ دو زرہیں پہنے ہوئے تھے۔ اس سے آپؐ کا بدن بھاری ہوگیا تھا۔ آپؐ چڑھ نہ سکے۔ طلحہ بن عبید اللہؓ یہ دیکھ کر نیچے بیٹھ گئے اور آپؐ طلحہؓ کی پشت پر چڑھ کر (چٹان پر) پہنچ گئے اس وقت نماز کا وقت ہوگیا تھا۔ وہیں آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپؐ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ ۱

مسلمان اس معرکہ احد میں شکست کھا چکے تھے ان میں سے بعض مسلمان بھاگ کر اعوص سے ورے مقام جلعب[۱] پر پہنچے ان میں حضرت عثمان بن عفانؓ۔ عثمان بن عبید اللہ

---

[۱] ایک روایت میں جعب ہے یہ اعوص کے قریب مدینہ کی جانب ایک پہاڑی ہے یہاں یہ تین اصحاب عثمان بن عفان، عقبہ بن عثمان، سعد بن عثمان تین دن ٹھہرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاری تھے۔ کہتے ہیں کہ انہی کے درگزر کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۔ إلى الآخر الآية ۔

(تم میں سے جو لوگ مقابلے کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے۔ ان کی اس لغزش کا سبب یہ تھا کہ ان کی بعض کمزوریوں کی وجہ سے شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیئے تھے اللہ نے انہیں معاف کر دیا)۔

اس احد کے معرکہ میں حسیل بن جابرؓ یہ ابو حذیفہ کے والد یمانؓ تھے اور ثابت بن وقشؓ یہ دونوں حضرات بہت بوڑھے تھے یہ رسولؐ اللہ کی طرف سے عورتوں بچوں اور بوڑھوں کے ساتھ مقام اطام میں چھوڑ دیئے گئے تھے۔ انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا: ہماری عمر تھوڑی سی باقی ہے آج نہیں تو کل مر جائیں گے ہم بھی کفار سے لڑنے کے لئے چلیں اور حضورؐ سے کیوں نہ جا ملیں۔ شاید اللہ تعالے ہم کو شہادت سے نوازدے۔ یہ تلواریں لئے چل پڑے۔ بہر حال ثابت بن وقشؓ کو کفار نے شہید کر دیا۔ اور حسیل بن جابرؓ ابو حذیفہ کے والد یمان کو اس ہنگامے اور افراتفری میں مسلمانوں نے مشرکین میں سے سمجھتے ہوئے ناواقفیت میں قتل کر دیا۔ کہتے ہیں ان کو عبداللہ بن مسعودؓ کے بھائی عتبہ بن مسعود نے قتل کیا تھا۔ حضرت ابو حذیفہؓ نے اپنے باپ کی طرف سے دیت معاف کر دی۔

جنگ احد کے شہداء میں ایک شخص مخیریق تھا۔ یہ یہود کے قبیلہ بنی ثعلبہ بن فطیون میں سے تھا۔ اس نے اس معرکہ میں یہود کو رسولؐ اللہ کی مدد کے لئے بلایا اور ان سے کہا اے گروہ یہود! تم جانتے ہو کہ محمد کی مدد کرنا تم کو لازمی و ضروری ہے۔ انہوں نے کہا۔ آج ہفتہ کا دن ہے۔ مخیریق نے کہا۔ ایسے موقع میں ہفتہ کی کوئی قید نہیں یعنی ہفتہ کے دن نیک کام کرنے میں کیا حرج ہے۔ لیکن اس نے اپنے ہتھیار لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کفار سے قتال کیا اور شہید ہو گیا۔ اس نے چلتے ہوئے وصیت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی اگر میں جنگ میں مارا جاؤں تو میرا کل سرمایہ رسولؐ اللہ کے لئے ہے وہ جس طرح چاہیں اس میں تصرف کریں۔ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بعض صدقات مدینہ میں کئے تھے وہ مخیریق کے مال میں سے تھے۔

حارث بن سوید بن الصامت ایک منافق تھا۔ یہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ احد میں شریک ہوا۔ جب مسلمانوں کی کفار سے مڈبھیڑ ہوئی تو یہ موقع پاکر مجذر بن زیاد البلوی کو اور بنی ضبیعہ میں سے قیس بن زیاد کو قتل کر کے کفار سے جا ملا۔ کہتے ہیں کہ مجذر نے زمانہ جاہلیت میں اوس وخزرج کی جنگ میں حارث کے والد سوید کو قتل کر دیا تھا۔ حارث بن سوید مکہ میں اپنی قوم کے پاس چلا گیا۔ وہاں مقیم ہو گیا۔ اللہ نے اس کو مہلت دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس کے بارے میں معلوم ہو گیا۔ جب رسولؐ اللہ قبار میں پہنچے تو انصار اہل قبار آپؐ کے پاس آئے ان میں حارث بن سوید بھی تھا جو زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس تھا۔ رسولؐ اللہ نے جب اس کو دیکھا تو عویم بن ساعدؓ کو حارث کی گردن مارنے کا حکم دیا اس نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ کیوں؟ آپؐ نے فرمایا تم نے جنگ احد میں مجذر بن زیاد کو قتل کیا تھا۔ حارث نے پھر کوئی بات نہیں کی۔ عویم نے اس کی گردن مار دی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے چل پڑے اور مزید قیام نہیں فرمایا۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس نے رسولؐ اللہ سے کہا میں نے اس کو خواہ مخواہ بلا وجہ قتل نہیں کیا تھا اصل میں جب میں نے مجذر کو دیکھا اور مجھے یہ یاد آیا کہ یہ میرے باپ کا قاتل ہے تو میں اپنے آپ پر قابو نہ پاسکا اور اس کو قتل کر دیا۔

قبیلہ بنو عبدالاشہل میں سے ایک شخص عمرو بن ثابت بن وقش جو اصیرم کے نام سے معروف تھا، اس نے پہلے اسلام لانے سے انکار کیا تھا۔ جنگ احد میں اسکو سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ نے اس کے قلب میں اسلام ڈال دیا۔ اس نے اسی جنگ میں اپنی تلوار لی اور رسولؐ اللہ کے ساتھ کفار سے قتال کیا۔ اس قتال میں اسکو بھی زخم آئے لیکن اس کے بارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کسی کو کچھ معلوم نہ ہوا۔ جب جنگ ختم ہوئی اور بنو عبد الاشہل کے لوگوں نے اپنے مقتولوں کو تلاش کرنا شروع کیا تو ان مقتولوں میں اسکو بھی کچھ زخمی پایا۔ اس کو دیکھ کر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے خدا کی قسم یہ تو اُصیرم ہے اور کہنے لگے ہم نے تو اس کو اسلام کا منکر پایا تھا۔ پھر لوگوں نے اُصیرم سے پوچھا تم یہاں کیسے آئے؟ آیا اسلام کی رغبت سے یا قوم کی حمایت کے جذبے سے۔ اس نے کہا نہیں! بلکہ اسلام کی رغبت سے میں اللہ و رسولؐ پر ایمان لایا پھر میں نے رسولؐ اللہ کے ساتھ ہو کر کفار سے قتال کیا حتیٰ کہ میری حالت یہ ہوئی جس میں تم مجھ کو دیکھ رہے ہو پھر اسی وقت اُصیرمؓ کی روح خُلد بریں کی طرف پرواز کر گئی۔ صحابہ نے اس کا ذکر حضورؐ کی خدمت میں کیا۔ آپؐ نے کہا اُصیرمؓ جنّتی ہے۔

بنو ظفر میں ایک غیر معروف شخص تھا جس کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ کون ہے اور کس قبیلہ کا ہے۔ اسکو قزمان کہا جاتا تھا۔ جنگِ احد میں اس شخص نے سات مشرکوں کو قتل کیا تھا اور اسی میں یہ خود بھی شدید زخمی ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں خبر دی گئی تو آپؐ نے فرمایا یہ دوزخی ہے۔ کہتے ہیں لوگوں نے جب اس سے کہا تجھے جنّت کی خوشخبری ہو تو کہنے لگا کیسی خوشخبری! میں تو صرف اپنی قوم کی حمایت کی میں لڑا ہوں جب اس پر زخم کی تکلیف زیادہ ہوئی تو اس نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اپنی بعض رگوں کو کاٹ لیا۔ جس سے خون جاری ہوا اور مر گیا۔ اس طرح حضورؐ کی پیشنگوئی اس کے بارے میں پوری ہوئی۔ اس جنگ میں مسلمان شہداء کا مثلہ کیا گیا تھا۔

جب قریش واپس جانے کے بعد مسلمان اپنے مقتولین کو میدان جنگ سے منتقل کرنے لگے تو رسولؐ اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان شہداء کو اُسی جگہ دفن کیا جائے وہاں سے منتقل نہ کیا جائے اور نہ ہی ان کو غسل دیا جائے بلکہ اُن کو اُن کے خون آلود کپڑوں میں ہی دفن کیا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہدائے اُحد کا تذکرہ[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ان کو وحشی نے جو بنو نوفل بن عبد مناف کا غلام تھا شہید کیا تھا۔ اسی وجہ سے یہ غلامی سے آزاد ہوا۔ وحشی نے حضرت حمزہؓ کے ایک چھوٹا سا نیزہ مارا جس کو حربہ کہتے ہیں وہ ان کے ناف میں لگا جس سے حضرت حمزہؓ شہید ہو گئے۔ اس کے بعد یہ وحشی اسلام لے آیا۔ پھر اس نے اسی نیزہ سے یمامہ کی جنگ میں مسیلمہ کذّاب کو قتل کیا۔

عبداللہ بن جحش[2] رضؓ حلیف بنی امیہ ــــ کہا گیا ہے کہ ان کو حضرت حمزہؓ کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا گیا۔ کیونکہ رسول اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ وہ گہری قبریں کھودیں اور دو دو تین تین افراد ایک قبر میں دفن کر دئے جائیں اور دفن کرنے میں اس کو مقدم رکھیں جو زیادہ قاری ہو۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا کہ میں اور عبداللہ بن جحشؓ دونوں صبح کے وقت جنگ احد کے دن بیٹھے ہوئے آرزو کر رہے تھے۔ میں نے خدا سے دعا کی کہ اے اللہ! میرا سامنا ایک ایسے شخص سے ہو جو کفر میں بڑھا ہوا ہو اور شدید الغضب ہو۔ وہ مجھ سے قتال کرے میں اس پر غالب آکر اسکو قتل کر دوں اور اس کے ہتھیاروں پر قبضہ کر لوں۔ کہتے ہیں عبداللہ بن جحشؓ نے بھی دعا کی تھی اے اللہ! میری مڈبھیڑ مشرکین میں سے ایک ایسے شخص سے ہو جو اپنے کفر میں زیادہ بڑھا ہوا ہو اور شدید الغضب ہو۔ میں اس سے مقابلہ کروں وہ مجھے قتل کر دے میرے ہتھیار مجھ سے چھین لے اور میری ناک کان کاٹ کر مثلہ کر دے۔ اے اللہ! جب میری تجھ سے ملاقات ہو اور تو مجھ سے قیامت کے دن سوال کرے کہ یہ ناک و کان کیسے کٹے تو کہوں۔ اے اللہ! تیری خاطر ـ

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص ۲۹۱ ۔ ابن ہشام ج ۳ ص ۱۲۹ ابن سعد ج ۲ /۱ ص ۲۹ تلقیح الفہوم ص ۲۲۴ ۔ ابن سید الناس ج ۲ ص ۲ ابن کثیر ج ۴ ص ۲۰ ، ص ۴۶ الامتاع ص ۱۶۰ ۔ [2] یہ حضرت حمزہ کے بھانجے اور عبدالمطلب کے نواسے تھے۔ مرتب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعدؓ کہتے تھے خدا کی قسم میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اسی دن آخر میں شہید ہوگئے، میں نے دیکھا کہ مشرکین میں سے ایک شخص کے ہاتھ میں ان کی ناک کان ایک تاگے میں بندھی ہوئی تھی۔ حضرت سعدؓ کہتے تھے کہ عبداللہ بن جحشؓ جذبہ خیر میں مجھ سے بڑھے ہوئے تھے۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ۔ ان کو ابن قمیئہ لیثی نے شہید کیا۔

عثمان بن عثمانؓ۔ یہ شماس بن عثمان مخزومی تھے۔

انصار میں سے جو قبیلہ اوس اور بنو عبدالاشہل سے تعلق رکھتے تھے:۔

عمرو بن معاذ بن النعمانؓ برادر سعد بن معاذؓ، حارث بن انس بن رافعؓ۔

عمارہ بن زیاد بن سکنؓ۔ سلمہؓ اور عمروؓ فرزندان ثابت بن وقش۔

ان کے والد ثابت بن وقشؓ۔ ان کے بھائی رفاعہ بن وقشؓ

حباب بن قیظیؓ۔ صیفی بن قیظیؓ۔ عباد بن سہلؓ۔ حارث بن اوس بن معاذ برادر زادہ سعد بن معاذؓ۔

یمان ۔ حضرت ابو حذیفہ کے والد حسیل بن جابرؓ۔

اہل راتج یعنی بنو عبدالاشہل میں سے :۔

ایاسؓ بن اوس بن عتیک۔ عبیدؓ بن التیہان۔ حبیبؓ بن زید بن تیم۔ یہ تین اشخاص تھے۔

بنو ظفر میں سے :۔ یزیدؓ یا زید بن حاطب۔

بنو عمرو بن عوفؓ کی ایک شاخ بنو ضبیعہ بن زید میں سے :۔ ابو سفیانؓ بن الحارث بن قیس بن زید۔ حنظلہؓ (غسیل الملائکہ) بن ابی عامر بن صیفی بن نعمان۔

بنو عبید بن زید میں سے :۔ انیس بن قتادہؓ۔

بنو ثعلبہ بن عمرو بن عوف میں سے :۔ ابو حبہ بن عمرو بن ثابت، یہ سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی تھے۔ عبداللہؓ بن جبیر بن النعمان۔ یہ تیر اندازوں کا جو دستہ نہ ٹھا سکے امیر تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو السّلم بن امرئ القیس بن مالک بن الاوس میں سے :۔
خیثمہ رضؓ۔ سعد بن خیثمہ کے والد۔

بنو عجلان کے حُلفاء میں سے :۔ عبداللہ بن سلمہ رضؓ۔

بنو معاویہ بن مالک میں سے :۔ سبیع رضؓ بن حاطب بن الحارث بن قیس۔

بنو خطمہ میں سے :۔ عُمیر رضؓ بن عدیؓ۔ بنو خطمہ میں اس وقت ان کے علاوہ کوئی مسلمان نہ تھا یہ اپنے قبیلہ میں سے تنہا تھے۔

بنو نجار کی شاخ بنو سواد میں سے :۔ عمرو بن قیس رضؓ ان کے بیٹے قیس بن عمرو بن قیس۔ ثابت رضؓ بن عمرو بن زید۔ عامر بن مخلد رضؓ یہ چار اشخاص تھے۔

بنو مبذول بن مالک بن نجار میں سے :۔ ابو ہبیرہ رضؓ بن الحارث اور عمرو بن مُطرّف۔

بنو عمرو بن مالک بن النجار میں سے :۔
اوس بن ثابت رضؓ بن المنذر یہ حسان بن ثابت رضؓ کے بھائی تھے۔

بنو عدی بن نجار میں سے :۔

انس بن نضر بن ضمضم رضؓ۔ یہ حضورؐ کے خادم حضرت انس بن مالک رضؓ کے چچا تھے۔

بنو مازن بن نجار میں سے :۔ قیس بن مخلد رضؓ اور ان کا غلام کیسان رضؓ۔ یہ دو اشخاص تھے۔

بنو حارث بن خزرج میں سے :۔
خارجہ رضؓ بن زید بن ابی زھیر۔ سعد بن ربیع بن عمرو رضؓ یہ دونوں ایک قبر میں دفن کیے گئے۔
اوس رضؓ بن ارقم بن زید۔ یہ زید بن ارقم کے بھائی تھے۔

بنو ابجر میں سے جن کو بنو خدرہ بھی کہتے ہیں :۔ مالک بن سنان رضؓ۔ ابو سعید خدریؓ

لہ ابن ہشام ج ۲ ص ۱۳۳۔ استیعاب۔ اسد الغابہ اور اصابہ میں مذکور ہے کہ وہ شخص جو خطمہ میں سے شہید ہوا۔ وہ حارث بن عدی ہیں نہ کہ عمیر بن عدی۔ واقدی اور اہل مغازی نے کہا کہ عمیر بن عدیؓ تو جنگ خندق کے سوا کسی جنگ میں حاضر نہیں ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے والد۔ سعیدؓ بن سوید بن قیس۔ عتبہؓ بن ربیع بن رافع۔

بنو ساعدہ بن کعب بن خزرج میں سے :۔

ثعلبہؓ بن سعد بن مالک اور ثقفؓ بن فروہ بن بدن۔

بنو طریف (قبیلہ سعد بن عبادہ) میں سے :۔

عبداللہ بن عمروؓ بن وہب اور ضمرہؓ یہ بنو جہینیہ میں سے ان کے حلیف تھے۔

بنو عوف بن خزرج کی شاخ بنو سالم اور بنو مالک بن عجلان میں سے :۔

نوفل بن عبداللہؓ۔ عباس بن عبادہ بن نضلہ۔ نعمانؓ بن مالک بن ثعلبہ۔

مجذر بن زیاد البلویؓ ان کے حلیف تھے اور عبادہ بن حسحاسؓ۔

نعمانؓ۔ مجذرؓ اور عبادہؓ یہ تینوں ایک قبر میں دفن کیے گئے تھے۔

بنو سلمہ میں سے :۔

۱۔ عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ۔ یہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کے والد تھے۔ انہوں نے صبح کے وقت شراب پی لی تھی اور اسی دن صبح شہید ہو گئے۔ یہ شراب کی حرمت سے قبل کا واقعہ ہے۔

۲۔ عمرو بن الجموح بن زیدؓ۔ یہ دونوں ایک ہی قبر میں دفن ہوئے۔ یہ دونوں گہرے دوست تھے۔ ان کے بیٹے خلاد بن عمرو بن الجموحؓ۔ ابو ایمن عمرو بن الجموح کے مولیٰ۔

بنو سواد بن غنم میں سے :۔

سلیمؓ بن عمرو بن حدیدہ۔ ان کے آزاد کردہ غلام عنترہ اور سہل بن قیسؓ بن ابی کعب۔

بنو زریق بن عامر میں سے :۔

ذکوان بن عبد قیسؓ۔ عبیدؓ بن معلّٰی بن لوذان۔ یہ سب سینتیس[۶۵] اشخاص تھے۔

شہدائے احد میں قبیلہ اوس میں سے مندرجہ ذیل اشخاص کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

مالک بن نمیلہؓ یہ بنو معاویہ بن مالک کے حلیف تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو خطمہ میں سے :۔ خطمہ کا نام عبداللہ بن جشم بن مالک بن اوس تھا۔

حارث رضؓ بن عدی بن خرشہ ۔

قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سواد بن مالک میں سے جو شہید ہوئے۔

مالک بن ایاس رضؓ ۔

بنو عمرو بن مالک بن نجار میں سے :۔ ایاس بن عدی رضؓ ۔

بنو سالم بن عوف میں سے :۔ عمرو بن ایاس رضؓ ۔

اس طرح یہ کل ستر اشخاص تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شہدائے احد پر ان کے دفن کے وقت نماز جنازہ نہیں پڑھی ۔

غزوۂ اُحد میں مشرکین مکہ کے مقتولین

مشرکینِ مکّہ میں سے قتل ہونے والوں کی تعداد بائیس ۲۲ تھی ۔

بنو عبدالدار میں سے :۔

طلحہ ۔ ابو سعید یا ابو سعد ۔ عثمان ۔ یہ تینوں ابو طلحہ کے بیٹے تھے ۔ ابو طلحہ کا نام عبداللہ بن عبدالعزیٰ تھا ۔

مسافع ۔ جلاس ۔ حارث ۔ کلاب ۔ یہ طلحہ بن ابی طلحہ کے بیٹے تھے ۔

ارطاۃ بن عبد شرحبیل بن ہاشم ۔ ان کا ابن عم ابو یزید بن عمیر بن ہاشم ۔

ان دونوں کا ابن عم قاسط بن شریح اور صواب مولیٰ ابی طلحہ ۔

بنو اسد بن عبدالعزیٰ میں سے :۔ عبداللہ بن حمید بن زہیر ۔

بنو زہرا بن کلاب میں سے :۔ ابو الحکم بن اخنس بن شریق ۔ اس کو حضرت علی رضؓ نے قتل کیا ۔ سباع بن عبدالعزیٰ خزاعی ۔ ان کا حلیف تھا ۔

بنو مخزوم میں سے :۔ ہشام بن ابی امیہ بن مغیرہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضؓ کا بھائی ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولید بن العاص بن ہشام بن مغیرہ۔ ابو آمیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ۔ خالد بن الاعلم۔

بنو جمح میں سے :۔

ابو عزہ شاعر (نام عمرو بن عبداللہ) رسول اللہ نے اس کو جنگ بدر میں قید کر لیا تھا۔ پھر اس پر احسان رکھ کر بغیر فدیہ کے چھوڑ دیا تھا اور اس سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ آپؐ کے خلاف کسی کی مدد نہ کریگا لیکن اس نے نقض عہد کیا پھر یہ جنگ احد میں گرفتار ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی گردن مار دینے کا حکم دیا سو اس کو قتل کر دیا گیا۔ اس وقت اس سے کہا گیا اب تو فخریہ مکہ میں یہ نہیں کہہ سکے گا کہ میں نے محمدؐ کو دو دفعہ دھوکہ دیا۔

یہ ابو عزہ شاعر اور اُبی بن خلف۔ یہ دونوں احد میں مقتول ہوئے۔

بنو عامر بن لوی میں سے :۔ عبیدہ بن جابر، شیبہ بن مالک بن المضرب، یہ دو اشخاص تھے جو احد میں مقتول ہوئے۔

غزوہ حمراء الاسد[1]

جنگ احد کا واقعہ ہفتہ کے دن ۱۵ ارشوال ۳ھ میں پیش آیا۔ پھر دوسرے دن اتوار ۱۶ رشوال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی طرف سے اعلان ہوا کہ دشمن کا تعاقب کرنا ہے (یہ اس وجہ سے کہ کہیں کفار مسلمانوں کو مغلوب سمجھ کر دوبارہ مدینہ پر حملہ آور نہ ہو جائیں) اس وقت رسول اللہ نے صحابہ سے یہ عہد لیا کہ غزوہ احد میں جو شریک ہوئے تھے ان کے سوا کوئی اور اس مہم میں شریک نہیں ہوگا۔ اس موقعہ پر حضرت جابرؓ بن عبداللہ نے آپؐ کے ساتھ نکلنے کی اجازت چاہی آپ نے ان کو اجازت دے دی۔

---

[1] ملاحظہ ہو۔ واقدی ص۳۲۵ ابن ہشام ج ۳ ص۱۰۱ ابن سعد ج ۲ /۱ ص۳۴ طبری ج ۳ ص۲۹ ابن سیدالناس ج ۲ ص۳۷ ابن کثیر ج ۴ ص۴۸ الامتاع ص۱۶۶ المواہب ج ۱ ص۱۳۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان رسول اللہ کے ساتھ اس مہم میں باوجود تھکے ہوئے اور زخمی ہونے کے نکلے۔ آپؐ صبر و استقلال کے ساتھ دشمن کو خوف زدہ کرتے ہوئے حمراء الاسد پہنچے۔ یہ مقام مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن پیر منگل اور بدھ تک قیام کیا۔ پھر آپؐ مدینہ واپس تشریف لے آئے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حمراء الاسد میں تھے تو معبد بن ابی معبد الخزاعی یہ اس وقت مشرک ہی تھا آپؐ کے پاس آیا آپؐ سے ملنے کے بعد وہ ابوسفیان اور کفار قریش سے مقام روحا میں جاکر ملا اور ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ان کے تعاقب میں نکل رہے ہیں۔ ان کے ساتھ اس قدر لشکر جرار ہے کہ ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اس خبر نے قریش کی قوت کو توڑ دیا حالانکہ وہ مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کی خبر سے ان کی ہمتیں پست ہوگئیں اور مکہ کی طرف واپس چلے گئے! اس معرکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ بن مغیرہ بن العاص بن امیہ کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ آپؐ نے اس کی گردن مار دینے کا حکم دیا یہ عبدالملک بن مروان کی ماں عائشہ کا باپ تھا۔

واقعۂ رجیع[1]

جنگ اُحد کے بعد نصف صفر سنہ ۴ھ میں بنی عضل اور بنی قارہ کا ایک گروہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا یہ دونوں قبیلے بنوالھون بن الخزیمہ بن مدرکہ کی شاخ سے تھے۔ اس گروہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگوں میں کچھ اسلام کی طرف رغبت پائی جاتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو ہمارے ساتھ بھیجیں تاکہ وہ ہم

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی صفحہ ۳۴۴ ابن ہشام ج ۳ صفحہ ۱۷۸ ابن سعد ج ۲/۱ صفحہ ۳۹ طبری ج ۳ صفحہ ۲۹ ابن سید الناس ج ۲ صفحہ ۴ ابن کثیر ج ۴ صفحہ ۶۲ الامتاع صفحہ ۱۷۴ المواہب ج ۱ صفحہ ۱۳۰ صحیح بخاری ج ۵ صفحہ ۱۰۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں دین کی سمجھ پیدا کریں۔ سو حضورؐ نے ان کے کہنے پر اپنے اصحاب میں سے چھ[1] اشخاص کو بھیجا جن کے نام یہ تھے۔

مرثدؓ بن ابی مرثد غنوی۔ خالدؓ بن بکیر لیثی۔ عاصمؓ بن ثابت بن ابی اقلح۔ یہ عاصمؓ بنو عمرو بن عوف بن اوس قبیلہ کے ایک فرد تھے۔ خبیب بن عدیؓ۔ یہ قبیلہ بنو جحجبی بن کلفہ بن عمرو بن عوف میں سے تھے۔ زید بن الدثنہؓ۔ ان کا تعلق بنو بیاضہ بن عامر سے تھا۔ اور عبداللہ بن طارقؓ یہ بنو ظفر کے حلیف تھے۔

ان سب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد بن ابی مرثدؓ غنوی کو سردار مقرر کیا۔ جب قبیلہ عضل اور قارہ کے لوگ اُن چند اصحاب کو لے کر مقام رجیع میں پہنچے جو حجاز کے کنارے الہداۃ کے مقام پر بنو ہذیل کا ایک پنگھٹ تھا تو ان لوگوں نے مسلمانوں کے ساتھ غداری کی اور قبیلہ ہذیل کو مدد کے لئے پکارا۔ اِدھر مسلمان اپنی سواریوں پر آرام کر رہے تھے اور کچھ سوچنے بھی نہ پائے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ ان کو مسلح افراد نے چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا ہے اور اُن کے ہاتھ میں ننگی تلواریں ہیں۔ ان مسلمانوں نے بھی اپنی تلواریں سُونت لیں تاکہ اُن کا مقابلہ کریں۔ اس صورت حال کو دیکھ کر انہوں نے ان کو اطمینان دلایا اور ان کو بتایا کہ ہم تم کو قتل کرنا نہیں چاہتے ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم کو پکڑ کر اہل مکہ کے حوالے کریں اور اُن سے کچھ معاوضہ حاصل کریں۔ مرثد بن ابی مرثدؓ۔ خالد بن بکیرؓ اور عاصم بن ثابتؓ نے اس بات کو ماننے سے انکار کیا اور کہا خدا کی قسم ہم کسی مشرک کے عہد و پیمان پر کبھی اطمینان نہیں کریں گے۔ انہوں نے کفار سے مقابلہ کیا اور شہید ہو گئے۔ اور عاصمؓ جن کی کنیت ابو سلیمان تھی انہوں نے جنگ احد میں بنو عبدالدار کے دو نوجوانوں کو جو

---

[1] صحیح بخاری میں ہے کہ وہ دس اصحاب تھے۔ یہی قول ابن سید الناس کا ہے۔ واقدی میں دس کے بجائے سات کا ذکر ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ وہ دس ہی تھے۔ احادیث و سیر کی کتابوں میں سات کے نام معلوم ہیں۔ ساتواں شخص جس کا ابن حزم نے ذکر نہیں کیا وہ معتب بن عبید تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلافہ بنت سعد کے بیٹے تھے قتل کر دیا تھا۔ اس عورت نے اپنے بیٹوں کے قتل کے وقت نذر مانی تھی کہ اگر اس کو موقع ملا تو وہ عاصم کی کھوپڑی میں شراب پیئے گی۔ جب بنو ہذیل نے یہ چاہا کہ اس کے سر کو لے کر سلافہ بنت سعد کے ہاتھ فروخت کریں تو اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا کہ اس روز شہد کی مکھیوں کا ایک جھنڈ ان کی لاش کی حفاظت کے لئے بھیج دیا۔ بنو ہذیل نے یہ دیکھا تو کہا۔ رات ہو گی تو مکھیاں چلی جائیں گی۔ لیکن اس کے بعد قدرتِ خداوندی سے ایسا ہوا کہ پانی کا ایک ریلا آیا جس کا بظاہر کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا تھا اور وہ ریلا قبل اس کے ان کا سر کاٹا جائے ان کی لاش کو بہا کر لے گیا اس طرح بنو ہذیل اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ عاصمؓ نے بھی اپنی زندگی میں ایک نذر مانی تھی کہ وہ کسی مشرک کو (اس کے نجس ہونے کی وجہ سے) کبھی ہاتھ نہیں لگائیں گے سو اللہ تعالیٰ نے اُن کی قسم کو اس طرح سے پورا کیا کہ اُن کے مرنے کے بعد ان کی لاش کو مشرکین کے ہاتھ لگانے سے محفوظ کر دیا۔

بہرحال زید بن دثنہؓ، خبیب بن عدیؓ اور عبداللہ بن طارقؓ ان تینوں نے اپنے آپ کو کفار کے حوالے کر دیا۔ یہ قید کر دیئے گئے اور کفار ان کو گرفتار کر کے مکہ لے گئے۔ جب وہ مقام الظہران میں پہنچے تو عبداللہ بن طارقؓ نے اپنا ہاتھ رسّی کے بندھن سے نکال کر تلوار پر قبضہ کر لیا۔ بنو ہذیل نے ان کے ارادے سے آگاہ ہو کر ان کو اس قدر پتھر مارے کہ وہ شہید ہو گئے۔ رضوان اللہ علیہ۔ ان کی قبر مقام الظہران میں ہے۔ بنو ہذیل نے خبیب بن عدیؓ اور زید بن دثنہؓ کو مکہ میں لا کر فروخت کر دیا۔ خبیب کو مقامِ تنعیم میں لا کر قتل کر دیا گیا رضوان اللہ علیہ۔ جب ان کو قتل کرنے کے لئے قریب لایا گیا تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے اور وہ یہ اشعار پڑھتے ہوئے راہِ حق میں شہید ہو گئے۔

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا — عَلٰی اَیِّ شَقٍّ کَانَ فِی اللّٰہِ مَصْرَعِیْ

وَذَالِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاءَ — یُبَارِکُ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٖ

(جب میں اسلام کے لئے قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی پروا نہیں کہ کس پہلو پر قتل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جاؤں گا یہ جو کچھ ہے خالص اس ذاتِ الٰہ کے لیئے ہے اگر وہ چاہے گا تو جسم کے ان ٹکڑوں پر برکت نازل کرے گا)۔

خبیبؓ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی۔ دوسرے زیدؓ بن دثنہ تھے ان کو صفوان بن امیہ نے خرید کر اپنے باپ کے بدلہ قتل کردیا تھا۔ رضوان اللہ علیہ۔ ابوسفیان نے حضرت خبیب یا زید سے قتل کئے جانے وقت کہا کیا تم اپنے لئے اس کو خوش قسمتی سمجھتے ہو کہ تمہارے بدلہ محمد قتل کئے جائیں اور تم اپنے اہل و عیال میں خوشی کے ساتھ بیٹھے رہو۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم کو یہ بات پسند نہیں کہ ہم اپنے گھر میں بیٹھے رہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے۔ ابوسفیان نے اس پر کہا میں نے کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جتنی محبت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھی محمد سے کرتے ہیں۔

واقعہ بیر مَعُونہ[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ماہ شوال کے کچھ بقیہ دن ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم تک ٹھہرے رہے پھر آپؐ نے اپنے چند اصحاب کو جنگ احد کے چار ماہ بعد ماہ صفر ۴ھ میں بیر معونہ کی طرف بھیجا۔

اس واقعہ کا سبب یہ تھا کہ ابوبراءؓ عامر بن مالک جس کا لقب مُلاعِبُ الاسنہ (نیزہ باز) تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ نے اس کو اسلام کی طرف بلایا اس نے نہ اسلام قبول کیا نہ انکار کیا اور کہا۔ اے محمد! اپنے اصحاب میں سے چند لوگوں کو اہل نجد کی طرف روانہ فرمائیں تاکہ وہ ان کو اسلام کی طرف دعوت دیں۔ مجھے امید ہے

---

[۱] ملاحظہ ہو واقدی ص ۳۳۶، ص ۳۴۸ ابن ہشام ج ۳ ص ۱۹۳ ابن سعد ج ۲/۱ ص ۳۶ طبری ج ۳ ص ۳۳ ابن سید الناس ج ۲ ص ۴۶ ابن کثیر ج ۴ ص ۷۱ زاد المعاد ج ۲ ص ۲۴۲ الامتاع ص ۱۷۰۔ المواہب ج ۲ ص ۱۳۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ لوگ اسلام کو قبول کرلیں گے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اہل نجد کی طرف سے اندیشہ ہے کہ وہاں کے لوگ میرے اصحاب کے ساتھ غدّاری نہ کریں۔ ابو برآء نے کہا میں ان کا ضامن ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کہنے پر بنو ساعدہ کے ایک شخص المنذر بن عمروؓ کو چالیسؓ صحابہ کے ساتھ اور ایک روایت میں سترؓ صحابہ کے ساتھ بھیجا۔ جن میں یہ لوگ بھی تھے۔ حارث بن الصمّہؓ، حرام بن ملحانؓ یہ ام سلیم کے بھائی اور انس بن مالکؓ کے ماموں تھے۔ عروہ بن اسماء السلمی۔ نافعؓ بن بدیل بن ورقاء الخزاعی اور عامر بن فہیرہؓ مولی ابوبکر صدیقؓ وغیرہ۔

جب صحابہ کی یہ جماعت مدینہ سے روانہ ہو کر بیر معونہ پہنچی (یہ بنو عامر اور بنو سلیم کی بستیوں کے درمیان ایک بستی ہے) تو انہوں نے حرام بن ملحانؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط دیکر خدا و رسولؐ کے دشمن عامر بن طفیل کے پاس بھیجا جب یہ عامر بن طفیل کے پاس آئے تو اس نے خط کو بھی نہ دیکھا اور حرام بن ملحانؓ پر حملہ کرکے ان کو شہید کر دیا۔ پھر اس نے بقیہ صحابہ کو قتل کرنے پر بنو عامر کو ابھارا انہوں نے اس بات پر آمادگی سے انکار کیا اور کہا ابو براء ان کے ضامن ہو چکے ہیں ہم ان کو قتل نہیں کریں گے اس کے بعد اس نے بنو سلیم سے مدد طلب کی اور بنو سلیم کے ساتھ رعل اور ذکوان کو بھی ان مسلمانوں کے قتل پر آمادہ کیا۔ یہ دونوں خاندان بنو سلیم کے قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔ سب نے مسلمانوں کو گھیر کر قتل کر دیا۔ وہ سب کے سب بجز کعب بن زیدؓ برادر بنو دینار بن النجار کے شہید کر دیئے گئے۔ ان کو چھوڑ دیا۔ ان میں کچھ جان باقی تھی۔ یہ زخمی حالت میں مقتولین میں سے کھسک کھسک کر نکل آئے۔ اس کے بعد یہ کچھ عرصہ زندہ رہے اور جنگ خندق میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ، عمرو بن امیہؓ مسلمانوں کی چراگاہ میں تھے ان کے ساتھ المنذر بن محمدؓ بن عقبہ بھی تھے انہوں نے دیکھا کہ پرندے لاشوں پر منڈلا رہے ہیں۔ جب یہ قریب پہنچے تو دیکھا اپنے ہی اصحاب مردہ پڑے ہیں اور ان کے زخمی گھوڑے اسی طرح کھڑے ہیں۔ المنذر بن محمد انصاریؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عمرو بن امیہؓ سے کہا تمہاری کیا رائے ہے۔ عمرو بن امیہؓ نے کہا میرا تو خیال ہے کہ ہم حضورؐ کے پاس جائیں اور آپؐ کو اس واقعہ کی اطلاع دیں۔ المنذر بن محمد انصاریؓ نے کہا میں اس جگہ سے جہاں المنذر بن عمروؓ شہید ہوئے ہیں نہیں ہٹوں گا۔ وہیں انہوں نے دشمنوں سے اس قدر قتال کیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے۔ عمرو بن امیہؓ کو دشمنوں نے گرفتار کر کے قید کر لیا۔ جب ان دشمنوں کو یہ معلوم ہوا کہ ان کا تعلق قبیلہ مُضر سے ہے تو عامر بن طفیل نے ان کی پیشانی کے بال کاٹنے کے بعد اپنی ماں کی نذر پوری کرنے کے خیال سے آزاد کر دیا۔ کیونکہ اس کی ماں کے ذمہ ایک غلام آزاد کرنا تھا۔ یہ دونوں واقعات (واقعہ رجیع اور بیر معونہ) ایک ہی مہینہ ماہ صفر میں پیش آئے۔

عمرو بن امیہؓ جب وہاں سے لوٹ کر قناۃ کے قریب مقام قَرقرہ میں پہنچے تو بنو کلاب (بنو سلیم) کے دو آدمی آئے اور ان کے ساتھ ایک دیوار کے سایہ میں ٹھہر گئے۔ ان دونوں اشخاص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امان دے رکھی تھی جس کا عمرو بن اُمیہ کو کوئی علم نہیں تھا۔ انہوں نے ان دونوں سے سوال کیا کہ تم کون ہو اور کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو۔ انہوں نے اپنا رشتہ اور تعلق بیان کیا۔ رشتہ معلوم ہونے پر اس نے ان دونوں کو مہلت دی تاکہ وہ سو جائیں۔ جب یہ دونوں سو گئے تو عمرو بن امیہ نے ان کو جذبہ انتقام کے تحت قتل کر دیا۔

جب عمرو بن امیہ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور آپؐ کو اس واقعہ کی اطلاع دی تو آپؐ کو سخت صدمہ ہوا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تم نے ایسے دو شخصوں کو قتل کر دیا جن کی دیت مجھ کو ادا کرنی پڑے گی کیونکہ میں نے ان کو امان دے دی تھی۔ غزوۂ بنی نضیر کے واقع ہونے کا یہی سبب ہوا۔

❁

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ بنی نضیر[1]

ان دو[2] مقتولوں کے خون بہا کے سلسلہ میں جن کو عمرو بن امیہؓ نے قتل کیا تھا تاوان کا مطالبہ کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کے پاس گئے کیونکہ یہ مقتول بنو عامر میں سے تھے۔ بنو عامر بنو نضیر کے حلیف تھے۔ جب حضورؐ نے ان سے بات کی تو انہوں نے کہا۔ بہتر ہے جس طرح آپ چاہیں ہمیں منظور ہے۔

آپؐ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور چند دیگر صحابہ کے ساتھ ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ بنو نضیر نے آپس میں یہ سازش کی کہ ایک آدمی بالاخانہ پر چڑھے اور وہاں سے ایک بڑا سا پتھر آپؐ پر گرا دے۔ اس طرح آپؐ کا خاتمہ کر دیا جائے! اور انہیں آپؐ سے نجات ملے۔ اس کام کے لئے ایک شخص عمرو بن جحاش بن کعب آمادہ ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو اسی وقت یہود کی اس سازش کی بذریعہ وحی اطلاع دے دی۔ حضورؐ فوراً بغیر کسی سے کہے سنے اس جگہ سے اٹھ کر چلے آئے۔ جب آپؐ کی واپسی میں تاخیر ہوئی تو صحابہ وہاں سے اٹھ کر آگئے۔ اس کے بعد جب وہ حضورؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے ان کو یہود کے اس مکر و فریب سے آگاہ کیا اور بنو نضیر سے جنگ و حرب کی تیاری کا حکم دیا۔ مدینہ میں عبداللہ بن امّ مکتومؓ کو نائب مقرر کرکے آپ بنو نضیر کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ واقعہ ۴ھ کے اوائل کا ہے۔ انہی ایام میں شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ[6] دن تک بنو نضیر کا محاصرہ کئے رکھا۔ بنو نضیر کے یہودی اپنے قلعوں میں بند ہوگئے

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص۳۵۳ ابن ہشام ج ۲ ص۱۹۹ طبقات ابن سعد ج ۲/۱ ص۴۰ طبری ج ۳ ص۳۶ انساب الاشراف ج ۱ ص۱۶۳ فتوح البلدان ص۲۳ ابن سید الناس ج ۲ ص۴۸ ابن کثیر ج ۴ ص۷۴۔ زاد المعاد ج ۲ ص۱۸۵ الامتاع ص۱۷۸ صحیح بخاری ج ۵ ص۸۸ المواہب ج ۱ ص۱۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درختوں کے کاٹنے اور جلانے کا حکم دیا۔ عبداللہ بن اُبی ابن سلول نے اور اس کے ساتھ منافقین کی ایک جماعت نے بنو نضیر کو چکمہ دیا اور ان سے کہا تم فکر نہ کرو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اگر مسلمانوں نے قتال کیا تو ہم تمہارے ساتھ مل کر اُن سے قتال کریں گے اور اگر انہوں نے تم کو نکالا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے۔ بنو نضیر ان کے اس دھوکہ میں آگئے۔ لیکن عین وقت پر ان منافقین نے ساتھ چھوڑ دیا۔ اور ان کی کوئی مدد نہیں کی۔ آخر بنو نضیر نے رسول اللہ سے درخواست کی کہ اگر اُن کی جان بخشی کی جائے اور یہ اجازت دی جائے کہ ہم ہتھیار کے سوا جس قدر مال و اسباب اپنے اونٹوں پر لاد کر لے جا سکتے ہیں لے جائیں تو ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔ آپؐ نے اس بات کو منظور فرمالیا۔ اور وہ اپنا مال و اسباب اونٹوں پر لاد کر چلے گئے بعض لوگ ان میں سے ملک شام چلے گئے اور بعض خیبر میں جا بسے جو خیبر میں گئے ان میں تین آدمی زیادہ معزز سمجھے جاتے تھے۔ (۱) حُیَیّ بن اخطب (۲) سلّام بن ابی الحقیق (۳) کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق۔ اہل خیبر ان کے مطیع ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے اس مال کو صرف ان مہاجرین پر تقسیم کیا جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی۔ انصار کو اس میں سے کچھ نہیں دیا سوائے ابو دجانہؓ سماک بن خرشہ اور سہیل بن حنیفؓ کہ یہ دونوں زیادہ تنگدست تھے۔

بنو نضیر میں سے صرف دو شخصوں نے اسلام قبول کیا۔ ایک یامین بن عُمیر بن کعبؓ دوسرے ابو سعد بن وہبؓ۔ حضورؐ نے ان کا مال و اسباب ان ہی کے قبضہ میں رہنے دیا۔ ذکر کیا گیا ہے کہ یامین بن عُمیرؓ نے ایک شخص کو کچھ دے کر اپنے ابن عم عمرو بن جحاش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ارادہ بد کی وجہ سے قتل کرا دیا۔ بنو نضیر کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے سورہ حشر نازل فرمائی۔

⁂

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ ذاتِ الرّقاع[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی نضیر سے فارغ ہو کر ۴ھ ربیع الاول سے جمادی الاول کے اوائل تک مدینہ میں مقیم رہے اس کے بعد آپؐ نے نجد کی طرف بنی محارب اور بنی ثعلبہ پر جہاد کا ارادہ کیا یہ دونوں قبیلہ غطفان سے تھے آپؐ نے مدینہ پر حضرت ابوذر غفاریؓ یا حضرت عثمان بن عفانؓ کو نائب مقرر کیا۔ مدینہ سے چلنے کے بعد آپؐ مقام نخلہ میں فروکش ہوئے۔ اس کو غزوۂ ذاتِ الرقاع اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس غزوہ میں چلتے چلتے صحابہ کے پاؤں زخمی ہو گئے تھے اور کھال پھٹ گئی تھی تو ان قدموں پر انہوں نے چیتھڑے باندھ لئے تھے۔ رِقاع چیتھڑوں کو کہتے ہیں۔

مقامِ نخلہ میں مسلمانوں کا قبیلہ غطفان کی ایک جماعت سے آمنا سامنا ہوا لیکن لڑائی نہیں ہوئی اسی موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی۔

جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ وہ حضورؐ کے ساتھ غزوۂ ذاتِ الرّقاع میں شریک تھے اس غزوہ سے واپس آتے ہوئے ان کا اونٹ پیچھے رہ گیا رسولؐ اللہ نے اس اونٹ کے چھڑی ماری تو وہ اونٹ دوسری سواریوں سے آگے آگے چلنے لگا پھر اس اونٹ کو رسولؐ اللہ نے جابرؓ سے خرید لیا۔ اس کے بعد اس اونٹ کو انہی کے حوالے کر دیا اور قیمت بھی دے دی بلکہ ایک قیراط اور زیادہ دیا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ یہ مال (قیراط) میرے پاس برابر بڑھتا رہا حتیٰ کہ اہل شام نے مدینہ میں واقعہ حرہ کے موقع پر لوٹ لیا۔

---

[1] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۳ ص ۲۱۳ ابن سعد ج ۲/۱ ص ۴۳ طبری ج ۳ ص ۳۹ الانساب الاشراف ج ۱ ص ۱۶۲ ابن سیدالناس ج ۲ ص ۵۲ ابن کثیر ج ۴ ص ۸۴ زادالمعاد ج ۲ ص ۲۶۴ الامتاع ص ۱۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوہ بدر الثالثہ [1]

ابو سفیان نے اُحد کے دن پکار کر کہا تھا اب ہماری تمہاری جنگ آئندہ سال بدر میں پھر ہوگی۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک سے کہا اس کو جواب دو ہاں ٹھیک ہے، یہ ہمارے تمہارے درمیان وعدہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الرّقاع سے لوٹنے کے بعد جمادی الاولیٰ کے بقیہ دن جمادی الاخریٰ اور رجب تک مدینہ میں قیام فرمایا۔ پھر آپؐ نے ماہ شعبان ۴ ھ میں ابو سفیان سے وعدے کے مطابق مقام بدر کا ارادہ کیا۔ آپؐ مدینہ میں عبد اللہؓ بن عبد اللہ بن ابی ابن سلول کو نائب مقرر کرکے بدر جا پہنچے۔ یہاں آپؐ نے آٹھ دن قیام کیا اور ابو سفیان اہلِ مکہ کو لے کر مقام ظہران یا عسفان میں جا پہنچا پھر اسکی رائے واپس مکہ جانے کی ہوئی اور اس نے اپنی قوم سے عذر کیا یہ سال قحط سالی کا ہے لڑنا مناسب نہیں ہے۔

غزوہ دومۃ الجندل [2]

بدر سے واپس آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کئی ماہ تک مدینہ میں مقیم رہے یہاں تک کہ ۴ ھ گزر گیا۔ اس کے بعد ربیع الاول ۵ ھ ہجری میں غزوہ دومۃ الجندل کی طرف

---

[1] اس غزوہ کو بدر الصغریٰ بھی کہتے ہیں اسکے لئے ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۳ ص ۲۲۰ ابن سعد ج ۲/۱ ص ۴۲ طبری ج ۳ ص ۴۱ ابن سید الناس ج ۲ ص ۵۳ ابن کثیر ج ۴ ص ۸۷ الامتاع ص ۱۸۳ المواہب ج ۱ ص ۱۳۹۔ ع۵ اصل میں عبد اللہ بن عبد اللہ

[2] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۳ ص ۲۲۴ ابن سعد ج ۲/۱ ص ۴۴ طبری ج ۳ ص ۴۳ انساب الاشراف ج ۱ ص ۱۶۴ ابن سید الناس ج ۲ ص ۵۴ ابن کثیر ج ۴ ص ۹۲ زاد المعاد ج ۲ ص ۲۷۸ الامتاع ص ۹۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متوجہ ہوئے اور مدینہ میں آپؐ نے سباع بن عُرفطہ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ مگر آپؐ بغیر کسی جنگ کے دومۃ الجندل پہنچنے سے پہلے ہی راستے سے مدینہ واپس چلے آئے اور کوئی لڑائی پیش نہیں آئی۔

غزوہ خندق [1]

غزوہ خندق ماہ شوال ۵ھ میں ہوا۔ یہی قول اصحاب سیر و مغازی [2] کا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ ۴ھ کا واقعہ ہے اور اس ترجیح کا سبب عبداللہؓ بن عمر کی وہ حدیث ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں غزوہ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا جب کہ میری عمر چودہ [14] سال کی تھی۔ آپؐ نے مجھ کو لوٹا دیا جب کہ غزوہ احد ۳ھ میں ہوا تھا اس کے بعد میں غزوہ خندق کے موقعہ پر پیش کیا گیا اس وقت میں پندرہ برس کا تھا آپؐ نے مجھے اس معرکہ میں شرکت کی اجازت دے دی۔ ان دونوں معرکوں میں صرف ایک سال کا فرق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ غزوہ خندق، دومۃ الجندل سے قبل ہوا تھا اس اعتبار سے یہ ۴ھ [3] کا واقعہ ہو سکتا ہے۔

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص۳۶۲ ابن ہشام ج ۳ ص۲۲۶ ابن سعد ج ۲/۱ ص۴۷ طبری ج ۲ ص۴۳ انساب الاشراف ج ۱ ص۱۶۵ ابن سید الناس ج ۲ ص۵۴ ابن کثیر ج ۴ ص۹۲ زاد المعاد ج ۲ ص۲۸۸ الامتاع ص۲۱۵ المواہب ج ۱ ص۱۴۲۔ [2] موسیٰ بن عقبہ نے اصحابِ سیر و مغازی کے قول سے اختلاف کیا ہے ان کا قول ۴ھ کا ہے۔ امام مالکؒ نے بھی یہی کہا ہے اسی کو امام بخاریؒ نے اختیار کیا ہے ابن حزم نے اپنی اس کتاب میں ۴ھ کو ترجیح دی ہے۔ [3] ابن کثیر نے اپنی کتاب الفصول ص۵۶ میں ابن حزم کا یہ قول نقل کیا اور عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث سے استدلال کو بھی ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث صحیحین میں آئی ہے لیکن اس سے ابن حزم کا استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔ بیشک رسول اللہؐ کے نزدیک جنگ کی اجازت کا تعلق پندرہ برس کی عمر سے ہے۔ آپؐ نے اس سے کم عمر کے لئے اجازت نہیں دی۔ جن کی عمر پندرہ برس یا اس سے زیادہ ہوئی ان کو اجازت (باقی اگلے صفحہ پر)

۱۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتداء اس لڑائی کی اس طرح ہوئی کہ یہود کا ایک گروہ جس میں سلام بن ابی الحقیق نضری۔ کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق نضری۔ سلام بن مشکم نضری۔ ہوذہ بن قیس وائلی اور ابو عمارہ وائلی یہ سب لوگ مل کر مکہ میں قریش کے پاس پہنچے ان کو حضورؐ سے جنگ کرنے کی دعوت دی اور اپنی طرف سے پوری مدد کا وعدہ کیا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اہل مکہ نے اس کو قبول کیا۔ پھر یہ یہودی مکہ سے نکل کر قبیلہ غطفان کے پاس گئے ان کو بھی حضورؐ سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔ انہوں نے بھی آمادگی کا اظہار کیا۔

قریش اور ان کا سردار ابوسفیان بن حرب، قبیلہ غطفان کا سردار عیینہ بن حصن بن حذیفہ۔ بنو مرہ کا سردار حارث بن عوف بن ابی حارثہ، بنو اشجع کا سردار مسعر بن رخیلہ بن نویرہ۔ یہ سب جنگ کے لئے روانہ ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں معلوم ہوا کہ یہ جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپؐ نے دفاع کی غرض سے مدینہ کے ارد گرد خندق کھودنے کا حکم دیا اور آپؐ خود بھی بہ نفس نفیس صحابہ کے ساتھ خندق کھودنے میں مصروف ہو گئے۔ چنانچہ خندق کھودی گئی۔ اس خندق کے کھودنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی معجزات ظاہر ہوئے ان میں سے ایک معجزہ یہ تھا کہ خندق کھودتے وقت ایک جگہ ایک ایسی سخت چٹان نکلی جہاں کدال بھی کارگر نہیں ہوتی تھی۔ جب حضورؐ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے تھوڑا سا پانی منگایا۔ پانی حاضر کیا گیا۔ آپؐ نے اس جگہ پانی چھڑکا۔ پانی ڈالتے ہی وہ زمین ایسی نرم ہو گئی جیسے ریت ۔۔۔ اسی موقع پر تھوڑی سی کھجوروں سے وہ تمام لوگ سیراب ہوئے جو کھدائی میں شریک تھے وغیرہ ذالک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق کی تیاری سے فارغ ہوئے تو قریش بھی اس

(بقیہ صفحہ ۱۹۰) دے دی۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ عبداللہ بن عمرؓ کی عمر پندرہ برس کی ہی تھی ہو سکتا ہے کہ ایک دو سال زیادہ ہوں۔ اصل میں غلطی سے موسیٰ بن عقبہ کی طرف ۵ھ کے بجائے ۴ھ کی نسبت ہوئی ہے۔ ابن حجر نے فتح الباری ج ۷ ص ۳۳۲ میں بیہقی حاکم۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر کی روایتوں سے ۵ھ کو ترجیح دی ہے۔ ابن سعد نے بھی ۵ھ کو لکھا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت دس ہزار لشکر کے ساتھ اسئیول کے سنگم پر جو جرف اور زغابہ کے درمیان واقع تھا پڑاؤ ڈال چکے تھے یہ رومہ یا دومہ کی طرف سے آئے تھے۔ قریش کے اس لشکر میں بنو کنانہ اور اہل تہامہ وغیرہ مختلف قبائل کے لوگ تھے اور قبیلہ غطفان بھی اہل نجد کو اپنے ساتھ لے کر اُحد کی ایک جانب مقام ذنب نقمی میں پہنچ کر ٹھہر گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تین ہزار[1] مسلمانوں کے ایک لشکر کے ساتھ نکلے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کی تعداد صرف نو سو تھی۔ بقول ابن حزم یہ صحیح ہے اور پہلا قول غلط ہے۔ حضورؐ نے مسلمانوں کے لشکر کو اس طرح ٹھہرایا کہ کوہ سلع (مدینہ کا وسیع پہاڑ) پشت کی جانب تھا۔ کفار اور مسلمانوں کے درمیان خندق حائل تھی۔ حضورؐ نے مدینہ میں عبداللہ ابن اُم مکتوم کو اپنا نائب بنایا۔ مسلمان عورتوں اور بچوں کو قلعوں میں پہنچانے کا حکم دیا گیا تاکہ محفوظ رہیں۔

اسی دوران کعب بن اسد رئیس بنی قریظہ نے رسولؐ اللہ کے پاس آکر عہد و پیمان کیا تھا۔ مگر دشمنِ خدا حُیَی بن اخطب کعب کے پاس آیا اور اس کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی لیکن وہ انکار کرتا رہا آخر کار حُیَی بن اَخطب نے اس کو متاثر کر لیا اور اس کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گیا۔ کعب نے اس عہد کو جو اس نے رسولؐ اللہ سے کیا تھا توڑ دیا اور حیی بن اخطب کے ساتھ مل گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعب کی عہد شکنی کے بارے میں معلوم ہوا تو آپ نے سعد بن معاذؓ کو جو اوس کے سردار تھے اور سعد بن عبادہؓ کو جو خزرج کے سردار تھے۔ ان دو کے علاوہ خوّات بن جُبیر بنو عمرو بن عوف کے بھائی اور عبداللہ بن رواحہؓ بنو حارث بن خزرجؓ کے بھائی، ان چاروں کو یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا کہ یہ خبر کہاں تک صحیح ہے۔ جب یہ لوگ

---

[1] ابن اسحاق و ابن سعد نے یہی تعداد نقل کی ہے۔ اسی طرح ابن سید الناس۔ صاحب المواہب اور ابن کثیر نے ذکر کیا ہے۔ ابن اسحاق نے کہا نو سو یا سات سو کا قول نقل کرنا بالکل غلط ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ ان کی تعداد تین ہزار تھی۔ ابن حزم کا یہ قول کہ ان کی تعداد نو سو تھی اس کی طرف تو کسی نے بھی اشارہ نہیں کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو قریظہ میں پہنچے تو اُن کو عہد شکنی کا اظہار کرتے ہوئے اور رسول اللہ سے لاتعلقی ظاہر کرتے ہوئے پایا۔ سعد بن معاذؓ نے اس عہد شکنی پر ان کو بُرا بھلا کہا اس کے بعد یہ لوگ واپس چلے آئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اصحاب کو ہدایت کی تھی کہ اگر بنو قریظہ کی جانب سے عہد شکنی کی خبر کو صحیح پاؤ تو مجھے صرف رمز و اشارے سے بتا دینا جسے میں ہی سمجھوں اور جھوٹ ہو تو اس کا اعلان کر دینا تاکہ لوگوں میں ضُعف اور کمزوری پیدا نہ ہو۔ سعد بن معاذؓ و سعد بن عبادہؓ اور ان دونوں کے ساتھی رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپؐ سے عرض کیا۔ جس طرح اصحابِ رجیع (خُبیب اور ان کے رفقاء) کے ساتھ قبیلہ عَضل اور قبیلہ قارہ نے عہد شکنی اور غدّاری کی تھی اسی طرح بنو قریظہ نے بھی عہد شکنی اور غدّاری کی ہے۔ یہ مسلمانوں پر سخت بھاری دن تھا اور وہ ہر طرف سے گھیرے میں آگئے تھے۔ خوف و ہراس پیدا ہوگیا تھا۔ ان حالات میں بنو حارثہ کے بعض لوگ رسول اللہؐ سے واپس جانے کی اجازت طلب کرنے لگے اور کہنے لگے یا رسولؐ اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہیں محفوظ نہیں ہیں اور مدینہ سے باہر دشمن کی سرحد پر واقع ہیں ہم کو اپنے گھروں میں لوٹ جانے کی اجازت دیں۔ اور اسی طرح بنو سلمہ کے کچھ لوگوں نے بھی بزدلی کا اظہار کیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ان دونوں قبیلوں کو ثابت قدم رکھا اور ان پر رحم فرمایا۔ مشرکین مسلمانوں کا قریب ایک ماہ تک محاصرہ کیئے رہے مگر دونوں کے درمیان کسی جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ اس سخت آزمائش کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن بن حذیفہ اور حارث بن عوف بن ابی حارثہ جو قبیلہ غَطفان کے رئیس تھے۔ ان دونوں سے مدینہ کے ایک ثلث پھل دینے پر بات کی اس شرط کے ساتھ کہ وہ مخالفت سے باز آجائیں گے۔ دونوں کے درمیان صلح کی بات چیت جاری تھی اور ابھی آخری قطعی فیصلہ نہیں ہونے پایا تھا کہ رسولؐ اللہ نے سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ سے اس کا تذکرہ کیا۔ ان دونوں نے کہا یا رسولؐ اللہ کیا یہ خدا کی طرف سے حکم ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ایسا ہے تو ہمارے لئے اس میں تبدیلی ممکن نہیں یا ایسا معاملہ ہے جو آپ کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ میں اسے تمہاری بھلائی کے لئے کرنا چاہتا ہوں۔ خدا کی قسم میں اس کو صرف اس لئے کرنا پسند کرتا ہوں کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمام عرب ایک کمان سے تمہارے اوپر تیروں کی بارش کرنے کے لئے آمادہ ہیں اس بنا پر میں نے ارادہ کیا کہ اس خطرے کو دُور کردوں۔ اس پر سعد بن معاذؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم اور یہ قوم کفار سب ہی اس سے پہلے شرک اور بت پرستی پر قائم تھے اِس وقت بھی یہ لوگ مدینہ کی ایک کھجور بھی ہم سے لینے کی طاقت نہیں رکھتے تھے بجز ضیافت یا خرید و فروخت کے۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا اور ہم کو سیدھا راستہ دکھایا آپؐ کی وجہ سے اور اسلام کی برکت سے اعزاز کا مقام عطا کیا۔ کیا ہم انہیں اپنے اموال دیں گے۔ خدا کی قسم ہم لوگوں کو اس کی ضرورت نہیں۔ اب تو ہماری طرف سے انہیں تلوار کے سوا کوئی عطیہ نہیں ملے گا۔ یعنی اَب تو ہمارے اور ان کے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی۔ رسولؐ اللہ نے سعد بن معاذؓ کی رائے کی تصویب فرمائی۔

دشمنوں کی طرف سے محاصرہ جاری تھا کہ اسی دوران قریش کے چند شہ سواروں میں عمرو بن عبدوُد (بنو عامر بن لُوی کا بھائی) عکرمہ بن ابی جہل مخزومی، ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی اور ضرار بن الخطاب (بنو محارب بن کا فہر کا بھائی) یہ لوگ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر نکلے۔ جب یہ خندق کے پاس آئے تو خندق کو دیکھ کر بولے۔ خدا کی قسم یہ وہ تدبیر ہے جس کو عرب نہیں جانتے۔ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق کھودنے کا مشورہ حضرت سلمان فارسیؓ نے دیا تھا۔ پھر انہوں نے خندق کی ایک تنگ جگہ ڈھونڈ نکالی اور وہاں سے پار کرنے کی کوشش کی۔ ان کے گھوڑے خندق اور سلع پہاڑیوں کے درمیان مقام سبخہ کا چکر لگانے لگے اور انہوں نے مقابلہ کے لئے للکارا۔ پس ادھر سے حضرت علیؓ مقابلہ پر آئے۔ ان کا عمرو بن وُد سے مقابلہ ہوا اور انہوں نے اسکو قتل کر دیا۔ باقی کفار جہاں سے آئے تھے ادھر ہی چلے گئے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ خندق میں مسلمانوں کا شعار (نشانِ شناخت یعنی فوجی پول) "حٰم لَا یُنْصَرُوْنَ" تھا۔
جنگِ خندق کے موقع پر اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ، سعد بن معاذؓ کی ماں کے ساتھ بنو حارثہ کے قلعہ میں تھیں اور یہ قلعہ مدینہ کے تمام قلعوں سے محفوظ تر تھا۔ رسول اللہ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ بھی قلعہ اُطم میں جہاں حسان بن ثابتؓ تھے موجود تھیں۔ حضرت حسان بن ثابتؓ بھی عورتوں اور بچوں کے ساتھ قلعہ میں تھے۔

انہی ایام میں سعد بن معاذؓ کو ایک تیر آ کر لگا اور ان کی کلائی کی رگ اَکحل کٹ گئی۔ ان کو تیر حبان بن قیس بن العرقہ نے مارا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کو تیر بنو مخزوم کے حلیف ابواسامہ الجشمی نے مارا تھا۔ کہتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کے تیر لگا تو انہوں نے دعا مانگی اے خدا اگر قریش سے مزید جنگ ہونے والی ہے تو مجھے اس کے لئے زندہ رکھ اس لئے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان سے جہاد کروں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تیرے رسول کو اذیتیں دیں انہیں جھٹلایا اور ان کو وطن سے نکالا۔ اور اے اللہ! اگر ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ہو چکی ہے تو مجھے شہادت عطا کر ورنہ مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک میں بنو قریظہ کے انتقام سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی نہ کر لوں۔

جنگ سخت ہوئی حالات دشوار ہوئے اسکی وجہ سے مسلمانوں میں خوف اور ہراس پیدا ہونے لگا تو اس وقت حضرت نعیم بن مسعود بن عامرؓ نے رسول اللہ کے پاس آ کر عرض کی۔ یا رسول اللہ میں تو اسلام قبول کر چکا ہوں لیکن میری قوم (غطفان) میرے اسلام قبول کرنے سے ناواقف ہے اب آپؐ کی جو منشا ہو حکم فرمائیں تعمیل کے لئے حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہم میں واحد شخص ہو۔ اگر کر سکو تو ہماری طرف سے دشمنوں میں تفرقہ اور جدائی ڈال دو۔ کیونکہ (الحرب خُدعَۃ) لڑائی ایک چال کا نام ہے یعنی اس میں مغالطہ جائز ہے۔ نعیمؓ وہاں سے چلے اور بنو قریظہ کے پاس گئے۔ یہ زمانہ جاہلیت میں بنو قریظہ کے ندیم تھے۔ انہوں نے آ کر ان سے کہا اے بنو قریظہ مجھے تم سے جو محبت والفت ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تم جانتے ہو اور ان روابط و تعلقات کو بھی جانتے ہو جو خاص طور پر میرے اور تمہارے درمیان ہیں۔ اس پر بنو قریظہ نے کہا تم نے سچ کہا۔ اس کے بعد نعیم رضؓ نے کہا قریش اور قبیلہ غطفان کی جو صورت حال ہے وہ تمہاری نہیں ہے تمہاری دوسری نوعیت ہے یہ شہر مدینہ تمہارا ہے۔ تمہارے لئے یہ ممکن نہیں کہ تم یہاں سے کسی دوسرے شہر میں جا کر بس جاؤ قریش تو اپنے لئے جس میں اچھائی دیکھیں گے وہ کریں گے اگر اچھی صورت نہیں ہوئی تو وہ یہاں سے اپنے شہروں کو چلے جائیں گے اور تم کو یہاں تنہا چھوڑ جائیں گے۔ تم محمدؐ سے بچنے کی طاقت نہیں رکھتے اگر تم ان کے رحم وکرم پر چھوڑ دیئے گئے تو کیا ہوگا؟ اس لئے مناسب ہے کہ تم قریش کے ساتھ مل کر محمدؐ سے قتال نہ کرو جب تک کہ تم ان سے رہن وگردی کا معاملہ نہ کرو یعنی قریش کے کچھ معزز آدمیوں کو ضمانت کے طور پر اپنے پاس رکھو تاکہ وہ لڑائی کے بغیر واپس نہ جا سکیں۔ بنو قریظہ نے کہا تم نے اچھا مشورہ دیا۔ اس کے بعد حضرت نعیمؓ قریش کے پاس آئے اور انہوں نے ابوسفیانؓ بن حرب اور دوسرے قریشیوں سے کہا تم میری سچائی اور دوستی کو جانتے ہو۔ مجھے ایک بات معلوم ہوئی ہے مجھ پر واجب ہے کہ میں اسے تم تک پہنچا دوں۔ تم اسے صیغہ راز میں رکھو اور میرا نام کسی کو نہ بتانا۔ انہوں نے کہا وہ کیا بات ہے نعیم نے کہا تمہیں یہ معلوم ہو جانا چاہیئے کہ اب یہود اس نقضِ عہد پر نادم ہیں جو انہوں نے محمدؐ سے کیا تھا اور انہوں نے محمد کو یہ بتایا ہے کہ وہ تمہارے آدمیوں کو رہن رکھ کر ان کے حوالے کر دیں گے پھر وہ ان (محمدؐ) کے ساتھ ہو کر تمہارا خاتمہ کر دیں گے۔ قریش نے اس پر نعیمؓ کا شکریہ ادا کیا۔ پھر یہاں سے اٹھ کر یہ قبیلہ غطفان کے پاس آئے اور ان سے بھی وہی کچھ کہا جو انہوں نے قریش سے کہا تھا۔ جب ماہ شوال ۵ھ ہفتہ کی رات ہوئی تو ابوسفیان بن حرب اور قبیلہ غطفان نے بنو قریظہ کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم اپنے وطن میں نہیں ہیں اب تم صبح کو محمدؐ سے قتال کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہود بنو قریظہ نے ان کو کہلا بھیجا۔ آج یوم سبت (سنیچر کا دن) ہے اور اس دن ہم کوئی کام نہیں کرتے! اس کے علاوہ ہم تمہارے ساتھ مل کر اس وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک قتال نہیں کر سکتے جب تک تم اپنے کچھ آدمی ہمارے پاس گروی نہ رکھو اس پر قریش اور قبیلہ غطفان نے بنو قریظہ کے پاس یہ پیغام پہنچایا کہ ہم تم کو رہن کے طور پر آدمی نہیں دیں گے۔ اگر تم قتال کا ارادہ رکھتے ہو تو قتال کے لئے ہمارے ساتھ نکلو۔ اس پر بنو قریظہ نے کہا۔ خدا کی قسم۔ نعیمؓ نے سچ کہا تھا۔ جب بنی قریظہ کا قاصد ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بھی کہا نعیمؓ نے ہم سے سچ کہا تھا۔ سو انہوں نے ان کے ساتھ قتال کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح سے قریش۔ غطفان اور یہود کے درمیان پھوٹ پڑ گئی اس کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے ایسی تیز ہوا چلائی جس سے ان کی ہانڈیاں اور برتن اُلٹ گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنانِ اسلام کی طرف حضرت حُذیفہ بن الیمانؓ کو مُخبری کے لئے بھیجا کہ ان کے کُوچ کے بارے میں خبر لائیں۔ حُذیفہؓ نے ان کے بارے میں خبر دی کہ وہ یعنی قریش اور غطفان کوچ کر چکے ہیں۔

غزوۂ بنی قریظہ

جب صبح ہوئی تو دشمنانِ اسلام کا لشکر جا چکا تھا آپؐ مسلمانوں کے ساتھ خندق سے مدینہ تشریف لے آئے۔ یہاں آ کر مسلمانوں نے ہتھیار اتارے ہی تھے کہ اسی دن بعد نمازِ ظہر حضرت جبرئیلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خدا کا پیغام لے کر آئے کہ بنو قریظہ کی طرف پیش قدمی کی جائے۔ اسی دن مسلمانوں کی ایک جماعت نے جبرئیل کو حضرت دحیہ کلبیؓ کی صورت میں ریشمی کپڑوں میں ملبوس ایک خچر پر سوار دیکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت اعلان کرا دیا کہ سب لوگ جنگ کے لئے تیار ہو جائیں کیونکہ بنو قریظہ کی بستی کا محاصرہ کرنا ہے۔ اس موقع پر آپؐ نے اتنی عجلت سے کام لیا کہ فوراً مسلمانوں کو حکم دیا کہ کوئی شخص عصر کی نماز یہاں نہ پڑھے۔ بلکہ بنو قریظہ کی بستی میں جا کر نماز عصر ادا کی جائے۔ اس حکم پر مسلمان چل پڑے راستہ میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔ صحابہ میں سے بعض نے کہا ہم عصر کی نماز یہیں ادا کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کو وقت سے مؤخر کرنے کا حکم نہیں دیا۔ دوسروں نے کہا ہم عصر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نماز اسی جگہ پڑھیں گے جہاں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ذکر کیا گیا ہے کہ بعض نے عصر کی نماز بنو قریظہ کی بستی میں پہنچ کر رات کے وقت ادا کی۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آئی تو آپؐ نے دونوں جماعتوں میں سے کسی کے عمل پر ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

اصل میں معصیت کے مرتکب پر اس وقت مذمت کی جاتی ہے جب وہ قصداً معصیت و گناہ کا ارتکاب کرے اور یہ جانتے ہوئے کرے کہ یہ گناہ ہے لیکن اگر وہ شخص نیکی کا ارادہ رکھتا ہو اور پھر وہ گناہ کر بیٹھے تو اس پر مذمت نہیں کی جاتی اگرچہ وہ حق کو نہ پاسکا ہو۔

ابن حزم کہتے ہیں اللہ جانتا ہے اگر ہم وہاں ہوتے تو ہم خود اس جگہ عصر کی نماز نہیں پڑھتے اور بنی قریظہ میں جاکر پڑھتے اگرچہ کئی دن کے بعد پڑھنی پڑھتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں، جو آپؐ سے منقول ہے کہ اس دن کی عصر کی نماز بنی قریظہ میں پڑھی جائے اور اس فرمان میں جو آپؐ سے منقول ہے کہ حج کے ایام میں مغرب کی نماز مزدلفہ میں عشاء کی نماز کے ساتھ ادا کی جائے اور عصر کی نماز عرفہ کے دن ظہر کے وقت ظہر کی نماز کے ساتھ پڑھی جائے کوئی امتیاز و فرق نہیں ہے۔ اصل میں حضورؐ کی اطاعت اسی طرح کرنی ضروری ہے جس طرح آپؐ کا فرمان ہو۔

یہاں سے اصل واقعہ پھر شروع ہوتا ہے۔ رسولؐ اللہ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو جھنڈا دے کر (بطور مقدمہ الجیش) آگے روانہ کیا اور بہت سے مسلمان ان کے ساتھ گئے آپؐ نے عبداللہؓ بن مکتوم کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ اس کے بعد آپؐ خود بھی بنو قریظہ کے قلعوں کی طرف روانہ ہوئے۔ جب حضرت علیؓ بنو قریظہ کے قلعوں کے پاس پہنچے تو حضورؐ کی شان میں ان کے گستاخانہ کلمات سن کر حضورؐ کی خدمت میں واپس ہوئے راستہ میں آپؐ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے حضورؐ سے عرض کیا۔ حضورؐ آپ ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب نہ جائیں۔ میں نے ان سے آپ کی شان میں گستاخانہ کلمات سنے ہیں آپ نے اس پر فرمایا اگر یہ مجھے دیکھتے تو ان کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہوتی۔ جب حضورؐ ان کے قلعوں کے قریب ہوئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو یہ آپ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہنے سے رک گئے۔ اس کے بعد آپؐ مسلمانوں کے ساتھ بنو قریظہ کے ایک کنویں پر جس کا نام بیئر اُنا یا ایک روایت کی رو سے بیئر اُنّی تھا پہنچے۔ آپؐ نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ پچیس ۲۵ دن تک جاری رہا۔ اس محاصرے کے دوران یہود کے سردار کعب بن اسد نے ان کے سامنے تین صورتیں پیش کیں ان میں سے جو بات تم کو پسند ہو اس کو قبول کر لو۔ اسی میں تمہارے لئے نجات ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اسلام قبول کر لیا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم پہلے اپنی اولاد اور اپنی عورتوں کو قتل کر دیں پھر خود ان سے قتال کریں یہاں تک کہ ہم لڑ کر قتل ہو جائیں۔ تیسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ آج سنیچر کی رات ہے۔ اس رات مسلمان تمہاری طرف سے بے فکر ہیں تم راتوں رات ان پر شبخون مارو شاید اس طرح تم کامیاب ہو جاؤ۔ یہود نے ان تینوں صورتوں کا انکار کیا اور کہا کہ کوئی صورت قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ پچیس ۲۵ دن محاصرے کے بعد بنو قریظہ نے رسولؐ اللہ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اَبو لبابہؓ بن عبدالمنذر، اَخو بنی عمرو بن عوف قبیلہ اوس کے حلیف تھے بھیجدیں تاکہ ہم ان سے اپنے معاملہ میں مشورہ کریں۔ رسولؐ اللہ نے اَبو لبابہ کو ان کے پاس بھیجا جب وہ ان کے پاس آئے تو مرد، عورتیں اور بچّے ان کے گرد جمع ہو گئے۔ بنو قریظہ نے کہا۔ اے ابو لبابہ تمہاری کیا رائے ہے کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کے مطابق اپنے قلعوں سے نکل آئیں۔ ابو لبابہؓ نے اثبات میں جواب دیا ہاں، لیکن ساتھ ہی ہاتھ سے حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ ذبح ہونا ہے یہ کہنے کے بعد ہی اسی وقت وہ اپنے فعل پر نادم ہوئے اور خیال کیا کہ انہوں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے، خدا اور رسولؐ سے خیانت کی ہے اسی وقت وہ وہاں سے پلٹے مگر رسولؐ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں گئے سیدھے مسجد میں آکر اپنے آپ کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ لیا اور کہا میں اس جگہ سے نہیں ہٹوں گا جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول نہ فرمائے اور یہ عہد کیا کہ وہ کبھی بنو قریظہ کی سرزمین میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ کبھی اس شہر میں رہیں گے جس میں اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ سے خیانت کی ہے۔ جب یہ بات رسول اللہؐ کو پہنچی اور کیفیت سے آگاہی ہوئی تو آپؐ نے فرمایا۔ اگر ابولبابہ رضؓ میرے پاس آتے تو میں ان کے لئے استغفار کرتا۔ اب جو کچھ وہ کر چکے ہیں اس کے پیش نظر میں ان کو اس وقت تک رہا نہیں کر سکتا جب تک اللہ تعالیٰ ہی اُن کی توبہ قبول نہ فرمائے۔ اس پر ابولبابہؓ کے بارے میں توبہ کی آیت نازل ہوئی۔ آیتِ توبہ کے نزول کے بعد رسول اللہؐ نے ان کو اپنے ہاتھ سے کھول دیا۔ کہا گیا ہے یہ کھجور کے ستون سے چھ دن تک بندھے رہے اور ان کو صرف نماز کے لئے کھولا جاتا تھا۔

جب بنو قریظہ نے رسول اللہؐ کے فیصلہ کو تسلیم کر لیا اور قلعے سے نیچے اتر آئے تو اسی رات ثعلبہ بن سعیدؓ۔ اسید بن سعیدؓ اور سعد بن عبیدؓ نے جو بنو ہذیل کے افراد تھے اسلام قبول کر لیا۔ ان کا تعلق بنو قریظہ اور بنو نضیر سے نہیں تھا بلکہ یہ ان کے بنو عم تھے۔

اسی رات عمرو بن سعد نکلے یہ عمرو وہی ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ کے ساتھ غداری اور عہد شکنی کرنے میں بنو قریظہ کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا۔ انہوں نے عہد کو پورا کرنے کے صلہ میں نجات پائی۔

جب بنو قریظہ رسول اللہؐ کے حکم کے مطابق قلعہ سے نیچے اتر آئے تو اس وقت ان کے حلیف بنی اوس کے لوگوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! کل ہی آپؐ نے بنو قینقاعؑ کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے وہ آپ کو معلوم ہے یہ بنی قریظہ ہمارے موالی ہیں اور وہ ہمارے بھائی بنو خزرج کے حلیف ہیں۔ بنو قریظہ سے قبل رسول اللہؐ نے بنو قینقاع کا محاصرہ کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ بنو قینقاع بھی آپؐ کے حکم سے قلعہ سے نیچے اتر آئے تھے رسول اللہ نے عبداللہ بن ابی ابن سلول کی سفارش پر ان کو چھوڑ دیا تھا۔ قبیلہ اوس کے اس کہنے پر رسولؐ اللہ نے فرمایا اے قبیلہ اوس کیا تم اس سے خوش ہو گے کہ تمہارے قبیلہ و خاندان کا آدمی اس کا فیصلہ کر دے۔ انہوں نے کہا ہاں! یا رسولؐ اللہ! مناسب ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ سعدؓ بن معاذؓ ہیں ان سے ملو۔ رسولؐ اللہ نے سعدؓ بن معاذ کو جو خندق میں زخمی ہو گئے تھے قبیلہ اسلم کی ایک خاتون رُفیدہ کے خیمہ میں تیمارداری کے لئے رکھا تھا۔ یہ خیمہ مسجد رسول کے قریب ہی تھا رُفیدہ ایک نیک خاتون تھی جو مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ان کی عیادت کے لئے خیمہ میں جایا کرتے تھے چنانچہ رسولؐ اللہ نے سعدؓ بن معاذ کی طرف آدمی کو ان کے لانے کے لئے بھیجا۔ ان کو ایک خچر پر سوار کر کے لایا گیا ان کے لئے چمڑے کا ایک گدا بھی بچھا دیا گیا۔ ان کی قوم نے ان کے آتے ہی ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے اے ابو عمرو! (حضرت سعد کی کنیت تھی) اپنے حلیفوں کے بارے میں اچھا فیصلہ کرنا۔ حضرت سعدؓ نے ان سے کہا حقیقت میں اب ان کے لئے وقت آگیا ہے کہ وہ حق بات کہیں اور حق کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کریں۔ یہ سن کر ان کی قوم کے کچھ لوگ ان کے پاس سے واپس چلے گئے اور بنو عبدالاشہل کے گھر پہنچ کر انہوں نے سعدؓ کے فیصلہ سے قبل ہی بنو قریظہ کی خبرِ مرگ سنا دی۔ جب سعدؓ رسولؐ اللہ کے پاس آئے تو آپؐ نے مسلمانوں سے کہا اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ تمام لوگ کھڑے ہو گئے۔ انصار کے لوگوں نے ان سے کہا۔ اے ابو عمرو! رسول اللہ نے آپ کو آپ کے موالی بنو قریظہ کے معاملے میں حَکَم بنایا ہے کہ آپ ان کے بارے میں فیصلہ کریں۔ حضرت سعدؓ نے ان سے کہا تم اللہ کے عہد و میثاق پر قائم رہو۔ اور میں ان کے بارے میں جو فیصلہ کروں اس کو تسلیم کرو۔ انہوں نے کہا بے شک ہم تسلیم کرتے ہیں۔ جس طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم بیٹھے ہوئے تھے سعد بن معاذؓ حضورؐ کی تعظیم کی وجہ سے اس طرف سے منہ پھیرے ہوئے تھے۔ سعد بن معاذؓ نے کہا میں بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ دیتا ہوں کہ ان کے مردوں کو قتل کیا جائے عورتوں اور بچوں کو چھوڑ دیا جائے۔ اِن کے اموال کو تقسیم کیا جائے۔ حضورؐ نے اُن کے اس فیصلے کو سن کر فرمایا۔ اے سعدؓ! تم نے ان کے بارے میں اس خدا کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے۔

رسول اللہؐ نے ان کے اس فیصلہ کے مطابق ان (قریظہ) کو مدینہ کے بازار میں لانے کا حکم دیا۔ وہاں ایک طرف چند گڑھے کھدوائے گئے۔ پھر آپؐ نے یہود بنی قریظہ کے مردوں کو ان گڑھوں میں کھڑا کر کے گردن مار دینے کا حکم دیا۔ اسی دن امّ المومنین حضرت صفیہ کے والد حیؔ بن اخطب اور کعب بن سعد کو قتل کیا گیا۔ کہا جاتا ہے ان مقتولین کی تعداد چھ سو سے سات سو تک تھی۔ بنو قریظہ کی عورتوں میں سے ایک عورت کے سوا کوئی عورت قتل نہیں کی گئی وہ عورت بنانہ نامی حکم القرظی کی بیوی تھی جس نے خلّاد بن سوید بن صامت کے سر پر چکی کا پاٹ مار کر ان کو شہید کر دیا تھا۔ رسول اللہؐ نے صرف ان لوگوں کے قتل کا حکم دیا جو بالغ تھے اور جو نابالغ تھے ان کو چھوڑ دیا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کی خاطر زبیر بن باطا کے لڑکے کو معاف کر دیا تھا اور جن کی جان بخشی کی گئی ان میں سے ایک عبدالرحمٰن بن زبیر تھے جو اسلام لے آئے تھے اور ان کو رسول کی صحبت حاصل رہی۔ اسی طرح آپؐ نے منذر کی ماں سلمٰی بنت قیس کی خاطر رفاعہ بن شمویل قرظی کو بھی معاف کر دیا تھا۔ یہ بنو نجار میں سے تھیں انہوں نے رسول اللہؐ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھی۔ رفاعہ بن شمویل اسلام لے آئے تھے ان کو رسول کی صحبت رہی اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جو نابالغ تھے۔

اور عطیہ قرظی کی جان بخشی کی گئی ان کو بھی رسول اللہؐ کی صحبت [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے اموال کو تقسیم کیا۔ اس موقع پر سواروں اور پیادہ لوگوں کے حصے مقرر کئے۔ سوار کے تین حصے مقرر کئے اور پیادہ کا صرف ایک حصہ مقرر رہا۔ مسلمانوں کے حصے میں چھتیس گھوڑے آئے۔ بنو قریظہ کی عورتوں میں ریحانہ بنت[1] عمرو بن خناقہ جو بنو عمرو ابن قریظہ کی ایک خاتون رسول اللہ کی ملکیت میں آئیں اور یہ آپ کی وفات تک آپ کی ملکیت[2] میں رہیں۔ غزوۂ بنی قریظہ ماہ ذی القعدہ کے آخری ایام اور ذی الحجہ کے آغاز ۵ھ میں پیش آیا۔

جب بنی قریظہ کا معاملہ ختم ہوا تو سعدؓ بن معاذ ایک صالح شخصیت نے جو دعا کی تھی وہ قبول ہوئی ان کا زخم پھٹا اور وہ انتقال کر گئے۔

شہدائے غزوۂ خندق اور غزوۂ بنی قریظہ[3]

غزوہ خندق اور غزوہ بنی قریظہ متصل ایک ساتھ واقع ہوئے ان کے درمیان

---

[1] ریحانہ کے واقعہ کے بارے میں دو روایتیں ہیں بعض اصحاب سیر اس واقعہ کو بالکل غلط قرار دیتے ہیں کہ وہ رسولؐ اللہ کی ملکیت میں آئیں جو اصحاب سیر و مورخین اس کو درست سمجھتے ہیں ان کا بالاتفاق کہنا یہ ہے کہ رسولؐ اللہ نے ان سے نکاح کیا تھا اور وہ آپ کی زندگی میں وفات پا گئی تھیں۔ مترجم

[2] زیادہ ترصحیح یہ ہے کہ حضورؐ نے ان کو مختار بنا دیا تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اس پر آپؐ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ یہ روایت واقدی کی ہے۔ ابن سعد نے واقدی سے جو روایت نقل کی ہے اس میں خود ریحانہ کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں "اَعتَقَنِی وَتَزَوَّجَنِی"۔ (آنحضرتؐ نے مجھ کو آزاد کر دیا پھر مجھ سے نکاح کر لیا)۔ ہمارے نزدیک محقق واقعہ یہی ہے کہ وہ حرم نبوی میں منکوحہ کی حیثیت سے آئیں نہ کہ کنیز بن کر۔ (مترجم)

[3] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۳ صفحہ ۲۶۲ طبری ج ۳ صفحہ ۵۸ ابن سید الناس ج ۳ صفحہ ۶۱ امتاع صفحہ ۲۴۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبانی نص نہیں تھا اس وجہ سے ان کے شہداء کے نام ایک ساتھ ذکر کیے گئے۔

بنی عبدالاشہل میں سے :-

حضرت سعدبن معاذ جنکو غزوہ خندق میں تیر لگا تھا۔ انس بن اوسؓ بن عتیک اور عبداللہ بن سہلؓ۔ ان تینوں کا تعلق بنی عبدالاشہل سے تھا۔

بنی سلمہ بن الخزرج میں سے :- الطفیل بن النعمانؓ اور ثعلبہ بن غنمہؓ۔

بنی دینار بن النجار بن الخزرج میں سے :-

کعب بن زیدؓ انہیں ایک نامعلوم تیر آکر لگا اور وہ شہید ہو گئے۔

غزوہ خندق میں مشرکین کے مقتول

بنو عبدالدار میں سے :-

مُنَبِّہ بن عثمان بن عبید بن السّبّاق۔ اِسے ایک تیر آکر لگا اور وہ اس کے زخم سے مکّہ میں جاکر مرا۔ کہا گیا ہے اس کا نام عثمان بن منبہ بن السّبّاق تھا۔

بنو مخزوم بن یقظہ میں سے :-

نوفل بن عبدالعزیٰ بن مغیرہ۔ یہ خندق میں گر کر مر گیا۔

بنو عامر بن لُؤی میں سے :-

عمرو بن عبدوُدّ اور اس کا بیٹا حسل بن عمرو۔

غزوہ بنی قریظہ میں مسلمان شہداء

خلاد بن سویدؓ بن ثعلبہ بن عمرو یہ بنی الحارث بن خزرج میں سے تھے۔ بنو قریظہ کی ایک عورت بنانہ نامی نے ان کے سر پر چکی کا پاٹ مارا تھا جس سے یہ شہید ہو گئے تھے۔ نیز جس وقت رسول اللہؐ بنو قریظہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اس وقت ابوسنان بن محصن بن حرثان اسدی، عکاشہ بن محصن کے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہؐ نے ان کو بنو قریظہ کے قبرستان میں دفن کر دیا جہاں وہ پہلے اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمیوں کو دفن کرتے تھے۔ اس غزوہ کے بعد کفار قریش نے مسلمانوں سے جنگ نہیں کی۔ جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ اس غزوۂ خندق کے بعد اب کفار کو تم پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوگی بلکہ تم حملہ کرو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ابورافع سلام بن ابی الحقیق کا قتل [1]

انصار کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج اس کوشش میں رہتے تھے کہ وہ ایک دوسرے سے نیک کام میں سبقت کر جائیں اور ایک دوسرے سے پیچھے نہ رہیں۔

چنانچہ جب کعب بن اشرف یہودی جو حضورؐ سے سخت عداوت رکھتا تھا قبیلہ اوس کے کچھ لوگوں کے ہاتھوں مارا گیا تو قبیلہ خزرج میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ہم بھی کوئی ایسا کارنامہ انجام دیں جو اجر اور سرخروئی میں اس سے بڑھ کر ہو جو قبیلہ اوس نے کیا ہے۔ تب انہوں نے مشورہ کیا اور طے کیا کہ سلام بن ابی الحقیق کو جو رسول اللہ اور مسلمانوں کی عداوت میں ایسا ہی ہے جیسا کعب بن اشرف تھا اس کو قتل کیا جائے یہ شخص خیبر میں رہتا تھا۔ قبیلہ خزرج کے لوگوں نے رسول اللہ سے اس دشمن اسلام کے قتل کرنے کے بارے میں اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو اجازت دے دی۔

سو قبیلہ خزرج کی شاخ بنی سلمہ میں سے پانچ آدمی یعنی عبداللہ بن عتیکؓ عبداللہ بن انیسؓ، ابوقتادہ الحارث بن ربعیؓ۔ مسعود بن سنانؓ اور خزاعی بن الاسودؓ — ان کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا اور بنو سلمہ کے حلیف تھے۔ یہ سب اس مقصد کے لئے نکلے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر عبداللہ بن عتیکؓ کو امیر مقرر کیا اور ان کو

---

[1] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۲ ص ۲۵۶ ابن سعد ج ۲/ ۱ ص ۶۶ طبری ج ۳ ص ۶ ابن سید الناس ج ۲ ص ۸ ابن کثیر ج ۴ ص ۱۳۷ زاد المعاد ج ۲ ص ۲۹۳ الامتاع ص ۱۸۶ مواہب ج ۱ ص ۱۵۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت کی کسی عورت اور بچّے کو قتل نہ کریں۔ یہ لوگ مدینہ سے چل کر خیبر پہنچے۔ سلّام بن ابی الحقیق اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک مکان میں رہتا تھا۔ وہ اپنے مکان کے بالائی حصّہ میں موجود تھا جب یہ لوگ اس کے مکان پر چڑھ کر اندر داخل ہوئے تو انہوں نے گھر کے ہر کمرہ کا دروازہ بند کر دیا تاکہ باہر سے کوئی نہ آنے پائے۔ جب یہ لوگ مکان کے بالائی حصّہ میں آئے جہاں وہ موجود تھا تو انہوں نے اسکی بیوی سے اندر جانے کے لئے اجازت چاہی ـــ اس نے کہا تم کون ہو۔ انہوں نے کہا ہم عرب کے لوگ ہیں اس سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ وہ اندر موجود ہے اندر چلے جاؤ۔ جب یہ اندر داخل ہوئے تو انہوں نے دروازہ کو بند کر دیا تاکہ اسکی بیوی اندر داخل نہ ہو سکے۔ دروازہ بند کرنے پر اسکی بیوی سمجھی کہ یہ ارادہ بد رکھتے ہیں اور وہ چیخی چلائی۔ اس عورت کے چیخنے پر انہوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا پھر ان کو عورت کو قتل کرنے کے بارے میں رسولؐ اللہ کی ممانعت کا خیال آیا۔ جس سے یہ اس کے قتل کرنے سے رک گئے۔ آخر انہوں نے اپنی تلواریں ابن ابی الحقیق پر حملہ کرنے کے لئے اٹھائیں وہ بستر پر دراز تھا۔ رات کی تاریکی میں ایک سفید کپڑے کے سوا کوئی چیز اسکی نشاندہی نہیں کر رہی تھی۔ عبداللہ بن عتیکؓ نے اپنی تلوار اس کے پیٹ میں اس طرح پیوست کر دی کہ وہ آر پار ہو گئی۔ تلوار لگتے ہی وہ اللہ کا دشمن چیخا بس بس کافی ہے مجھے معاف کرو۔ پھر یہ لوگ وہاں سے اترے۔ عبداللہ بن عتیکؓ کی نگاہ کچھ کمزور تھی جس کی وجہ سے وہ گر گئے۔ اور ان کے پاؤں میں شدید چوٹ آئی ان کے ساتھی ان کو اٹھا کر قلعہ کے ایک پرنالے (پانی کے نکلنے کی جگہ) میں داخل ہو کر چھپ گئے۔ قلعہ والے ان لوگوں کی تلاش میں نکلے اور انہوں نے ہر جگہ آگ روشن کی تاکہ ان کو دیکھ کر پکڑیں آخر وہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔ اب ان لوگوں نے آپس میں کہا ہمیں یہ کیسے معلوم ہو کہ دشمن خدا مر گیا۔ سو ان میں سے ایک گیا اور وہ ان لوگوں میں گھس گیا۔ پھر وہ وہاں سے لوٹا اور اس نے اپنے ساتھیوں سے ذکر کیا کہ یہودی اس کے گرد جمع تھے۔ اس نے ابن ابی الحقیق ۱۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بیوی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہی تھی کہ اس نے ابن عتیک کی آواز سنی پھر اس نے اپنے آپ کو جھٹلایا اور کہا یہاں اس بستی میں ابن عتیک کہاں بعد ازاں اس نے اپنے خاوند کے چہرے کی طرف دیکھا اور چہرہ دیکھ کر کہنے لگی۔ خدائے یہود کی قسم! یہ تو چل بسا۔ وہ مسلمان یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور لوٹ کر اپنے ساتھیوں کو اس کے ہلاک ہونے کی خبر دی۔ پھر یہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آپؐ کو اس واقعہ کی خبر دی ـــــ اس قتل کے بارے میں ان ساتھیوں میں اختلاف ہو گیا تھا اور ان میں ہر شخص اس کے قتل کا مدعی تھا! اس پر رسولؐ اللہ نے فرمایا تم لوگ اپنی اپنی تلواریں میرے پاس لاؤ۔ آپ نے ان تلواروں کو دیکھ کر فرمایا وہ عبداللہ بن انیسؓ کی تلوار سے مارا گیا ہے کیونکہ میں ان کی تلواروں میں کھائی ہوئی چیز کا اثر دیکھتا ہوں۔

غزوہ بنو لحیان[1]

بنو لحیان کا قبیلہ جو الرجیع کے مقام پر عسفان کے قریب آباد تھا اس قبیلہ نے رسولؐ اللہ کو دھوکہ دے کر چند مسلمانوں کو اپنے علاقہ میں بلایا تھا اور ان کو گھیر کر شہید کر دیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی قریظہ کے بعد ذی الحجہ، محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی اور جمادی الاولیٰ کے کچھ ایام تک مدینہ میں مقیم رہے۔ بنو قریظہ

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص ۳۷۴ ابن ہشام ج ۳ ص ۲۹۲ ابن سعد ج ۲ ص ۵۶ طبری ج ۳ ص ۵۹ انساب الاشراف ج ۱ ص ۱۶۲ ابن سید الناس ج ۲ ص ۸۳ ابن کثیر ج ۴ ص ۸۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر فتح پانے کے بعد چھٹے مہینہ جمادی الاولیٰ ۶ھ میں آپ بنی لحیان کی طرف چلے تاکہ ان سے اصحاب رجیع یعنی عاصم بن ثابتؓ اور خبیب بن عدیؓ اور ان کے ساتھیوں کا بدلہ لیں۔ یہ دومۃ الجندل سے لوٹنے کے بعد کا واقعہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غراب جو شام کے راستہ پر مدینہ کے شمال کی جانب ایک پہاڑ ہے ہوتے ہوئے مخیض پہنچے۔ پھر یہاں سے البتراء گئے۔ یہاں سے بائیں جانب مڑ کر مربین سے گزرتے ہوئے صخرات الیمام تک پہنچ گئے۔ اس کے بعد مکّہ کی شاہراہ سے محجّہ کے مقام پر پہنچے۔ یہاں پہنچکر آپؐ نے اونٹنی تیز کر دی اور غران میں اترے جہاں بنو لحیان کے مکانات تھے یہ غران امج اور عسفان کے درمیان ایک وادی ہے اس بستی کو سایہ[1] بھی کہا جاتا ہے یہاں جا کر معلوم ہوا کہ بنو لحیان ڈر کے مارے پہاڑ کی چوٹیوں پر جا چھپے تھے۔ پھر یہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسو سواروں کے ساتھ چل کر مقام عسفان پہنچے مگر بنو لحیان اس مغالطہ میں نہیں آئے (اور وہ بدستور پہاڑوں میں روپوش رہے) یہاں سے آپؐ نے اپنے اصحاب میں سے دو سوار بھیجے یہ کراع الغمیم تک گئے جب مقابلہ پر کوئی نہ آیا تو واپس لوٹے اور رسول اللہ بھی مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

www.KitaboSunnat.com

---

[1] اصل میں شابہ ہے۔ یہ ہذیل کی بستیوں میں ایک پہاڑی علاقہ ہے۔ اگر لفظ سایہ ہے تو یہ مدینہ کی بستیوں میں ایک بستی یا وادی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ ذی قرد[1]

غزوہ بنو لحیان کے موقعہ پر انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ یا رسول اللہ! مدینہ ہم سے خالی ہو گیا ہے اور ہم مدینہ سے دور ہیں۔ ہم کو دشمنوں سے خطرہ ہے کہ کہیں وہ ہمارے پیچھے مدینہ پر حملہ کر دیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا ہر خطرے کے مقام پر خدا کی طرف سے ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔ پھر اسی وقت رسول اللہؐ غزوۂ بنی لحیان سے مدینہ تشریف لے آئے اور مسلمان بھی لوٹ آئے۔ ابھی انہوں نے مدینہ میں چند دن گزارے تھے کہ عیینہ ابن حصن نے بنو غطفان کے ایک دستہ کے ساتھ غابہ[2] کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر چھاپہ مارا ان اونٹوں کے پاس غفاری قبیلہ کا ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ موجود تھا۔ عیینہ کے دستہ نے اس غفاری کو قتل کر دیا اس کی بیوی اور اونٹوں کو لیکر چلتا بنا۔

سلمہ بن عمرو الاکوع الاسلمیؓ پہلے شخص تھے جنہیں عیینہ ابن حصن نزاری کی غارت گری کا علم ہوا۔ یہ فوراً غابہ کی طرف چل پڑے جب یہ وادی ثنیۃ الوداع پر چڑھے تو کفار کے گھوڑوں پر ان کی نظر پڑی۔ انہوں نے اہل مدینہ کو مطلع کرنے کے لئے ایک ٹیلہ پر چڑھ کر چلّانا شروع کیا پھر انہوں نے خود وہاں سے اتر کر دشمنوں کے پیچھے دوڑنا شروع کیا اور اُن کا تعاقب کرتے ہوئے ان پر تیر برساتے رہے یہاں تک کہ یہ ان دشمنوں سے اونٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

---

[1] غزوہ ذی قرد کے بارے میں ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۲ ص ۲۹۳ ابن سعد ج ۲ ص ۵۵ طبری ج ۳ ص ۶۰ انساب الاشراف ج ۱ ص ۱۶۸ ابن سید الناس ج ۲ ص ۸۴ ابن کثیر ج ۴ ص ۱۰۵ الامتاع ص ۲۵۷ المواہب ج ۱ ص ۱۵۱۔ [2] غابہ یہ شام کی طرف مدینہ کے قریب ایک مقام ہے یہاں رسول اللہؐ کے اونٹ رہا کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادہر جب سلمہ بن اکوع کی آواز اہل مدینہ تک پہنچی کہ دشمن سے مقابلے کے لئے نکلو تو اس اعلان کو سنتے ہی جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہوئے ان میں سب سے پہلے آنے والوں ہیں مقداد بن الاسود تھے ان کے بعد بنو عبدالاشہل میں سے عباد بن بشرؓ بن وقش اور اسی قبیلہ کے سعد بن زیدؓ، بنو حارثہ کے بھائی اُسید بن ظہیرؓ عکاشہ بن محصن اسدیؓ، محرز بن نضلہ اسدیؓ۔ بنو سلمہ کے بھائی ابو قتادہ الحارث بن ربعیؓ اور بنو زریق کے بھائی ابو عیاشؓ بن زید بن الصامت تھے۔

جب یہ سب لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر سعد بن زیدؓ کو امیر مقرر کیا۔ کہا گیا ہے کہ رسولؐ اللہ نے ابو عیاش کا گھوڑا معاذ بن ماعص یا عائذ بن ماعص کو دیا تھا۔ یہ صاحب ابو عیاش سے بہت زیادہ ماہر سوار تھے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا تم چھاپہ ماروں کا تعاقب کرو۔ سب سے پہلے جوان دشمنوں پر حملہ آور ہوا وہ محرز بن نضلہؓ تھے۔ وہ اسی موقعہ پر شہید ہو گئے۔ وہ محمود بن سلمہ کے گھوڑے پر سوار تھے۔ جس نے ان کو شہید کیا تھا اس نے گھوڑے کے مالک کو غائب دیکھ کر اس گھوڑے پر قبضہ کر لیا تھا۔ جب یہ بھی مارا گیا تو گھوڑا بنو عبدالاشہل کے اصطبل میں پہنچ گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبدالرحمن بن عیینہ بن حصن محرز بن نضلہ کو شہید کر کے ان کے گھوڑے پر سوار ہو گیا تھا۔ اس کے بعد عبدالرحمن کو سلمہؓ نے قتل کیا اور گھوڑے کو لے لیا۔

مقدادؓ کے گھوڑے کا نام سبحہ یا بعزجہ تھا معاذ بن وقشؓ کے گھوڑے کا نام لماع، عکاشہ بن محصن کے گھوڑے کا نام ذوالّلمہ، سعد بن زیدؓ کے گھوڑے کا نام لاحق، ابو قتادہؓ کے گھوڑے کا نام جرده یا حزوه تھا، اُسید بن ظہیرؓ کے گھوڑے کا نام مسنون، ابو عیاشؓ کے گھوڑے کا نام جلوه اور جس گھوڑے پر عکاشہ بن محصن الاخرمؓ سوار تھے اس کا نام الجناح تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہرکیف مشرکین شکست کھا کر بھاگ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تعاقب میں ذُوالقرد نامی چشمے پر پہنچے یہاں آپ نے اپنی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی ذبح کی۔ اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن رات مقیم رہے۔ اس کے بعد آپؐ نے مدینہ کی طرف مراجعت فرمائی۔

الغفاری کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ آئی اس نے نذر مانی تھی کہ مدینہ پہنچ کر اونٹنی ذبح کرے گی اس نے رسولؐ اللہ کو اپنی نذر ماننے کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا معصیت میں نذر نہیں اور نہ کسی ایسی چیز میں نذر صحیح ہے جس کا وہ مالک نہ ہو۔ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غفاری کی بیوی سے اپنی اونٹنی لے لی۔

غزوہ مریسیع یا غزوہ بنی مصطلق [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمادی الاخریٰ کے کچھ دن اور رجب کا پورا مہینہ مدینہ میں گزارا۔ پھر آپ ماہ شعبان ۶ھ میں بنو قریظہ کی ایک شاخ قبیلہ بنی مصطلق کے ساتھ جنگ کے ارادے سے نکلے۔ آپؐ نے مدینہ میں حضرت ابوذر غفاریؓ کو نائب بنایا اور دوسری روایت کے مطابق نُمیلہ بن عبداللہ اللیثی کو نائب مقرر کیا۔ آپؐ کو خبر ملی کہ قبیلہ مُصطلق آپ سے جنگ کرنے کی غرض سے تیاری کر رہے ہیں۔ اس پر آپؐ ان کے ایک چشمہ [2] نامی مریسیع جو قدید کی نواح میں ساحل کی طرف واقع ہے جا پہنچے بنو مُصطلق بالکل غافل تھے۔ یہاں ان سے تصادم ہوا جس میں ان کو شکست ہوئی

---

[1] ملاحظہ ہو اس غزوہ کے بارے میں واقدی صفحہ ۴۰۴ ابن ہشام ج ۳ صفحہ ۳۰۲ ابن سعد ج ۲/۱ صفحہ ۴۵ طبری ج ۳ صفحہ ۶۳ انساب الاشراف ج ۱ صفحہ ۳۴۱ ابن سیدالناس ج ۲ صفحہ ۹۱ ابن کثیر ج ۴ صفحہ ۱۵۶ الامتاع صفحہ ۱۹۵

معاہدہ ج ا صفحہ ۱۴۰ [2] بنو خزاعہ کا چشمہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے کچھ آدمی مارے گئے۔ عورتیں اور بچے قید کر لیے گئے۔ ان اسیرانِ جنگ میں سردار قبیلہ کی صاحبزادی جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار بھی تھیں۔ یہ ثابت بن قیس بن شماسؓ کے حصہ میں آئی تھیں انہوں نے ان سے مکاتبت کر لی۔ رسول اللہ نے جویریہ کی طرف سے مکاتبت کی رقم ثابت بن قیسؓ کو ادا کر دی اور آپؐ نے ان کو آزاد کر کے ان سے شادی کر لی۔

اس غزوہ میں بنو لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کا ایک آدمی ہشام بن صبابہ اللیثی عبادہ بن صامت کے گروہ کے ایک انصاری کے ہاتھ سے مارے گئے۔ انہوں نے اس کو دشمن سمجھ کر غلطی سے مار دیا تھا۔

اسی موقع پر ایک اور واقعہ پیش آیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اسی چشمہ مریسیع پر مقیم تھے۔ حضرت عمر بن خطابؓ کے ایک حلیف غفاری خاندان کا جس کا نام جہجاہ بن مسعود تھا اور بنی عوف بن خزرج کے حلیف سنان بن وبر جہنی کے درمیان پانی لینے پر تکرار ہو گئی۔ اس پر غفاری جہجاہ نے یا للمہاجرین (اے مہاجرین کے گروہ) کہہ کر آواز دی اور جہنی نے یا للانصار (اے انصار کے گروہ) کہہ کر ان کو مقابلے کے لئے پکارا۔ نعرے سن کر قریب تھا کہ مہاجرین (قریش) و انصار میں جھگڑا ہو جاتا لیکن فوراً ہی معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ اس موقع پر عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین بھی موجود تھا جب اسے اسکی خبر ملی تو اس نے غصہ میں کہا۔ لَئِن رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ (سورہ منافقین) خدا کی قسم (جب ہم یہاں سے لوٹیں گے تو عزت والا ذلیل کو نکال باہر کرے گا)۔ گویا اس نے اپنے آپ کو عزت والا اور رسول اللہ کو ذلیل کہا۔ زید بن ارقمؓ صحابی نے اس کی ان باتوں کو سن لیا۔ انہوں نے یہ ساری باتیں سن کر رسول اللہؐ تک پہنچا دی۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقین کی یہ آیت نازل کی۔

جب عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہؓ (جو مخلص مسلمان تھے) کو یہ معلوم ہوا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسا کہا ہے تو وہ رسول اللہ کے پاس آئے اور آپؐ سے اظہار برأت کیا اور کہا یا رسول اللہؐ آپ ہی صاحبِ عزت ہیں اور وہ ذلیل ہے اگر آپؐ چاہیں تو اس کو یہاں سے نکال سکتے ہیں۔

وہ مدینہ کے قریب اپنے باپ کو روکنے کے لئے جا کر کھڑے ہو گئے اور اپنے باپ سے کہا خدا کی قسم تم شہر میں داخل نہیں ہو گے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو داخل ہونے کی اجازت نہ دیں۔ آپؐ کے اجازت دینے پر ہی داخل ہو سکتے ہو۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے میرے باپ عبداللہ بن ابی کے بارے میں جو سنا ہے اس کی وجہ سے آپ اسے قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، میں خود اس خدمت کو انجام دینے کے لئے تیار ہوں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرے سوا کسی دوسرے شخص کو اس کے قتل کرنے کا حکم دیا گیا تو شاید میرا نفس اس بات پر قابو نہ پا سکے کہ میں اپنے باپ کے قاتل کو بازار میں چلتا پھرتا دیکھوں اور میں اس کو محبت پدری کی وجہ سے قتل کر دوں! اور اس طرح میں ایک کافر کے بدلہ میں ایک مومن کو قتل کر کے دوزخ میں چلا جاؤں۔ قبیلۂ خزرج کے انصار اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ میں اپنے باپ کا کتنا فرماں بردار ہوں۔ اس کے باوجود میں آپ کے فرمانے پر اپنے باپ کو قتل کر کے اس کا سر لانے کو تیار ہوں۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں وہ اس کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ کوئی برائی نہیں ہو گی۔

مُقیس بن صبابہ بظاہر اسلام کا اظہار کرتے ہوئے مکہ سے یہاں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسولؐ اللہ! میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائی ہشام بن صبابہ کے قتل کی دیت لے لوں جو خطاءً قتل کیا گیا تھا۔ رسول اللہؐ نے اس کے بھائی کی دیت دینے کا حکم دے دیا۔ اس حکم کی تعمیل کر دی گئی وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیت لے کر زیادہ دن نہیں ٹھہرا کہ اس نے اپنے بھائی کے قاتل کو قتل کیا اور پھر کفر کی حالت میں مکّہ فرار ہو گیا۔ یہ وہی شخص تھا جس کو آپؐ نے فتح مکّہ کے دن قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

غزوۂ بنی مصطلق میں مسلمانوں کا شعار تھا اَمِت یعنی اللہ کی راہ میں مرنا مارنا (قربان ہو جانا)۔

جب مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ بنت حارث کو اپنی زوجیت میں لے لیا ہے تو لوگوں نے بنو مصطلق کے خاندان کے لوگوں کو اس بنار پر کہ اب یہ لوگ رسول اللہؐ کے رشتہ دار بن گئے ہیں آزاد کر دیا اور جویریہ اپنی قوم کے لئے اتنی باعث برکت بنیں کہ ان کی وجہ سے ان کی قوم کے سنو گھر لنے قید سے آزاد ہوئے۔

بنو مصطلق کے اسلام اختیار کر لینے کے قریب دو سال بعد رسولؐ اللہ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو ان کے پاس صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ جب انہوں نے لوگوں کو اپنے استقبال کے لئے آتے دیکھا تو وہ سمجھے کہ وہ ان کے قتل کے ارادے سے نکلے ہیں وہ یہ سمجھ کر گھبرا گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر خبر دی کہ بنو مصطلق میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں میں ان سے جنگ کرنے کے بارے میں آپس میں بات چیت ہوئی۔ یہاں تک کہ رسول اللہؐ نے ان سے جنگ کا ارادہ کیا اسی اثنار میں بنو مصطلق کا وفد آپؐ کے پاس آ پہنچا اور کہا یا رسولؐ اللہ! وہ تو صرف اس لئے نکل کر آئے تھے کہ ان کا استقبال و اکرام کریں نہ کہ ان کو قتل کریں۔ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ (سورۂ حجرات ۶) (اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا دو پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا پڑے)۔

واقعہ اِفک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ مصطلق سے واپس لوٹتے ہوئے اہل افک یعنی مفتری اور کاذب لوگوں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں جو اس سفر میں آپؐ کے ساتھ تھیں جو افتراء پردازی کی تھی اس میں حضرت عائشہؓ کے برأت کے سلسلے میں بھی اللہ تعالٰے نے سورہ نور نازل کی۔

بعض صحیح روایات کی رو سے واقعہ افک (حضرت عائشہؓ پر منافقین نے جو تہمت لگائی تھی) کے بارے میں جو بحث اور گفتگو ہوئی تھی وہ سعد بن معاذ اور سعد بن عُبادہ کے درمیان تھی۔ لیکن یہ مغالطہ ہے کیونکہ سعد بن معاذ نے فتح بنی قریظہ کے بعد وفات پائی تھی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فتح بنی قریظہ ذی القعدہ ۴ھ میں ہوا۔ اور غزوہ بنی مصطلق جس میں واقعہ افک پیش آیا شعبان ۵ھ میں حضرت سعد بن معاذ کی وفات کے ایک سال آٹھ ماہ بعد ہوا۔ یہ بحث و گفتگو جن دو شخصوں کے درمیان ہوئی غزوہ بنی مصطلق سے واپس آنے کے بعد ہوئی تھی۔ اس اعتبار سے یہ گفتگو سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کے درمیان نہیں ہو سکتی۔

ابن اسحاق زہری سے اور زہری عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ واقعہ افک کے بارے میں یہ بحث و گفتگو حضرت سعد بن عبادہؓ اور اسید بن حضیرؓ جو حضرت سعد بن معاذؓ کے ابن عم تھے کے درمیان ہوئی تھی نہ کہ حضرت سعد بن معاذؓ۔ ابن حزم کہتے ہیں یہی صحیح ہے۔

٭

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوہ حُدَیْبِیہ (صلح حدیبیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی مصطلق سے لوٹنے کے بعد ماہِ رمضان وشوال مدینہ میں گزارا اور ماہ ذی القعدہ سنہ ۶ھ میں عمرہ کرنے کی غرض سے نکلے تھے۔ جنگ کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے عرب و قرب وجوار کے اہل بادیہ (دیہات کے باشندوں) کو بھی چلنے کے لئے کہا۔ ان میں سے اکثر نے تاخیر کی اس اندیشہ کی بناء پر کہ کہیں جنگ کی نوبت نہ آ جائے۔ رسول اللہ ان مہاجرین وانصار کو جو آپؐ کے ساتھ تھے اور ان عربوں کو جو آپ کے ساتھ مل گئے تھے لے کر روانہ ہوئے آپؐ نے اپنے ہَدی (قربانی کے جانور) لئے۔ ذی الحلیفہ[3] میں پہنچ کر آپؐ نے عمرہ کا احرام باندھا تاکہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ آپ جنگ کے ارادے سے نہیں نکلے بلکہ صرف زیارت بیت اللہ کے لئے جاتے ہیں۔ آپؐ کے ساتھ نکلنے والوں کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ تھی۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ سو افراد کا قول ہے اور کم از کم تیرہ سو (۱۳۰۰) افراد کا۔ بعض نے صرف سات سو کی تعداد بتائی ہے۔ لیکن یہ بالکل غلط خیال ہے۔ صحیح تعداد بلاشک وشبہ تیرہ سو (۱۳۰۰) سے پندرہ سو (۱۵۰۰) تک تھی۔

جب قریش کو آپؐ کے نکلنے کی خبر ملی تو ان کی بڑی تعداد رسولؐ اللہ کو بیت اللہ

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی صفحہ ۳۸۳ ابن ہشام ج ۳ صفحہ ۳۲۱ طبقات ابن سعد ج ۲/۱ صفحہ ۶۹ طبری ج ۲ صفحہ ۷۱ انساب الاشراف ج ا صفحہ ۱۶۹ ابن سید الناس ج ۲ صفحہ ۱۱۳ ابن کثیر ج ۴ صفحہ ۱۶۴ زاد المعاد ج ۲ صفحہ ۳۰۱ الامتاع صفحہ ۲۷۴۔

[2] چونکہ یہ معاہدہ یہیں حدیبیہ کے مقام پر لکھا گیا تھا اس وجہ سے اس کو صلح حدیبیہ بھی کہتے ہیں اگرچہ یہ صلح بظاہر مغلوبانہ دب کر ہوئی تھی لیکن خدا نے اس کو نتیجۃً فتح مبین قرار دیا ہے چنانچہ صلح حدیبیہ کے بعد جو سورۃ نازل ہوئی اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوا تھا اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (اے نبی ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کر دی)۔ مترجم

[3] یہ مقام مدینہ سے چھ میل کی مسافت پر ہے اور اہل مدینہ کا میقات ...

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زیارت سے روکنے کے لئے نکل آئی۔ حتیٰ کہ وہ قتال کے لئے آمادہ تھی۔ قریش نے خالدؓ بن ولید کو سواروں پر سپہ سالار کی حیثیت سے پہلے ہی کُراع الغمیم[1] روانہ کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر اس وقت پہنچی جب آپؐ عُسفان میں تھے۔ یہاں پر آپؐ نے فرمایا کوئی ہے جو مجھے اس راستہ سے بچا کر جس پر قریش ہیں کسی دوسرے راستے سے لے چلے۔ یہ آپؐ نے اس لئے فرمایا تاکہ قریش سے جنگ کی نوبت نہ آئے بنو اسلم میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسولؐ اللہ! میں یہ خدمت انجام دے سکتا ہوں۔ یہ نیا راستہ بڑا مشکل اور دشوار گزار تھا مگر آپؐ اسی راستہ پر چلے جو داہنی طرف ظہر الحمض کے درمیان سے ہوتا ہوا ثنیّۃُ المُرار پر نکلتا تھا۔ ثنیّۃ المُرار حدیبیہ کے نشیب میں ہے جو مکّہ کے حصّہ زیرین کے سامنے ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنیّۃُ المُرار پہنچے تو آپ کی ناقہ بیٹھ گئی۔ اس کے بیٹھنے پر لوگوں نے کہا۔ اونٹنی اب اپنی جگہ نہیں چھوڑے گی۔ یہ تھک کر بیٹھ گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تھکی نہیں ہے۔ نہ یہ اسکی عادت ہے بلکہ اس کو اُس پاک ہستی نے روک دیا ہے۔ جس نے مکّہ سے اصحابُ الفیل[2] کو روک دیا تھا۔ اس موقعہ پر آپؐ نے فرمایا آج قریش مجھ سے کسی بھی ایسی چیز کا مطالبہ کریں جو صلہ رحمی قرابت داری پر مبنی ہو تو میں انہیں وہ چیز دیئے بغیر نہ رہوں گا۔ اس کے بعد آپؐ نے لوگوں سے کہا۔ یہاں اتر پڑو۔ آپؐ سے کہا گیا۔ یا رسولؐ اللہ! اس وادی میں جہاں ہم اترے ہیں پانی نہیں ہے۔ اس لئے یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اپنے ایک صحابی کو دیا۔ اس صحابی نے اس تیر کو ایک خالی کنویں میں گاڑ دیا۔ تیر کو گاڑتے ہی پانی کا فوّارہ ابل پڑا

---

[1] یہ ایک وادی ہے جو عسفان سے آٹھ میل پر مکہ معظمہ کی جانب ہے۔ مترجم

[2] آپؐ کا اشارہ ابرہہ کے لشکر کی طرف تھا جس کو اللہ نے مکّہ میں داخل ہونے سے باز رکھا۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے تمام لشکر سیراب ہوا۔ کہا گیا ہے کہ جو صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیر لے کر کنوئیں میں اُترے تھے وہ ناجیہ بن جُندب ابن عُمیر تھے۔ یہی وہ صاحب ہیں جو رسولؐ اللہ کے قربانیوں کے جانور لے جا رہے تھے۔ ایک قول کے مطابق جو صاحب رسولؐ اللہ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترے تھے وہ براءؓ بن عازبؓ تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفارِ قریش کے درمیان سفارت (پیغام رسانی) کا سلسلہ جاری تھا۔ باہم گفتگو نے طول کھینچا۔ یہاں تک کہ سہیل بن عمرؓ رسولؐ اللہ کے پاس آیا۔ اس نے آپؐ سے مطالبہ کیا کہ آپؐ اس سال واپس لوٹ جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لئے آئیں۔ آپ مکہ میں بغیر ہتھیار کے داخل ہوں گے سوائے تلواروں کے اور وہ تلواریں بھی نیام میں ہوں گی۔ مکہ میں صرف تین دن قیام ہوگا اس سے زیادہ نہیں۔ یہ صلح دس سال تک رہے گی یعنی دس سال تک جنگ نہیں ہوگی۔

اس دوران ایک دوسرے سے تعرض نہیں کریں گے امن سے رہیں گے نیز صلح کی ان شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ کفار کا کوئی فرد خواہ مرد ہو یا عورت مسلمان ہو کر مسلمانوں میں چلا جائے گا تو وہ واپس کر دیا جائے گا۔ اور اگر کوئی فرد مسلمانوں میں سے مُرتد ہو کر کفار کی طرف چلا جائے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ بعض شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں اس وجہ سے یہ صلح مسلمانوں پر بڑی شاق گزری۔ یہاں تک کہ بعض صحابہ کو اس پر اعتراض ہوا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم ربانی سے بخوبی واقف تھے۔ آپ یہ بھی جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس میں مسلمانوں کے لئے کشادگی کی راہ پیدا کر دے گا۔ اور یہ صلح مسلمانوں کے لئے اسلام کے غلبہ کا سبب بنے گی۔ آپؐ نے مسلمانوں کو اس حقیقت سے باخبر کیا۔ اس کے بعد صحابہ اس فیصلہ سے مانوس ہو گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب صلح نامہ کی شرائط لکھی جا رہی تھیں تو صلح نامہ کے شروع میں سہیل بن عمرو نے محمدؐ کے ساتھ رسول اللہ کے لکھے جانے کو ناپسند کیا اس نے کہا رسول اللہ کا لفظ نہیں لکھا جائے گا۔ اسی پر تو ہمارا نزاع ہے۔ جب آپؐ نے اسکو مٹا دینے کے لئے کہا تو حضرت علیؓ نے جو صلحنامہ لکھ رہے تھے رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دینے سے انکار کیا کہ یہ میرے لئے ممکن نہیں۔ رسول اللہؐ نے اس کو اپنے ہاتھ مٹا دیا اور اس کی جگہ محمد بن عبد اللہ لکھنے کو کہا۔ اسی دوران جب صلح نامہ لکھا جا چکا تھا لیکن ابھی دستخط نہیں ہوئے تھے کہ سہیل بن عمرو کے بیٹے ابو جندل جو مسلمان ہو چکے تھے۔ آپؐ کے پاس اس حالت میں آئے کہ ان کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ لیکن آپؐ نے ان کو ان کے باپ سہیل کے پاس لوٹا دیا صرف اس بناء پر کہ یہ معاہدہ میں طے ہو چکا تھا کہ کفار کا کوئی فرد مسلمان ہو کر آئے گا تو اسے واپس کرنا ہوگا۔ اس کے باوجود کہ مکرز بن حفص ابو جندل کو پناہ دے چکے تھے۔ مسلمانوں پر ان کا واپس کرنا بہت شاق گزرا۔ لیکن آپؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ ان کے لئے کوئی کشادگی کی راہ پیدا کرے گا۔ اب صلح ہو چکی ہے ہم بدعہدی نہیں کر سکتے۔ غرض ابو جندل کو اسی طرح پابہ زنجیر واپس جانا پڑا۔

قریش نے کچھ لوگوں کو بھیجا کہ مسلمانوں پر حملہ کر دیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی تعداد تیس ۳۰ چالیس ۴۰ کے درمیان تھی وہ گرفتار کر لئے گئے۔ اگرچہ قریش کی طرف سے سخت شرارت تھی لیکن رحمتِ عالمؐ نے ان کو چھوڑ دیا اور معاف کر دیا۔

بیعتِ رضوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح سے پہلے گفتگو کا آغاز کرنے کے لئے حضرت عثمانؓ کو بطور پیغام رساں مکہ بھیجا تاکہ کفار مکہ کو آپ کا پیغام پہنچائیں۔ قریش نے ان کو روک لیا۔ ان کے آنے میں تاخیر کی وجہ سے یہ خبر مشہور ہو گئی کہ وہ شہید کر دیئے گئے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا۔ حضرت عثمانؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خون کا قصاص لینا ضروری ہے یہ کہہ کر آپؐ نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر صحابہ کو جان نثاری پر بیعت کرنے کے لئے بلایا۔ تمام صحابہ نے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی کہ وہ جنگ سے فرار اختیار نہیں کریں گے۔ یہی بیعتِ رضوان ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے[1] جس میں بیعت کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہے اور ان کے لئے جنّت کی بشارت دی گئی ہے۔

صحابہ کے بیعت کرتے وقت رسول اللہؐ نے اپنا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ پر مار کر کہا یہ عثمانؓ کی طرف سے بیعت ہے۔ صلح ہو جانے کے بعد رسول اللہؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ یہیں احرام کھول دیں اور قربانی کریں۔ اس صلح سے جو بظاہر دب کر ہوئی تھی صحابہ اس قدر دل شکستہ تھے کہ انہوں نے احرام کھولنے اور قربانی کرنے میں بہت توقف اور تامل کیا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو اس حکم کے بجالانے کی توفیق دی۔ ان سب نے احرام کھول کر قربانی کی۔ کہا گیا ہے کہ اس موقعہ پر جس شخص نے رسول اللہؐ کا حلقِ راس کیا وہ خِراش بن امیہ بن الفضل الخزاعی تھے۔

اس کے بعد جب رسول اللہؐ مدینہ واپس آئے تو ابو بصیرؓ عتبہ بن اسید بن جاریہ آپؐ کے پاس بھاگ کر آ گئے —— یہ مکّہ میں قید تھے یہ ثقفی اور قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ ان کے آنے کے بعد رسول اللہؐ کے پاس حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کے چچا الازہر بن عوف اور اخنس بن شریق ثقفی نے بنو عامر بن لُوی کے ایک شخص اور اس کے ساتھ انہوں نے اپنے ایک آزاد کردہ غلام کو عہد و پیمان کے مطابق ابو بصیر کو ان

---

[1] یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا (سورۂ فتح آیت ۱۸) (خدا مسلمانوں سے راضی تھا جبکہ وہ تیرے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے سو خدا نے جان لیا جو کچھ ان لوگوں کے دلوں میں تھا سو خدا نے ان پر تسلّی نازل کی)۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سپرد اور حوالہ کرنے کے لئے بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے حوالہ کر دیا۔ وہ ان کو لے گئے لیکن جب یہ ان کے ساتھ مقام ذی الحلیفہ میں پہنچے تو انہوں نے ان دونوں آدمیوں میں سے ایک شخص سے کہا۔ تم مجھے ذرا اپنی تلوار تو دکھاؤ۔ جب انہوں نے اُس سے تلوار لے لی تو اسی تلوار سے اس کو قتل کر دیا۔ دوسرا شخص جلدی سے بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ابوبصیر نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا۔ اتنے میں یہ بھی رسول اللہؐ کے پاس پہنچ گئے اور انہوں نے آپؐ سے کہا یا رسول اللہ! آپ نے تو عہد کے موافق جو ذمہ داری تھی وہ پوری کر دی۔ اب آپ پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے۔ میں نے اپنے آپ کو دین کے معاملہ میں فتنہ میں پڑنے سے بچا لیا ورنہ وہ مجھے کفر پہ مجبور کرتے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی ماں کا بُرا ہو۔ اگر اس کے ساتھ اور کچھ لوگ بھی ہوتے تو یہ جنگ بھڑکا دیتا۔ اس بات کو سن کر ابوبصیر نے یہ جانا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ رسول اللہؐ پھر مجھ کو ان کے حوالہ کر دیں۔ اس لئے وہ وہاں سے نکل کر مقام عیص میں جو سمندر کے کنارے ذُومرّہ کے پاس واقع ہے چلے گئے۔ قریش کا تجارتی قافلہ جو شام جاتا تھا وہ اسی راستے سے ہو کر گزرتا تھا قریش کے ستم رسیدہ مسلمانوں کو جب اس ٹھکانہ کا علم ہوا تو یہ ستم رسیدہ مسلمان بھی جان بچانے کی غرض سے یہاں آنے لگے۔ اس طرح یہاں مسلمانوں کی کافی تعداد جمع ہو گئی اور یہ قریش کے کاروانِ تجارت کو روکنے لگے۔ آخر قریش نے تنگ آ کر رسول اللہؐ کو لکھا کہ آپؐ ان مسلمانوں کو مدینہ واپس بلا لیں۔

معاہدہ صلح میں یہ جو شرط تھی کہ جو مسلمان مکہ سے چلا جائے گا اس کو واپس کرنا ہوگا اس میں مرد داخل تھے عورتیں نہ تھیں سو عورتوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے خاص حکم[1] نازل کیا کہ جو عورتیں مسلمان ہوں ان کو واپس نہ کیا جائے البتہ اسلام کے

---

[1] یہ حکم اس بات کی طرف اشارہ ہے: یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ (باقی صـ۲۲۲ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملہ میں ان کا امتحان کر لیا جائے یعنی پوری تحقیق کر لی جائے کہ وہ واقعتہ مسلمان ہیں۔

اسی دوران جب امّ کلثومؓ بنت عقبہ بن ابی مُعیط ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو ان کے دونوں بھائی عمارہ اور ولید، پسران عقبہ حضورؐ کی خدمت میں حدیبیہ کی شرط کے مطابق اپنی بہن کو لینے کے لئے آئے۔ آپؐ نے امّ کلثومؓ کو واپس بھیجنے سے انکار کر دیا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے عورتوں کو واپس کرنے سے منع کر دیا تھا۔ انہی دنوں میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں روکے رکھنے سے منع کیا تھا اور کافر عورتوں کا نکاح اَب مسلمانوں سے باقی نہیں رہا تھا۔ اس کے بعد رسولؐ اللہ مدینہ واپس لوٹ گئے۔

غزوہ خیبر ۶ھ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے واپس ہو کر مدینہ میں ذی الحجہ اور محرم کے کچھ دن گزارے اس کے بعد آپؐ اواخر ۶ھ میں خیبر کی طرف جہاد کے لئے نکلے اور مدینہ میں نمیلہ بن عبد اللہؓ اللیثی کو اپنا نائب مقرر کیا۔ جھنڈا حضرت علیؓ کو عنایت فرمایا۔ کہا جاتا ہے کہ اس جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ جب آپؐ مدینہ

(بقیہ ص۲۲۱) مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ (سورہ ممتحنۃ آیت ۱۰)۔ مترجم

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص۳۸۹ ابن ہشام ج ۳ ص۲۲۳ ابن سعد ج ۲/ ۱ ص۷۷ طبری ج ۳ ص۹۱، انساب الاشراف ج ۱ ص۱۶۹ فتوح البلدان ص۲۹ ۔ ابن سید الناس ج ۲ ص۱۳۰، ابن کثیر ج ۴ ص۱۸۱ زاد المعاد ج ۲ ص۳۲۴ الامتاع ص۳۰۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خیبر کی طرف چلے تو عصر پہاڑی (مدینہ و وادی الفرع کے درمیان ہے) کے راستے سے چلے جہاں آپؐ کے لیے مسجد بنائی گئی تھی پھر آپ صہبا پہنچے۔ اس کے بعد ایک وادی بنام رجیع میں اُترے۔ یہ وادی خیبر اور غطفان کے درمیان واقع ہے۔ آپ اس وادی میں پہنچ کر اہل خیبر اور قبیلہ غطفان کے درمیان حائل ہو گئے تاکہ غطفان، اہل خیبر یعنی یہود کی کوئی مدد نہ کر سکیں۔ کیونکہ قبیلہ غطفان نے حلیف ہونے کی وجہ سے خیبر والوں کی مدد کا ارادہ کیا تھا۔ چنانچہ جب یہ ان کی مدد کے لیے نکلے۔ آگے چل کر ان کو رسول اللہ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو ان کو اپنے گھروں کی طرف سے کھٹکا محسوس ہوا۔ یہ اسی وقت اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کر کے یہود کے قلعوں کو فتح کیا۔ اور بتدریج ان کے اموال پر بھی قبضہ کیا۔ چنانچہ یہود کے قلعوں میں جو سب سے پہلے فتح ہوا وہ قلعہ ناعم تھا اسی قلعہ کے نزدیک محمد بن مسلمہ کے بھائی محمود بن مسلمہؓ کو شہید کر دیا گیا تھا۔ یہ حملہ آور فوج کے سردار تھے۔ جب یہ ایک دن تھک کر قلعہ کی دیوار کے سایہ میں لیٹ گئے تو قلعہ کے اوپر سے کنانہ بن ربیع نے ایک چکی کا پاٹ گرا دیا جس سے یہ جاں بحق ہو گئے۔ اس کے بعد دوسرا قلعہ قموص تھا۔ یہ حضرت علیؓ کی قیادت میں فتح ہوا۔ اس قلعہ کا بیس دن تک محاصرہ رہا۔ اس قلعہ سے جو قیدی ملے ان میں حضرت صفیہؓ بنت حیی بن اخطب بھی تھیں۔ یہ پہلے کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق کی زوجیت میں تھیں ان کے ساتھ دو چچازاد بہنیں بھی تھیں۔ حضرت دحیہ کلبیؓ کی درخواست پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو انہیں بخش دیا تھا۔ چونکہ یہ ایک عالی مرتبہ اور رئیس یہود کی صاحبزادی تھیں ان کا کسی اور کے پاس جانا ان کی توہین تھی۔ اس لیے آپ نے صفیہ کو کچھ[۱] لونڈیوں کے عوض ان سے لے لیا۔ اور ان کو آپؐ نے حضرت

[۱] بعض روایت میں لونڈیوں کی تعداد نو بتائی گئی ہے اور بعض میں سات کی تعداد ہے۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمِ سلمہؓ کے پاس چھوڑ دیا حتیٰ کہ انہوں نے وہیں عدت گزاری اور دائرہ اسلام میں داخل ہوگئیں اس کے بعد آپؐ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ اِن کا عتق ان کا مہر قرار پایا۔ اس کے علاوہ کوئی مہر مقرر نہیں ہوا۔ اس طرح سے یہ ہر اس شخص کے لئے ایک سنّت مستحبہ ہوگئی جو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے۔ باقی سب قیدیوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

اس غزوہ خیبر کے موقع پر رسولؐ اللہ نے چند فقہی احکام دیئے۔

۱؎ حضرت صفیہ کی نسبت بعض کتب حدیث و سیر میں یہ واقع اس طرح مذکور ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کو دحیہ کلبیؓ کے حوالہ کیا تھا پھر ان کو ان کے حسن و جمال کی وجہ سے ان سے لے لیا اور اس کے معاوضہ میں ان کو سات لونڈیاں دیں۔ لیکن ان روایات کے خلاف صحیح مسلم باب فضل عتق الامتہ میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب لڑائی کے قیدی جمع کیے گئے تو حضرت دحیہ کلبیؓ نے آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ ان میں سے ایک لونڈی عنایت فرمائیں آپ نے ان کو اختیار دیا کہ تم جا کر کسی ایک کا انتخاب کر لو انہوں نے صفیہ کو منتخب کر لیا۔ اس پر لوگوں کو اعتراض ہوا۔ ان میں سے ایک شخص نے آپ سے آکر کہا۔ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اَعْطَیْتَ دِحْیَۃَ صَفِیَّہ بنتَ حُیَیّ بن اخطب سَیِّدَۃَ قریظہ والنَّضِیرلاَ تَصْلِحُ اِلاّ لَکَ (اے پیغمبر خدا! آپ نے صفیہ کو دحیہ کلبیؓ کے حوالہ کیا ہے۔ وہ تو قریظہ اور نضیر کی رئیسہ ہے اور آپؐ کے سوا کوئی اس کے لائق نہیں)۔ اس وجہ سے آپؐ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ دوسرے خود حضرت صفیہؓ کے لئے بڑی رنج دہ بات تھی ان کا خاندانی شرف و مرتبہ اور ان کا حسن و جمال اس کا متقاضی تھا کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے ایسی حالت میں جبکہ ان کے باپ اور شوہر قتل ہو چکے تھے جو اپنے خاندان کے رئیس تھے ان کے پاس خاطر، دلجوئی اور رفع غم کیلئے اسکے سوا کوئی تدبیر نہ تھی کہ آپؐ ان کو اپنے عقد میں لے لیں۔ اسی وجہ سے آپؐ نے ان کو لونڈی کی حیثیت سے نہیں بلکہ منکوحہ کی حیثیت سے رکھا۔ اسی کو ابن حزم نے اختیار کیا ہے۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ پالتو گدھے اور خچر حرام کر دیئے گئے اور آپؐ نے ان کے گوشت کو نجس قرار دیا۔ جن ہانڈیوں میں وہ گوشت پک رہا تھا ان کو الٹ دینے کا حکم دیا۔

۲۔ ان ہی دنوں میں آپؐ نے گھوڑوں کے گوشت اور اس کے کھانے کو حلال قرار دیا۔

۳۔ پنجہ دار پرند اور درندہ جانور بھی حرام کر دیئے گئے۔

اس کے بعد صعب بن معاذ کا قلعہ فتح ہوا۔ خیبر کے قلعوں میں کوئی قلعہ ایسا نہیں تھا جس میں اس سے زیادہ غلہ اور مال و اسباب ہو۔ جب اور قلعے فتح ہو گئے تو آخر میں یہودیوں کے دو قلعے وطیح اور سلالم فتح ہوئے۔ رسول اللہؐ نے ان دونوں قلعوں کا محاصرہ قریباً دس دن تک کیا۔ غزوہ خیبر میں مسلمانوں کا شعار تھا اَمِتْ یعنی خدا کی راہ میں مرنا اور مارنا۔

آخری قلعہ قموص[1] کو فتح کرنے کے لئے حضورؐ نے پہلے حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ کو بھیجا۔ جب وہ ان سے فتح نہ ہوا تو آخر میں آپؐ نے جھنڈا حضرت علیؓ کے ہاتھ میں دیا۔ اس وقت انہیں آشوبِ چشم کی شکایت تھی۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں لُعابِ دَہن لگایا اس سے ان کی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔

خیبر کی سرزمین کے بعض قلعوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور فتح کیا اور بعض قلعوں سے مصالحت کے ذریعہ اہلِ خیبر کی جلاوطنی عمل میں آئی۔ خیبر کے مال میں سے آپؐ نے خُمس (پانچواں حصہ) نکال کر باقی سب مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ جو لوگ اپنا مال و اسباب چھوڑ کر جلاوطنی پر آمادہ نہ ہوئے۔ حضورؐ نے اُن کو اُن کے اموال و باغات پر اس شرط کے ساتھ قائم رکھا کہ وہ یہاں کام کریں اور اس کے غلہ و پھل وغیرہ سے جو

---

[1] ابھی چند سطور پہلے قلعہ قموص کو ناعم کے بعد دوسرا قلعہ قرار دے کر اس کا فتح کا ذکر ہو چکا ہے۔ اب آخر میں پھر اسی قلعہ کے فتح کا ذکر کیسے ہوا، ممکن ہے حصہ الحاقی ہو یا مصنف سے سہو ہوا ہو۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ پیداوار ہو اس میں نصف حصہ اُن کا اور نصف حصہ مسلمانوں کا ہوگا۔ اور وہ یہاں قائم رہیں گے جب تک خدا کو منظور ہوگا۔ اہلِ خیبر یہود اسی معاملہ پر باقی رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ کے دورِ خلافت اور حضرت عمر رضؓ کے دورِ خلافت میں بھی ان سے اسی طرح معاملہ برقرار رہا جس طرح رسولؐ اللہ نے ان سے طے کیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضؓ کو اپنے آخری دورِ خلافت میں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں فرمایا تھا کہ جزیرۃ العرب میں دو دین مجتمع نہ ہوں گے۔ اس پر حضرت عمر رضؓ نے ان کو خیبر وغیرہ سے جلاوطن کرنے کا حکم دیا۔ مسلمانوں نے خیبر کے مالِ غنیمت میں سے اپنے حصہ لے لئے اور انہوں نے اس میں اپنے حسبِ منشاء تصرف کیا۔ حضرت عمر رضؓ نے اپنے دورِ خلافت میں بنی سلمہ میں سے جبار بن صخر کو اور بنو نجار میں سے زید بن ثابت کو فصول یعنی پیداوار کا تخمینہ لگانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ ان دونوں شخصوں نے اسی تقسیم کے موافق جو پہلے تھے ہر ایک کا حصہ مقرر کیا۔

حضورؐ کو زہر دینے کا واقعہ

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی فتوحات سے فارغ ہوئے تو ایک یہودی عورت زینب بنت حارث۔ سلام بن مشکم کی بیوی نے بکری کا بھنا ہوا زہر آلود گوشت پیش کیا آپؐ کو دست کا گوشت زیادہ پسند تھا اس لئے اس عورت نے اس میں زیادہ زہر ملا دیا۔ حضورؐ نے اس میں سے ایک لقمہ لیا۔ ابھی آپؐ نے اس کو نگلا نہیں تھا کہ اس کو تھوک دیا۔ آپؐ کے ساتھ بنی سلمہ میں سے بشرؓ بن براء بن معرور بھی کھانے میں شریک تھے انہوں نے ایک لقمہ لیا اور نگل لیا وہ اس سے ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بوٹی نے مجھ سے کہا کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے اس وجہ سے میں نے اسے تھوک دیا۔ اس کے بعد آپؐ نے اس یہودی عورت کو بلایا اور اس سے زہر ملانے کے بارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں پوچھا۔ اس نے اس کا اعتراف کیا۔ آپؐ نے اس یہودی عورت کو اس حرکت پر قتل نہیں کیا۔[1]

خیبر کے مالِ غنیمت کی تقسیم

خیبر کی جنگ میں کل فوج کی تعداد چودہ سو تھی۔ دو سو سوار تھے۔ سواروں کو گھوڑوں کے مصارف کی وجہ سے پیدل سے دوگنا ملتا تھا۔ اس بناء پر یہ تعداد اٹھارہ سو کے برابر تھی۔ اس حساب سے کل مالِ غنیمت کے اٹھارہ سو حصے کئے گئے۔ پیدل مجاہدین کے حق ایک حصہ اور سوار مجاہدین کے حق میں دہرا حصہ آیا۔ خیبر کی وادی خوع سے زبیر بن العوام کو ایک حصہ دیا گیا۔ اس وادی کو نطاۃ بھی کہتے ہیں۔ اس وادی میں سے زبیر بن العوام کا حصہ نکال کر بنی بیاضہ اور بنی حارث بن خزرج کو حصے دئے گئے۔ نطاۃ کی وادی ناعم میں سے بنی عوف بن خزرج اور مزینہ کو حصے دیئے گئے۔ ایک حصہ عاصم بن عدی کو دیا ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حصہ تھا۔ ایک حصہ عبدالرحمن بن عوف کا ایک حصہ بنی ساعدہ اور بنی نجار کا۔ باقی حصوں میں حضرت علیؓ بن ابی طالب۔ حضرت طلحہ بن عبداللہؓ۔ حضرت عمرؓ بن خطاب۔ غفار۔ اسلم۔ بنی سلمہ۔ بنی حارثہ۔ جہینہ ان سب کا حصہ نکالا گیا۔ یہ مختلف قبائل عرب کے لوگ تھے۔ یہ حصے موضع شق میں سے تھے۔

بنی حارثہ بن عوف میں سے عبید بن اوس تھے جو اس وقت عبیدالسہام کے نام سے معروف تھے ان کا نام سہام اس لئے پڑا کہ انہوں نے خیبر کے اکثر حصص خرید لئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے خیبر کے سو حصص خریدے تھے۔

---

[1] اس یہودی عورت کے قتل کے بارے میں جس نے حضورؐ کو زہر دیا تھا روایات مختلف ہیں۔ ایک روایت ہے کہ حضورؐ نے اسے چھوڑ دیا تھا بعض دوسری روایات میں ہے کہ اس کو قتل کر دیا تھا۔ اصل میں آپؐ نے اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا اس وجہ سے آپؐ نے اس سے تعرض نہیں کیا لیکن جب بشرؓ دو تین دن بعد انتقال کر گئے تو یہ قصاص میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہدائے خیبر کے نام[1]

خیبر میں جو مسلمان شہید ہوئے ان کے نام یہ ہیں :۔

بنو امیہ بن عبد شمس میں سے :۔

ربیعہ بن اکثم رضؓ بن سخبرہ ۔ ثقف بن عمرو رضؓ بن سُمیط ۔ رفاعہ بن مسروح رضؓ یہ سب کے سب بنی امیہ بن عبد شمس میں سے تھے ۔

بنو زہرہ کے حلیف القارہ میں سے :۔

مسعود بن ربیعہ رضؓ ۔

بنو اسد بن عبد العزیٰ کے حلیف بنو لیث بن بکر بن عبد مناہ میں سے :۔

عبد اللہ بن الہبیب یا ابن اہبیب بن اُہیب ۔

بنو سلمہ میں سے :۔

بشر بن البراء رضؓ بن معرور ۔ یہ اس بکری کا گوشت کھا کر ہلاک ہو گئے تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیا گیا تھا اور فضیل بن النعمان رضؓ ۔

بنو زُریق میں سے :۔

مسعود رضؓ بن سعد بن قیس ۔

بنو عبد الاشہل کے حلیف اوس میں سے :۔

محمود بن مسلمہ رضؓ بن خالد ۔

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی صفحہ ۳۹ ابن ہشام ج ۳ صفحہ ۳۵۷ ابن سید الناس ج ۲ صفحہ ۱۴۲
ابن کثیر ج ۴ صفحہ ۲۱۴ الامتاع صفحہ ۳۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ قبا میں سے :۔

ابو ضیاح رضؓ ثابت بن امیہ بن امرئ القیس۔ مبشر رضؓ بن عبد المنذر۔ حارث رضؓ بن حاطب۔

اَوس رضؓ بن قتادہ۔ عُروہ یا عمرو رضؓ بن مُرہ۔ اَوس رضؓ بن قائد۔ اُنیف رضؓ بن حَبیب۔ ثابت رضؓ بن اَثلہ۔ طلحہ رضؓ۔ الاسود رضؓ راعی ان کا نام اسلم تھا۔ یہ سب کے سب بنی عمرو بن عوف میں سے تھے۔

بنی غفار میں سے :۔

عمارہ رضؓ بن عقبہ تھے۔ ان کو ایک تیر آ کر لگا جس سے یہ شہید ہو گئے۔

بنو اسلم میں سے :۔

عامر بن الاکوع رضؓ۔

فتح خیبر کے بعد حبشہ سے واپس آنے والے [1]

حضرت جعفر رضؓ بن ابی طالب اور ان کی بیوی اسماء رضؓ بنت عمیس اور ان کے دونوں بیٹے عبداللہ بن جعفر اور محمد بن جعفر۔

خالد بن سعید رضؓ بن العاصی۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی اَمینہ رضؓ بنت خلف رضؓ اور ان کے دونوں بیٹے سعید و اُمتہ)۔

عمرو رضؓ بن سعید بن العاصی۔ (تنہا آئے کیونکہ) ان کی بیوی فاطمہ رضؓ بنت صفوان کنانیہ حبشہ ہی میں انتقال کر گئی تھیں۔

---

[1] حبشہ سے واپس آنے والوں کے بارے میں ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۴ ص ۳ ابن کثیر ج ۴ ص ۲۰۵ الامتاع ص ۳۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیقیب بن ابی فاطمہ رضؓ۔ جو حضرت عمر رضؓ کے بیت المال کے منتظم تھے اور یہ آلِ عتبہ بن ربیعہ کے حلیف تھے۔

الاسود رضؓ بن نوفل بن خویلد۔

جہم بن قیس بن عبد شرجیل رضؓ۔ ان کے دونوں بیٹے عمرو بن جہم رضؓ اور ان کی بیٹی خزیمہ بنت جہم رضؓ

یہ جہم بن قیس رضؓ قبیلہ بنی عبدالدار سے تھے ان کی بیوی اُم حرملہ رضؓ بنت عبدالاسود حبشہ میں انتقال کر گئی تھیں۔

بنو تیم بن مُرہ میں سے :۔

حارث بن خالد بن صخر رضؓ ان کی بیوی ربیطہ بنت الحارث رضؓ یہ بھی حبشہ میں انتقال کر گئی تھیں۔

عثمان بن ربیعہ بن اھبان الجمحی رضؓ، محمیہ بن جزء الزبیدی رضؓ۔ بنی سہم کے حلیف ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کا نگراں مقرر کیا تھا۔

بنی عدی بن کعب میں سے :۔

معمر بن عبداللہ بن نضلہ رضؓ۔

بنی عامر بن لؤی میں سے :۔

ابو حاطب رضؓ بن عمرو بن عبد شمس اور مالک رضؓ بن ربیعہ۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی عمرہ بنت السعدی رضؓ العامریہ۔

یہ سب وہ لوگ تھے جنہوں نے ہجرت مدینہ سے دو سال قبل حبشہ ہجرت کی تھی اور یہی وہ لوگ تھے جو حبشہ میں باقی رہ گئے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فدک کی فتح [1]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی جنگ سے فارغ ہوئے تو خیبر کی فتح سے اہل فدک کے دلوں میں ہیبت بیٹھ گئی۔ انہوں نے اپنا ایلچی رسول اللہ کے پاس بھیجا کہ ان کو امان دی جائے اور وہ اپنا مال واسباب چھوڑنے کو تیار ہیں۔ آپ نے ان کی یہ درخواست قبول کرلی۔ ان کے ساتھ وہ معاملہ نہیں کیا جو اہل خیبر کے ساتھ کیا تھا۔ اس علاقہ پر گھوڑوں اور اونٹوں کو نہیں دوڑایا گیا۔ یعنی حملہ کرکے فتح نہیں ہوا۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ خدا کے حکم کے مطابق اپنے لئے خاص کرلیا تھا۔

---

[1] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۲ ص ۳۶۸ طبری ج ۳ ص ۹۸ فتوح البلدان ص ۳۶ الامتاع ص ۳۳۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح وادی القریٰ [1]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے فارغ ہو کر وادی القریٰ [ع] کی طرف لوٹے تو حضور کا ایک غلام جس کا نام مدعم تھا اس کو کہیں سے ایک تیر آکر لگا یہ معلوم نہیں ہوا کہ تیر کس نے مارا اس تیر کے صدمہ سے وہ مر گیا۔ اس کے مرنے پر لوگوں نے کہا اس کو جنت مبارک ہو۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اس کی چادر جو اس نے خیبر کے مال غنیمت میں سے چرائی تھی آگ میں جل رہی ہے۔ وادی القریٰ کی بستی آپ نے حملہ کر کے فتح کی تھی۔ اس لئے اس کا مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کیا گیا۔

عمرۃ القضاء [2]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینہ لوٹے تو آپ نے یہاں آٹھ ماہ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ جمادی الاول۔ جمادی الاخر۔ رجب۔ شعبان۔ رمضان اور شوال تک قیام فرمایا۔ ان ہی ایام میں چھوٹے چھوٹے غزوات و سرایا پیش آتے

---

[1] ملاحظہ ہو طبری ج ۳ ص ۹۱ فتوح البلدان ص ۴۱ ابن سید الناس ج ۲ ص ۱۴۳ ابن کثیر ج ۴ ص ۲۱۲ زاد المعاد ج ص ۳۵۴ الامتاع ص ۳۳۲ [ع] تیما اور خیبر کے درمیان ایک وادی ہے جس میں بہت سی بستیاں آباد ہیں اس کو وادی القریٰ کہتے ہیں۔ قدیم زمانہ میں عاد و ثمود یہاں آباد تھے۔ مترجم

[2] ملاحظہ ہو عمرۃ القضاء کے بارے میں واقدی ص ۳۹۹ ابن ہشام ج ۴ ص ۱۲ ابن سعد ج ۲/۱ ص ۸۷ طبری ۳ ص ۱۰۰ انساب الاشراف ج ۱ ص ۱۶۹ ابن سید الناس ج ۲ ص ۱۴۸ ابن کثیر ج ۴ ص ۲۲۶ زاد المعاد ج ۲ ص ۳۶۶ الامتاع ص ۳۳۶ بخاری ج ۵ ص ۱۴۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ پھر ذی القعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے ارادے سے نکلے جس سے قریش مکہ نے گذشتہ سال حدیبیہ کے مقام پر روک دیا تھا۔ یہیں پر قریش سے اس بات پر صلح ہوئی تھی کہ آئندہ سال عمرہ کے لئے آئیں۔ اسی کے مطابق ایک سال بعد ذی القعدہ کے مہینہ میں آپؐ عمرہ کے لئے نکلے اور عمرہ ادا کیا یہیں پر آپؐ نے احرام سے نکلنے کے بعد میمونہؓ بنت الحارث سے شادی کی۔ یہ حضرت عبداللہؓ بن عباس اور حضرت خالدؓ بن ولید کی خالہ تھیں۔ جب معاہدہ کے مطابق مکہ میں تین دن پورے ہوگئے تو قریش نے حضورؐ کو مکہ سے چلے جانے کے لئے کہا۔ آپؐ کو مہلت نہیں دی کہ شادی کی رسم پوری ہو۔ آپؐ یہاں سے نکل کر مقام سرف میں پہنچے وہیں پر شادی کی رسم ادا ہوئی۔

غزوہ مُوتہ[1]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء ادا کرکے مکہ سے واپس ہوئے تو آپؐ مدینہ میں ذی الحجہ۔ محرم۔ صفر۔ ربیع الاول اور ربیع الثانی قریب پانچ ماہ مقیم رہے۔ پھر آپؐ نے جمادی اولی ۸ھ میں شام کی طرف لشکر بھیجنے کا انتظام فرمایا۔

غزدہ مُوتہ سے قبل صلح حدیبیہ اور فتح خیبر کے بعد اکابر قریش میں سے عمرو بن العاصؓ۔ خالدؓ بن ولید اور عثمانؓ بن طلحہ بن ابی طلحہ اسلام لے آئے تھے۔

اس لشکر پر آپؐ نے زید بن حارثہ کو سپہ سالار مقرر کیا اور فرمایا اگر زیدؓ مارے جائیں تو جعفرؓ بن ابی طالب سردار بنائے جائیں اور اگر جعفرؓ بھی مارے جائیں تو عبداللہ

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص [illegible] ابن ہشام ج ۴ ص ۱۵ ابن سعد ۲/۱ ص ۹۲ طبری ج ۳ ص ۱۰۷ ابن سید الناس ج ۲ ص ۱۵۳ ابن کثیر ج ۴ ص ۲۴۱ زاد المعاد ص ۳۷۴ الامتاع ص ۳۴۴ تاریخ الخمیس ج ۲ ص [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن رواحہؓ کو فوج کا سردار مقرر کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رخصت کیا اور مشایعت کے طور پر خود بھی مدینہ سے باہر کچھ دور تک گئے۔ رخصت فرما کر مدینہ واپس آئے۔ یہ فوج چل کر معان پہنچی جو شام کا ایک مقام ہے۔ یہاں پہنچکر مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ ہرقل روم کے بادشاہ نے شہر مآب میں جو بلقاء سے متعلق ہے اور جس کا ذکر کتب بنی اسرائیل میں بھی آیا ہے پڑاؤ ڈالا۔ اس کے ساتھ قریب ایک لاکھ رومیوں کی فوج کے علاوہ مزید ایک لاکھ شامیوں کی عیسائی فوج بھی تھی جو قبیلہ لخم۔ قبیلہ جذام اور قبائل قضاعہ سے بہرا۔ بلی اور بلقین پر مشتمل تھی۔ ان قبائل کی فوج پر اس نے بلی کی شاخ بنی اراشہ کے ایک فرد مالک بن راقلہ کو سردار مقرر کیا تھا مسلمانوں نے مقام معان میں دو راتیں گزاریں۔ اس کے بعد یہ آپس میں کہنے لگے۔ ہمیں خط لکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن کی کثرت تعداد فوج سے آگاہ کرنا چاہیئے تاکہ آپؐ ہمارے لئے مزید کمک بھیجیں یا کوئی دوسرا حکم صادر فرمائیں پھر ہم اس کے موافق کاربند ہوں۔ اس پر حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے مسلمانوں کو جنگ کے لئے شجاعت پر ابھارتے ہوئے کہا۔ اے مسلمانو! جس سے تم ہچکچا رہے ہو یہ تو وہی چیز ہے جس کے تم طلبگار ہو کر نکلے تھے۔ یعنی شہادت۔ ہم لوگ تعداد قوت اور کثرت کے بھروسہ پر نہیں لڑا کرتے۔ ہم تو کفار سے اس دین کی اشاعت کے خاطر لڑتے ہیں جس سے اللہ نے ہم کو نوازا ہے اس لئے چلو اور بڑھ کر مقابلہ کرو دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی بہرحال تمہارے لئے ہے۔ یعنی شہادت یا فتح۔ اس پر لوگوں نے عبداللہؓ بن رواحہ کی رائے کی تائید کی اور کہا۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ یہ کہہ کر لشکر آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی فوج بلقاء کی سرحد کے قریب پہنچی تو ہرقل کی وہ فوج بھی اس جگہ آ پہنچی جس کو مشارف کہا جاتا ہے۔ دشمن کی فوج جب قریب ہوئی تو مسلمانوں کی فوج موتہ میں سمٹ کر اکٹھی ہو گئی۔ اسی موتہ کے قریب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرکہ جنگ پیش آیا۔ مسلمانوں نے اپنی فوج کو اس طرح ترتیب دیا کہ میمنہ پر قطبہؓ بن قتادہ العذری کو مقرر کیا اور میسرہ پر عبایہ بن مالکؓ انصاری کو مقرر کیا۔ ایک روایت میں عبایہ بن مالک کی بجائے عبادہ بن مالکؓ تھے۔ جب فریقین ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوئے اور قتال شروع ہوا تو حضرت زید بن حارثؓ پہلے سپہ سالار نے جھنڈا ہاتھ میں لیا۔ وہ لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے اس کے بعد علم حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے لیا۔ لیکن جب ان کا گھوڑا نرغے میں آ گیا نہ بڑھ سکا تو یہ اپنے گھوڑے سے اتر آئے۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے گھوڑے سے اتر کر اس کی کونچیں کاٹ دیں پھر مقابلہ کیا۔ اس میں ان کا دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ انہوں نے جھنڈے کو بائیں ہاتھ میں لیا وہ بھی کٹ گیا۔ پھر بھی انہوں نے جھنڈے کو گرنے نہیں دیا سنبھالے رہے۔ حتیٰ کہ یہ شہید ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تھی۔ ان کے بعد جھنڈا عبداللہؓ بن رواحہ نے لیا۔ یہ اس وقت گھوڑے پر سوار تھے۔ یہ کچھ متردد ہوئے کہ اپنے گھوڑے سے اتریں یا نہیں لیکن یہ اترے نہیں مقابلہ پر جمے رہے۔ حتیٰ کہ یہ بھی شہید ہو گئے۔ اس کے بعد جھنڈے کو بنی عجلان کے ایک شخص ثابتؓ بن اقرم نے ہاتھ میں لیا اور کہا اے مسلمانو! بہتر ہے کہ تم میرے بجائے کسی دوسرے شخص کو منتخب کر لو۔ ان کے اصرار پر مسلمان خالدؓ بن ولید پر متفق ہو گئے۔ انہوں نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور جنگ کی مسلمانوں کو کفار کے نرغہ سے نکال کر واپس مدینہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ کی خبر ملنے سے پہلے ہی عین اسی دن ان شہداء کی خبر دے دی تھی جس دن وہ شہید ہوئے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہدائے غزوہ مُوتہ[1]

اس غزوہ میں جو حضرات شہید ہوئے وہ مندرجہ ذیل تھے۔

پہلے سپہ سالار حضرت زیدؓ بن حارثہ، دوسرے سپہ سالار حضرت جعفرؓ بن ابی طالب، تیسرے سپہ سالار حضرت عبداللہؓ بن رواحہ۔

بنی عدی بن کعب سے :۔ مسعودؓ بن الاسود بن حارثہ۔

بنی حسل میں سے :۔ وہبؓ بن سعد بن ابی سرح۔

بنی حارث بن خزرج میں سے : عبادؓ بن قیس اور عبداللہؓ بن رواحہ۔

حارثؓ بن النعمان۔ ابو کلیبؓ اور ان کے بھائی جابرؓ یہ دونوں عمرو بن زید بن عوف کے بیٹے تھے۔

بنی مازن میں سے :۔ سُراقہ بن عمروؓ۔

ابو کلیب یا ابو کلاب ان کے بھائی جابر۔ صاحبزادگان عمرو بن زید۔

عمروؓ اور عامرؓ۔ یہ دونوں سعد بن حارث بن عباد کے بیٹے تھے اور ان کا تعلق بنو نجار سے تھا۔

کہا گیا ہے کہ جنگ موتہ میں مسلمان فوج کی تعداد تین ہزار تھی۔

[1] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۴ ص ۳۰۔ ابن سید الناس ج ۲ ص ۱۵۶۔ ابن کثیر ج ۴ ص ۲۵۹
تاریخ الخمیس ج ۲ ص ۷۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوہ فتح مکہ[1]

جنگ موتہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲ دو ماہ جمادی الاخرا اور رجب مدینہ میں گذارے۔ اسی اثنا میں ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے وہ معاہدہ جو رسول اللہ اور قریش کے درمیان حدیبیہ کے مقام پر ہوا تھا ٹوٹ گیا۔ یعنی قریش نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور اسے توڑ دیا۔ اس معاہدہ کے تحت قبیلہ خزاعہ خواہ مسلمان ہوں یا کافر رسول اللہ کے معاہدہ میں داخل تھے یعنی یہ قبیلہ آپ کا حلیف ہو گیا تھا اور اس کا حریف قبیلہ بنو بکر بن عبد مناۃ قریش کا حلیف تھا اور ان کی حمایت میں آگیا تھا۔ ان دونوں قبیلوں میں اسلام سے قبل کی رقابت چلی آ رہی تھی۔ اس معاہدہ کے دوران بنو بکر بن عبد مناۃ نے قبیلہ خزاعہ پر اس وقت حملہ کر دیا۔ جب وہ اپنے چشمہ پر جس کا نام وتیرہ تھا، اور مکہ کی نچلی (نشیبی) وادی میں تھا، قابض تھے۔ اس حملہ کا سبب یہ تھا کہ اسلام کے ظہور سے کچھ پہلے قبیلہ خزاعہ نے ایک شخص مالک بن عباد الحضرمی کو جو آل اسود بن رزن کا حلیف تھا اس وقت قتل کر دیا تھا۔ جب وہ تجارت کی غرض سے خزاعہ کی سرزمین میں آنکلا تھا انہوں نے قتل کر کے اس کا مال و اسباب بھی لوٹ لیا تھا۔ اسی کا بدلہ لینے کے لئے بنو بکر بن عبد مناۃ نے حملہ کر کے بنی خزاعہ کے ایک شخص کو مالک بن عباد الحضرمی کے قصاص میں قتل کر دیا۔ پھر قبیلہ خزاعہ نے بنو اسود بن رزن

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی ص ۷۸۲ ابن ہشام ج ۴ ص ۳۱ ابن سعد ۲/۱ ص ۹۶ طبری ج ۳ ص ۱۱۰ انساب الاشراف ج ۱ ص ۱۷ ابن سید الناس ج ۲ ص ۱۶۳ ابن کثیر ج ۴ ص ۲۷۸ زاد المعاد ج ۲ ص ۳۸۴ الامتاع ص ۳۵۷ مواہب ج ۱ ص ۱۹۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آدمیوں میں سے سلمیٰ، کلثوم اور ذویب کو قتل کر دیا۔ یہ تینوں بنی کنانہ کے اشراف (سرگروہ) میں سے تھے۔ بنو اسد زمانہ جاہلیت میں اپنے مقتول کے بدلہ میں دو دو دیتیں خون بہا کے طور پر لیتے تھے۔ باقی سب قبائل ایک ایک دیتہ لیا کرتے تھے یہ اس قبیلہ کو برتری حاصل تھی۔ اسلام کے ظہور سے قبل بنو خزاعہ اور بنو بکر میں معرکے برپا رہا کرتے تھے حتیٰ کہ آفتاب اسلام طلوع ہوا اور ان سب کی توجہ اس طرف منعطف ہوگئی۔ اب جب صلح حدیبیہ ہوئی اور لوگ اس کی وجہ سے ایک دوسرے سے امن میں ہوگئے تو قبیلہ بنو بکر کی شاخ بنو دیل نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور چاہا کہ بنو اسد بن رزن کے ان لوگوں کا قصاص لیا جائے جو بنو خزاعہ نے قتل کئے تھے۔ چنانچہ نوفل بن معاویہ الدیلی جو بنی دیل کا سردار تھا بنی بکر بن عبد مناۃ کے اُن لوگوں کی معیت میں جنہوں نے اس کا ساتھ دیا قصاص کے لئے نکلا۔ اگرچہ بنو بکر بن عبد مناۃ کا ہر فرد اس کا تابع فرمان نہ تھا۔ یہ بنی خزاعہ کے ایک چشمے پر جس کو وتیرہ کہتے تھے پہنچا اور بنو خزاعہ پر شبخون مارا۔ اس پر ان دونوں قبیلوں میں خوب جنگ ہوئی۔ قریش نے ہتھیاروں وغیرہ کے ساز و سامان سے خوب مدد کی اور پوشیدہ طور پر اپنے آدمیوں کے ذریعہ بھی ان کی اعانت کی۔ یہاں تک کہ قبیلہ خزاعہ شکست کھا کر حرم تک پناہ کے لئے آگیا۔ اس وقت بنو بکر بن عبد مناۃ نے اپنے سردار نوفل سے کہا۔ اے نوفل! ہم اب حرم میں آگئے ہیں۔ جنگ موقوف کرنی چاہیئے خدا سے ڈرو۔ اس کافر نے اس وقت سخت کلمہ کفر یہ منہ سے نکالا اور کہا اے بنو بکر! آج خدا کوئی چیز نہیں ہے۔ تم اپنا بدلہ لو۔ جب تم حرم میں چوریاں کرتے ہو تو یہاں اپنا خون بہا نہیں لے سکتے۔ قبیلہ خزاعہ کے جس شخص کو بنو بکر نے قتل کیا تھا اس کا نام منبّہ تھا۔ آخر جب بنو خزاعہ مجبور ہو کر مکّہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے

۱۶ بُدیل بن ورقا، خزاعی اور ایک دوسرے شخص کے مکان میں جو ان کا حلیف تھا پناہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لی۔ اس طرح قریش نے وہ عہد و میثاق عملاً توڑ دیا جو انہوں نے حدیبیہ کے مقام پر رسولؐ اللہ سے کیا تھا۔

آخر بنو خزاعہ کو جب کوئی راستہ دکھائی نہ دیا تو عمرو بن سالم الخزاعی، بنو کعب کا ایک آدمی، بُدیل بن ورقاء اور خزاعہ کے کچھ لوگ مکہ سے روانہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فریاد لے کر پہنچے۔ بنو بکر اور قریش نے جو زیادتی کی تھی اس کو بیان کرکے آپؐ سے مدد کے طالب ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مدد کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ آپؐ نے لوگوں کو آگاہ کیا۔ دیکھو اب عنقریب ابوسفیان معاہدہ کی تجدید کرنے اور مدت کو بڑھانے کے لئے آئے گا لیکن وہ بغیر مقصد براری کے واپس چلا جائے گا۔ قریش اپنی حرکات پر نادم ہوں گے۔ چنانچہ ابوسفیان معاہدہ کی تجدید کرنے اور مدت میں اضافہ کی غرض سے مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں بمقام عسفان اسکی ملاقات بدیل بن ورقاء سے ہوئی۔ ابوسفیان کے سوال کرنے پر کہ تم کہاں گئے تھے کہاں سے آرہے ہو۔ بدیل بن ورقاء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کو چھپایا اور ظاہر کیا کہ وہ کسی کام سے ساحل کی طرف گیا تھا۔ اس کے بعد ابو سفیان مدینہ پہنچا اور سب سے پہلے اپنی بیٹی اُمّ المومنین ام حبیبہؓ کے پاس آیا۔ یہاں آکر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھنے کا ارادہ کیا۔ بیٹی نے بستر کو لپیٹ دیا اور کہا اس پر رسولؐ اللہ بیٹھتے ہیں تم مشرک و نجس ہو میں نہیں پسند کرتی کہ تم اس پر بیٹھو۔ اس پر ابوسفیان نے کہا اے بیٹی! تو میرے بعد شر میں مبتلا ہو گئی ہے۔ اس کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس وقت آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آپؐ سے بات کرنی چاہی لیکن آپؐ نے اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر یہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ رسولؐ اللہ سے اس بارے میں گفتگو کریں۔ حضرت ابوبکرؓ نے صاف انکار کیا۔ اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد وہ حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور ان سے اس سلسلے میں گفتگو کی انہوں نے بھی یہی کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کر سکتا اور کہا خدا کی قسم اگر ذرا سا تنکا بھی میرے پاس ہو تو میں اس کے ذریعہ تم سے جہاد کروں گا۔

پھر یہ مجبور ہو کر حضرت علیؓ کے گھر آیا۔ وہیں ان کے پاس حضرت فاطمہؓ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی ہوئی تھیں اور حضرت حسنؓ بھی تھے جو ابھی بچے تھے۔ ان سے بھی درخواست کی۔ حضرت علیؓ نے اس سے کہا رسول اللہ جو ارادہ کر چکے ہیں میں اس کے بارے میں آپ سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پھر وہ مجبوراً فاطمہؓ کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہا۔ اے محمد کی بیٹی! کیا تم اپنے بچے سے کہو گی کہ وہ لوگوں میں پناہ اور امن وامان کا اعلان کر دے۔ حضرت فاطمہؓ نے کہا بچے کو اس سے کیا تعلق۔ اور اس وقت تو کوئی بھی امن وامان نہیں کرا سکتا۔ ابو سفیان کے حضرت علیؓ سے دوبارہ درخواست کرنے پر حضرت علیؓ نے کہا۔ اے ابو سفیان! تم بنی کنانہ کے سردار ہو۔ یہ ہو سکتا ہے کہ تم خود لوگوں میں امن وامن کا اعلان کر دو پھر مکہ چلے جاؤ۔ اس پر ابو سفیان نے کہا۔ مجھے اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ حضرت علیؓ نے کہا میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تمہیں اس سے فائدہ ہو گا یا نہیں باقی اس کے علاوہ میرے خیال میں اور کوئی ترکیب نہیں۔

اس کے بعد ابو سفیان مسجد میں گیا اور کھڑے ہو کر کہا۔ لوگو! میں معاہدہ کی تجدید اور امن وامان کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوا اور مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ قریش کو حالات سے باخبر کیا اور جن سے ملاقات کی تھی ان کا ذکر کیا۔ قریش نے یہ سن کر کہا تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا اور علیؓ نے تم سے مذاق کیا۔

فتح مکہ کی تیاری

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مکہ کی طرف چلنے کو کہا اور ان کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا۔

اس وقت آپؐ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! مخبروں اور خبروں کو قریش سے روک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے۔ یعنی ان کو نہ ہماری تیاری کی خبر ہو اور نہ ہمارے پہنچنے کی۔ جب حضورؐ نے سفر مکہ کی تیاری کی تو ان ہی دنوں میں حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کے نام ایک خط لکھکر جسمیں ان کو حضورؐ کی تیاری اور لشکرکشی کے بارے میں خبر دی گئی تھی ایک لونڈی کے ہاتھ مکہ روانہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی جانب سے بذریعہ وحی اسکی خبر ہوگئی آپؐ نے حضرت علیؓ۔ زبیرؓ اور مقدادؓ کو اس کی تلاش میں روانہ کیا۔ یہ سب گھوڑے پر سوار ہوئے۔ آپؐ نے اُن سے فرمایا تم مقام روضہ خاخ تک پہنچو گے تو تمہیں ایک عورت ملے گی اس کے پاس قریش کے نام ایک خط ہوگا۔ وہ تم اُس سے لے آؤ۔ یہ حضرات چل پڑے۔ جب یہ اس متعین مقام پر پہنچے جو رسولؐ اللہ نے بتایا تھا تو انہوں نے اس عورت کو اس جگہ پالیا۔ اس کو پکڑ کر اس کے تمام اسباب کی تلاشی لی۔ جب کچھ نہیں پایا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم! رسولؐ اللہ نے جھوٹ نہیں کہا ہے۔ حضرت علیؓ نے اس عورت سے کہا کہ تم وہ خط نکال کر دیدو ورنہ ہم تجھ کو برہنہ کر کے تلاشی لیں گے تب اس عورت نے اپنے سر کے بالوں میں سے وہ خط نکالا۔ یہ اصحاب اس خط کو لے کر رسولؐ اللہ کے پاس آئے جب وہ خط آپؐ کے سامنے پڑھا گیا تو آپؐ نے حاطب کو بلاکر کہا اے حاطبؓ! یہ کیا ہے۔ تم نے یہ حرکت کس وجہ سے کی۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں خدا و رسولؐ پر ایمان رکھتا ہوں مجھے اپنے اسلام میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے۔ یہ میں نے اس وجہ سے کیا کہ مکہ میں میرا کوئی کنبہ وقبیلہ نہیں جو وہاں میرے اہل وعیال کی حفاظت کرے۔ میرے اہل وعیال انہیں لوگوں میں موجود ہیں میں نے خیال خیال کیا کہ اس طرح قریش میرے بال بچوں کی مکہ میں حفاظت کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اسکی گردن اڑادوں یہ منافق ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمرؓ! تمہیں کیا معلوم۔ شاید اللہ کی نظر کرم ان لوگوں پر ہو جو بدر میں شریک تھے۔ اللہ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے تم جو چاہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرد. میں نے تمہیں بخش دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے دس ہزار فوج کے ساتھ رمضان کی دسں تاریخ کو نکلے۔ آپؐ نے مدینہ میں ابورہم کلثوم بن حصین الغفاری کو حاکم مقرر کیا۔ اس دن حضورؐ اور آپؐ کے ساتھ سب مسلمان روزے سے تھے۔ جب آپ مقام کدید میں پہنچے جو عسفان اور امج کے درمیان ہے تو آپؐ نے عصر کی نماز کے بعد سب کے سامنے علانیہ اپنی سواری پر روزہ افطار کیا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے اور آپ نے لوگوں کو بھی روزہ کھولنے کا حکم دیا۔ لیکن لوگوں نے روزہ کھولنے میں تامل کیا۔ جب آپؐ کو یہ خبر پہنچی کہ لوگ روزہ کھولنے میں تامل کر رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا یہ نافرماں ہیں۔ اس سے پہلے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں جو اباحت کا حکم تھا وہ اس سے منسوخ ہو گیا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان میں کبھی سفر نہیں کیا۔

جب آپ مقام الظہران میں فروکش ہوئے تو اسلامی لشکر کی تعداد دس ہزار تھی۔ مہاجرین اور انصار کے علاوہ قبیلہ سلیم کے ایک ہزار، قبیلہ مزینہ کے ایک ہزار تین سو قبیلہ غفار کے چار سو، قبیلہ اسلم کے چار سو افراد تھے اسی طرح دوسرے قبائل قیس۔ اسد۔ تمیم وغیرہ کے کافی افراد شریک ہوئے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعار کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی تیاری کی خبر کو قریش سے مخفی رکھا۔ ان کو کچھ خبر نہیں ہوئی کہ حضورؐ کیا کر رہے ہیں مگر وہ خوفزدہ تھے اور ان کو اندیشہ تھا کہ کسی وقت مسلمانوں کی طرف سے حملہ ہو جائے۔ اسی اثنا میں ابوسفیان، بدیل بن ورقار، حکیم بن حزام تفتیش کی غرض سے مکہ سے باہر نکلے کہ حالات کا اندازہ لگائیں۔

انہی دنوں میں حضرت عباسؓ بن عبد المطلب دعم رسولؐ اللہ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام ذی الحلیفہ یا جحفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اپنا ساز و سامان تو مدینہ بھیج دیا اور خود حضورؐ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوگئے۔ اس طرح سے حضرت عباسؓ فتح مکہ سے قبل ہجرت کرنے والوں میں سے تھے۔

بیان کیا گیا ہے کہ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (رسول اللہ کا چچازاد بھائی) اور ام المومنین ام سلمہؓ کا بھائی عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ (حضورؐ کے سالے) یہ دونوں مقام نیق العقاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر ملے اور آپؐ سے اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن آپؐ نے اجازت نہیں دی۔ جب حضرت ام المومنین ام سلمہؓ نے ان کی باریابی کے لئے درخواست کی تو آپ نے اجازت دیدی اس کے بعد یہ دونوں اسلام لے آئے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام مرالظہران میں فروکش ہوئے تو حضرت عباسؓ کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا افسوس ہے کہ قریش کی تباہی و بربادی کا وقت آگیا انہوں نے چاہا کہ حضورؐ کے لشکر کے اچانک حملہ کرنے سے پیشتر قریش اپنے لئے آپ سے امن حاصل کرلیں تاکہ ان کو امن مل جائے اس غرض سے یہ رسولؐ اللہ کے خچر پر سوار ہو کر نکلے یہاں تک کہ جب یہ مقام اراک میں پہنچے تو خیال کیا کہ شاید کوئی لکڑی چننے والا یا کوئی دودھ والا یا کوئی اور شخص مکہ سے آتا ہوا مل جائے اور وہ قریش کو جاکر خبردار کردے کہ حضورؐ یہاں ہیں۔ اسی اثنار میں یہ چل رہے تھے کہ اچانک انہوں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقار کی آواز سنی۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے بات چیت کر رہے تھے۔ ان دونوں نے اس وقت رسولؐ اللہ کے لشکر کی روشنی دیکھی۔ روشنی دیکھ کر بدیل بن ورقار نے ابوسفیان سے کہا واللہ یہ تو خزاعہ کے لشکر کی روشنی ہے۔ اس پر ابوسفیان نے کہا خزاعہ کی اتنی جمیعت اور طاقت کہاں کہ اس کے لشکر کی اتنی روشنی ہو۔ جب حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کی آواز سنی تو ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آواز دی۔ اے ابو حنظلہ! ابو سفیان نے ان کی آواز کو پہچان لیا اور کہا کیا ابو الفضل ہیں؟ حضرت عباسؓ نے کہا ہاں۔ اس پر ابو سفیان نے کہا۔ کیا بات ہے۔ تم یہاں کہاں؟ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ حضرت عباسؓ نے کہا۔ تمہارا بُرا ہو۔ اے ابو سفیان! یہاں ان لوگوں میں رسول اللہ بھی موجود ہیں اور کہا۔ قریش کی ہلاکت کا وقت قریب ہے۔ ابو سفیان نے عباسؓ سے کہا اب کیا ترکیب اختیار کی جائے۔ حضرت عباسؓ نے ابو سفیان سے کہا خدا کی قسم اگر تمہیں کوئی دیکھ پایا تو وہ تمہیں قتل کر دے گا۔ اب ترکیب یہ ہے کہ تم میرے پیچھے خچر پر بیٹھ جاؤ اور میرے ساتھ رسولؐ اللہ کے پاس چلو۔ حضرت عباسؓ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور ان کو لشکر کے قریب لائے۔ جب یہ حضرت عمرؓ کے خیمہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان کو دیکھ کر پہچان لیا اور کہا۔ یہ تو خدا کا دشمن ابو سفیان ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھ کو اس پر قابو دے دیا اور کوئی عہد و پیمان بھی اس کی جان بچنے کے واسطے نہیں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ دوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے لگے۔ لیکن حضرت عباسؓ ان سے پہلے خچر پر سوار ہو کر آگے نکل گئے حضرت عمرؓ چلنے میں پیچھے رہ گئے۔ حضرت عباسؓ جیسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے حضرت عمرؓ بھی ان کے بعد اسی وقت آپؐ کے پاس آگئے اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ! یہ ابو سفیان ہے اللہ نے بغیر کسی عہد و پیمان کے مجھے اس پر قابو دے دیا ہے۔ آپ مجھے اس کی گردن اڑا دینے کا حکم دیں۔ حضرت عباسؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ! میں نے انہیں پناہ دے دی ہے۔ جب حضرت عمرؓ نے ابو سفیان کے قتل کے بارے میں اصرار کیا تو حضرت عباسؓ نے کہا۔ اے عمرؓ ذرا ٹھہرو! اگر ابو سفیان تمہارے قبیلہ بنی عدی بن کعب میں سے ہوتے تو تم یہ نہ کہتے لیکن تم جانتے ہو کہ بنی عبد مناف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباس ! سنو ! خدا کی قسم جس روز تم مسلمان ہوئے اس روز میں اس قدر خوش ہوا کہ اپنے باپ خطاب کے اسلام پر بھی اتنا خوش نہ ہوتا اگر وہ اسلام قبول کرتے اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ تمہارے اسلام لانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنی خوشی ہوئی ہے اتنی خوشی میرے باپ کے اسلام لانے سے نہ ہوتی۔ اس کے بعد حضورؐ نے حضرت عباسؓ سے کہا۔ اب تو تم ان کو لے جاؤ اور صبح کو میرے پاس لے کر آنا۔ حضرت عباسؓ نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ وہ دوسرے دن صبح ابوسفیان کو لے کر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے کہا۔ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا اور کیا تم پر یہ حقیقت منکشف نہیں ہوئی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں آپ کس قدر حلیم و کریم اور کس قدر رشتہ کا خیال اور پاس کرنے والے ہیں واللہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اگر خدا کے سوا کوئی معبود ہوتا تو ضرور ہماری مدد کرتا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا افسوس ہے ابوسفیان ! کیا تم پر اب بھی وہ وقت نہیں آیا اور تم نے اب بھی نہیں جانا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ قربان ہوں آپؐ کس قدر حلیم و کریم اور رشتہ کا خیال کرنے والے ہیں۔ آپ کی رسالت پر مجھے ابھی شک ہے۔ اس پر حضرت عباسؓ نے کہا تجھ کو خرابی ہو گردن ماری جانے سے پہلے اسلام قبول کر لے اسی میں بہتری ہے۔ اس کے بعد ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عباسؓ نے رسولؐ اللہ سے کہا۔ یا رسولؐ اللہ ! چونکہ یہ اپنی قوم کا سردار ہے یہ اپنے لئے بڑائی پسند کرتا ہے اس لئے آپ کوئی ایسی بات کر دیں جس میں اس کا اعزاز و اکرام ہو۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گا اس کو امان ہے جو اپنا دروازہ بند کر لے گا اس کو بھی امان ہے اور جو مسجد حرام میں داخل ہو گا اس کو بھی امان ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مذکورہ فرمان مکہ کے ہر اس شخص کے لئے تھا جو اہل مکہ سے قتال نہیں کرے گا۔ آپ کا یہ فرمان کھلا اور واضح ہے جس میں کوئی اشکال نہیں۔ پس مکہ بلاشک وشبہ جائے امن ہے اسی وجہ سے مکہ کسی طرح بزور قوت غلبہ فتح نہیں کیا گیا۔ اس فرمان کی رو سے اگر مسلمانوں میں سے کوئی مسلمان دارالحرب کی کسی بستی کو امن دے دے اس شرط پر کہ وہ اپنے گھروں کے دروازے بند کرلیں گے اور قتال نہیں کریں گے جیسا رسولؐ اللہ نے اہل مکہ کے ساتھ کیا تو یہ صحیح امان ہے اور ہر شخص کے لئے یہ امان ضروری ہو جائے گی۔ اُن کی جان اُن کے مال اور اُن کے گھر محفوظ رہیں گے۔ باقی ان کے لئے اسلام قبول کرنا ضروری ہے یا جلاوطنی بجز اس کے کہ وہ اہل کتاب ہوں یعنی آسمانی کتاب کے ماننے والے ہوں ان کے لئے ٹھہرنا مباح ہے بصورت جزیہ و اطاعت۔ پس مکہ جائے امن وسلامتی ہے۔ بجز اس کے جو قتال کرے، سب کے لئے دارالامن ہے۔ پس جس نے یہ کہا کہ یہ مکہ صلح و جائے امن ہے وہ اسی معنی میں ہے۔ لیکن جس شخص نے یہ کہا کہ مکہ جاۓ امن ہے اس اعتبار سے کہ کفار سے مقابلہ ہوا پھر صلح ہوئی تو یہ غلط ہے۔

جب لشکر اسلام مکہ کی طرف روانہ ہوا تو حضورؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ ابوسفیان کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر کھڑا کر دو تاکہ یہ افواجِ الٰہی کا جلال اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ کچھ دیر کے بعد قبائل عرب کی فوجیں اپنے جھنڈوں کے ساتھ گزریں یہاں تک کہ رسولؐ اللہ کی سواری آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں مہاجرین وانصار تھے یہ سب زرہ اور خود پہنے ہوئے ہتھیاروں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ابوسفیان نے دیکھ کر کہا خدا کی قسم! اس لشکر کا کون سامنا کر سکتا ہے اور کہا اے ابوالفضل! تمہارے بھتیجے کی سلطنت تو بہت بڑھ گئی ہے۔ اس پر حضرت عباسؓ نے کہا یہ سلطنت نہیں نبوت ہے۔ ابوسفیان نے کہا ٹھیک کہتے ہو۔ اس کے بعد حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباسؓ نے کہا اے ابوسفیانؓ ! اپنی قوم کی طرف جلدی کرو اور اس کی نجات کی فکر کرو۔ وہ اپنی قوم کے پاس گئے اور ان کو بتایا کہ محمدؐ کی فوج نے ان کا احاطہ کر لیا ہے۔ تم اس کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ ان کو اس بات سے آگاہ کیا کہ رسول اللہؐ نے اس شخص کو امان دے دی ہے جو اپنے گھر میں داخل ہو جائے یا مسجد حرام میں چلا جائے یا ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے۔

حضورؐ کا لشکر کے ساتھ مکہ میں داخلہ

مخالفین کی کچھ جماعتیں اکٹھی ہوئیں تاکہ وہ قتال کریں۔ جب آپؐ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے لشکر کو مرتب کیا۔ آپؐ نے ایک جھنڈا سعد بن عبادہؓ کے ہاتھ میں دیا۔ جب ان کے بارے میں آپؐ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ یہ کہتے ہیں اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ اَلْيَوْمُ تُسْتَحَلُّ الْحُرْمَةُ۔ (آج کا دن جنگ و خونریزی کا دن ہے آج کے دن کعبہ کی حرمت حلال ہو جائے گی)۔ تو آپؐ نے حکم دیا کہ ان سے جھنڈا لے کر زبیر بن العوامؓ کو دیا جائے۔ ایک روایت میں حضرت علیؓ بن ابی طالب کا نام ہے۔ یہ بھی آتا ہے کہ آپؐ نے ان کے بیٹے قیس بن سعدؓ بن عبادہ کو جھنڈا دینے کے لئے کہا[1]۔ جب لشکر روانہ ہوا تو آپؐ نے میسرہ پر زبیرؓ بن

---

[1] یہی روایت زیادہ صحیح ہے کیونکہ انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہؓ کے ہاتھ میں تھا جب وہ ابوسفیان کے سامنے سے فوجی دستہ کی کمانڈ کرتے ہوئے گزرے تو اُن کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ آج جنگ کا دن ہے آج خونریزی حلال کر دی گئی آج خدا نے قریش کو ذلیل کر دیا ہے۔ ان کے اُس طرح کہنے سے مہاجرین کو رنج ہوا تھا چونکہ وہ قریش تھے۔ رسول اللہؐ کے علم میں جب یہ بات آئی کہ سعدؓ نے ایسا کہا ہے تو آپؐ نے اس کو ناپسند کرتے ہوئے سعدؓ سے علم لے کر ان کے لڑکے قیس بن سعدؓ کو دے دیا یہ بظاہر قریش صحابہ کے اطمینان کے لئے کیا گیا۔ ورنہ حضرت سعدؓ سے علم لینا مقصود نہ تھا کیونکہ علم انصار کا تھا اس لئے ان سے لے کر انہی کے لڑکے کو دیا گیا۔ سو حضرت زبیرؓ کو یا کسی اور کو دینا صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العوامؓ کو اور میمنہ پر خالدؓ بن ولید کو مقرر کیا جس میں اسلم۔ سلیم۔ غفار۔ مزینہ اور جہینیہ وغیرہ قبائل عرب کی فوجیں تھیں۔ مقدمۃ الجیش پر ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو متعین کیا۔ رسول اللہؐ نے لشکر دل کو ذی طوی سے گزرنے کے لئے کہا۔ آپؐ نے زبیرؓ کو ذی کدار سے جو مکہ کے بالائی حصہ میں ہے داخل ہونے کا حکم دیا اور خالد بن ولیدؓ کو مکہ کے زیریں حصہ مقام لیط سے داخل ہونے کو کہا۔ اس کے ساتھ آپ نے صرف ان سے قتال کرنے کا حکم دیا جو مقابلہ پر آئیں اور قتال کریں۔

عکرمہ بن ابی جہل، صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو کچھ جمعیت کے ساتھ مقام خندمہ پر قتال کے لئے نکلے۔ اصحاب خالد نے ان سے مقابلہ کیا۔ مسلمانوں میں سے دو شخص کرز بن جابرؓ بنی محارب میں سے اور خنیسؓ بن خالد بن ربیعہ خزاعی حلیف بنی منقذ، یہ دونوں حضرت خالد کے لشکر سے علیحدہ ہوئے اور لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ اسی طرح مسلمانوں میں سے دوسرے صحابی سلمہؓ بن میلاء الجہنی شہید ہوئے۔ مشرکین میں سے قریب تیرہ افراد مارے گئے اور قریش کی جمعیت کو بری طرح شکست ہوئی۔

فتح مکہ۔ حنین اور طائف میں انصار یعنی اوس اور خزرج کا شعار یا بنی عبداللہ تھا اور مہاجرین کا شعار یا بنی عبدالرحمٰن تھا۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر تمام لوگوں کو امن دے دیا تھا بجز چند لوگوں کے جن کے بارے میں کہا تھا کہ ان کو جہاں پاؤ قتل کر دینا۔

حضورؐ نے جن لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیا

عبدالعزی بن خطل۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ عکرمہ بن ابی جہل۔ حویرث بن نقید بن وہب۔ مقیس بن صبابہ [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بنی عبد المطلب کی لونڈی تھی۔ آپؐ نے اِن کے سوا باقی سب کو پناہ دیدی۔

عبد العزیٰ بن خطل یہ بنی تیم بن غالب سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کے قتل کرنے کا سبب یہ تھا کہ یہ شخص پہلے مسلمان ہوگیا تھا حضورؐ نے اس کو کسی جگہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور اس کے ساتھ ایک اور صحابی کو روانہ کیا۔ اس نے آگے جاکر اس ساتھی کو قتل کر دیا اور مرتد ہو کر قریش سے جا ملا۔ فتح مکہ کے موقع پر گرفت میں آیا۔ یہ خانہ کعبہ کے پردوں سے چمٹ گیا لیکن سعید بن حریث مخزومیؓ نے اور ابو برزہؓ الاسلمیؓ نے اس کو قتل کر دیا۔

عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح۔ ان کو قتل کرنے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے دیا تھا کہ یہ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور آپؐ کے پاس وحی لکھا کرتے تھے پھر یہ مرتد ہو کر مکہ چلے گئے۔ فتح مکہ کے بعد یہ حضرت عثمانؓ کے پاس آکر جا چھپے کیونکہ وہ ان کے دودھ شریک بھائی تھے۔ حضرت عثمانؓ نے ان کے لئے امن چاہا کہ ان کی جان بخشی کی جائے۔ حضورؐ کچھ دیر خاموش رہے اس کے بعد امن دے دیا۔ جب یہ آپؐ کے پاس سے چلے گئے تو آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ جب میں خاموش رہا تو تم میں سے کسی نے کھڑے ہو کر کیوں نہ قتل کر دیا۔ اس پر انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔ حضورؐ آپ نے آنکھ کا اشارہ کیوں نہ کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا نبی کو یہ زیب نہیں کہ وہ آنکھ سے اشارہ کرے۔ اس کے بعد یہ زندہ رہے اور مسلمان ہوئے حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں ان کو کسی جگہ کا عامل بنایا پھر حضرت عثمانؓ نے مصر کا حاکم مقرر کیا۔ یہ افریقہ کے غزوہ میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد ان سے خیر و بھلائی کے سوا کچھ صادر نہیں ہوا۔

عکرمہ بن ابی جہل کے قتل کا بھی حضورؐ نے حکم دیا تھا مگر وہ یمن کی طرف بھاگ گئے ان کو ان کی بیوی اُمِ حکیم بنت حارث بن ہشام جا کر لے آئیں۔ پھر وہ حضورؐ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں آکر مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد وہ اسلام میں مخلص رہے۔

حُوَیرث بن نُقَید۔ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں سخت ایذا پہنچاتا تھا۔ فتح مکہ کے دن حضرت علیؓ نے اس کو قتل کر دیا۔

مِقیس بن صبابہ۔ اس کے قتل کا سبب یہ ہے کہ یہ مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے پاس آیا۔ اس کے بھائی کو ایک انصاری نے خطاءً غلطی سے قتل کر دیا تھا۔ حضورؐ نے اس کی دیت بھی دے دی تھی۔ پھر بھی اس نے اس انصاری کو شہید کر دیا۔ فتح مکہ کے دن اس کے ابن عم نمیلہ بن عبداللہ لیثیؓ نے قصاص میں اس کو قتل کر دیا۔ کہا گیا ہے کہ یہ اسلام لا کر مرتد ہو گیا تھا۔

ابن خطل کی دو نو لونڈیاں تھیں ان میں سے ایک کو قتل کر دیا گیا۔ دوسری کے لئے حضورؐ سے امان مانگی گئی آپؐ نے اس کو امان دیدی وہ کچھ عرصہ زندہ رہی۔ پھر انتقال کر گئی۔ یہ دونوں لونڈیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں گیت گایا کرتی تھیں۔

سارَۃ۔ یہ بنی عبد المطلب کی لونڈی تھی اس کے لئے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امان مانگی گئی۔ آپؐ نے اس کو امان دے دی۔ یہ کچھ عرصہ زندہ رہی پھر ایک گھوڑی کے رَوندن میں آکر مقام اَبْطَح میں ہلاک ہو گئی۔

بنی مخزوم کے دو شخص حارث بن ہشام اور اُمّ المؤمنین ام سلمہؓ کے بھائی زُہیر بن ابی امیہ۔ ان دونوں کو اُمّ ہانی بنت ابی طالب نے امان دیدی تھی اور امان دے کر اپنے ہاں چھپا لیا تھا۔ رسول اللہ نے ان کی امان کو برقرار رکھا۔ امّ ہانی کے بھائی حضرت علیؓ ان دونوں کے قتل کا ارادہ رکھتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّ ہانی کی امان باقی رکھنے کی وجہ سے حضرت علیؓ اپنے ارادے سے باز رہے بعد میں یہ دونوں اسلام لے آئے اور اچھے مسلمان ثابت ہوئے۔

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اس کے بعد آپؐ نے عثمان بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلحہ کو بلایا اور ان سے چابی طلب کی۔ اس سے پہلے ان کی والدہ نے چابی دینے سے منع کیا تھا پھر انہوں نے دے دی۔ آپؐ کعبہ کے اندر داخل ہوئے۔ آپؐ کے ساتھ حضرت اسامہؓ بن زید، حضرت بلالؓ اور عثمانؓ بن طلحہ تھے۔ ان کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ آپؐ نے دروازہ بند کیا۔ تھوڑی دیر اندر ٹھہرے۔ نماز پڑھی پھر آپ ان حضرات کے ساتھ باہر نکل آئے۔ آپؐ نے چابی کو عثمان بن طلحہ کے حوالہ کیا اور بیت اللہ کی کلید برداری کی خدمت ان کے پاس رہنے دی۔ یہ خدمت آج تک ان کی اولاد میں چلی آتی ہے۔

جب آپؐ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو اس کے اندر جو تصویریں تھیں ان کو مٹا دینے اور بتوں کو توڑ دینے کا حکم دیا۔ حضرت بلالؓ نے کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن خطبہ دیا۔ آپؐ نے خطبہ میں بتایا کہ اب جاہلیت کی ساری باتیں ختم کر دی گئیں البتہ خانہ کعبہ کی کلید برداری اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت باقی رہے گی اور یہ خدمت ان ہی کو ملے گی جن کے پاس تھی۔ نیز اسی خطبہ میں آپؐ نے فرمایا کہ مکہ میں قتال اس سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا۔ صرف میرے لئے یہ ایک ساعت کے لئے حلال ہوا تھا۔ اب پھر اس کی حُرمت ویسی ہوگئی جیسی پہلے تھی یہ حَرَم ہے اور قیامت تک حَرَم رہے گا۔ کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اس میں خون بہائے۔

مکہ فتح ہوجانے کے بعد انصار نے آپس میں کہا۔ اب شاید حضورؐ یہیں رہنا پسند کریں۔ جب آپ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا ایسا نہیں ہوسکتا۔ میری زندگی تمہارے ساتھ ہے اور موت بھی تمہارے ساتھ ہوگی۔

جب حضورؐ نے کعبہ کا طواف کیا تو آپ کا گزر ان بتوں کے پاس سے ہوا جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعبہ کے ارد گرد سیسہ سے جوڑ کر نصب کیے گئے تھے۔ آپ اس چھڑی سے جو آپؐ کے ہاتھ میں تھی ان بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے اور جس بت کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ بُت منہ کے بل گر جاتا تھا۔ آپ اس وقت یہ کہتے جاتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (بنی اسرائیل) (حق آ گیا باطل مٹ گیا باطل تو مٹنے والا ہے)۔

قیام مکہ کے دوران فضالہ بن عمیر لیثی حضورؐ کے پاس آیا جب آپؐ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو وہ آپ کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپؐ نے اس کو دیکھ کر کہا فضالہ کیا سوچ رہے ہو کس ارادہ سے آئے ہو۔ اس نے کہا کچھ نہیں خدا کو یاد کر رہا ہوں۔ اس پر آپ مسکرائے اور کہا خدا سے مغفرت طلب کر۔ یہ کہہ کر آپؐ نے اپنا ہاتھ اس کے سینہ پر رکھا جس سے اس کے دل کو تسکین ہوئی۔ فضالہ کہتا ہے خدا کی قسم حضورؐ کے میرے سینہ پر ہاتھ رکھنے سے حضورؐ کی محبت میرے دل میں سب سے زیادہ بیٹھ گئی۔

مشہور دشمنِ اسلام صفوان بن امیہ بھاگ کر یمن چلا گیا۔ عمیر بن وہبؓ الجمحی حضورؐ کی امان لے کر صفوان کے پاس گئے اور اس کو ساتھ لے کر واپس آئے۔ آپؐ نے اس کی عزت افزائی کی۔ اس نے آپؐ سے مہلت مانگی۔ آپؐ نے اس کو چار ماہ کی مہلت دی یعنی اسلام قبول کرنے کے لئے چار ماہ کی مہلت ہے کہ اس مدت میں وہ خوب غور کر لے۔ حُنین کے معرکہ تک یہ اسلام نہیں لائے تھے۔

عبداللہ بن زبعری السہمی عرب کا مشہور شاعر جو پہلے آنحضرت کی ہجو کیا کرتا تھا۔ بھاگ کر نجران چلا گیا پھر آ کر اسلام لایا۔

ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی اُمِ ہانی بنت ابی طالب کا شوہر بھاگ کر یمن چلا گیا۔ پھر وہیں کفر کی حالت میں اس کی موت واقع ہو گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح مکہ کے بعد حضورؐ نے کچھ دستے مکہ کے آس پاس کی بستیوں میں بھیجے تاکہ ان کو اسلام کی طرف دعوت دیں اور ان کو یہ ہدایت کی کہ جو تم سے قتال کریں ان سے قتال کرنا۔ ان میں سے ایک فوجی دستہ خالدؓ بن ولید کی قیادت میں بنی خزیمہ بن عامر بن عبد مناہ کی طرف بھیجا۔ بنی خزیمہ کے ہتھیار ڈالنے کے باوجود حضرت خالدؓ نے اس قبیلہ کے چند آدمیوں کو قتل کر دیا اور ان کا مال و اسباب بھی لے لیا۔ جب حضورؐ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اس کو انتہائی ناپسند کیا۔ اس کے بعد آپؐ نے حضرت علیؓ کو مال ______ کے ساتھ روانہ کیا تاکہ وہ ان کے مقتولوں کا خون بہا ادا کریں۔ اور جو مال ان سے لوٹا ہے اس کو واپس کر دیں۔

آپؐ نے خالدؓ بن ولید کو العزیٰ کے ڈھانے کے لئے روانہ کیا۔ مقام نخلہ میں یہ ایک بُت خانہ تھا۔ قریش۔ کنانہ اور مضر وغیرہ قبائل اس کی تعظیم کرتے تھے۔ بنو سلیم کی شاخ بنو شیبان جو بنی ہاشم کی حلیف تھی اس بُت خانہ کی خادم تھی۔ خالدؓ نے یہاں پہنچ کر اس مکان کو مسمار کر دیا۔

مکہ ۱۷ رمضان ۸ھ میں فتح ہوا۔

غزوۂ حُنین[1]

جب قبیلہ ہوازن کو مکہ کے فتح ہو جانے کی خبر پہنچی تو اس قبیلہ کے سردار اور رئیس مالک بن عوف نضری نے مقابلہ کے لئے قبائل عرب کو جمع کرنا شروع کیا چنانچہ اسکی آواز پر اسکی قوم بنو نضیر بن معادیہ، بنو ثقیف۔ بنو جشم اور بنو سعد بن بکر کے

---

[1] ملاحظہ ہو غزوہ حنین کے بارے میں واقدی صفحہ ۴۱۷ ابن ہشام ج ۴ صفحہ ۸۰ ابن سعد ۲/۱ صفحہ ۱۰۸ الامتاع صفحہ ۴۰۱ طبری ج ۳ صفحہ 125 ابن سید الناس ج ۲ صفحہ ۱۸۷ ابن کثیر ج ۴ صفحہ ۳۲۲ زاد المعاد ج ۲ صفحہ ۴۳۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب لوگ اور بنو ہلال کے کچھ لوگ مقابلہ کے لئے نکل آئے مگر یہ تھوڑے تھے لیکن بنو قیس، بنو کعب اور بنو کلاب میں سے کوئی بھی شخص ان کے ساتھ اس معرکہ میں شریک نہیں ہوا۔ بنو جشم نے اپنے ساتھ اپنے شیخ کو جس کا نام دُرید بن الصِمّہ تھا لے لیا۔ یہ بہت ضعیف العمر اور سن رسیدہ تھا۔ ظاہری طور پر اس کی شرکت کوئی فائدہ مند نہیں تھی، لیکن اس کی تجربہ کاری اور بزرگی کی وجہ سے ساتھ لیا تاکہ اسکی رائے و مشورہ سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ یہ اپنے ضُعفِ جسمانی کی وجہ سے ہَودج میں بیٹھا رہا۔ بنو ثقیف کے دونوں سردار اس کے ساتھ تھے۔ احلاف میں سے قارب بن اسود بن مسعود۔ بنی مالک میں سے ذوالخمار سُبَیع بن حارث اور اس کا بھائی احمر بن حارث تھے۔ اس تمام لشکر کی قیادت (سپہ سالاری) مالک بن عوف نصری کے ہاتھ میں تھی۔ وہ اپنے لشکر کے ساتھ مال و اسباب، مویشی عورتوں اور بچوں کو بھی لے کر چلا تاکہ ان کی وجہ سے فوج خوب جوش و خروش سے لڑے یہ سب حضورؐ سے جنگ کے لئے مقام اوطاس میں جا کر اترے۔

جب لشکر یہاں پہنچا تو دُرید نے پوچھا کہ یہ اونٹوں، گدھوں، بکریوں کی آوازیں اور بچوں کے رونے کی آوازیں کیسی آرہی ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ مالک بن عوف اپنے لشکر کے ساتھ مال و اسباب و آل و اولاد کو ساتھ لایا ہے۔ اس نے مالک کو بلوا کر اس سوال کیا کہ اے مالک تو اس فوج کے ساتھ مال و اسباب اور اہل و عیال کو کیوں لے آیا ہے۔ مالک نے کہا ان کو اس لئے لایا ہوں کہ ان کے خیال سے فوج خوب جان توڑ کر لڑے گی دُرید نے کہا اے بکریوں کے چرواہے نادان! شکست خوردہ کو کوئی چیز فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اگر تیری فتح ہوئی تو ہتھیار سے تجھ کو فائدہ پہنچے گا اور اگر تیری شکست
۱۷ ہوئی تو یہ سب تیرے لئے ذلت و رسوائی کا باعث ہوں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر دُرید نے پوچھا۔ کیا اس معرکہ میں کعب و کلاب بھی شریک ہوئے ہیں ؟ لوگوں نے کہا ان میں سے کوئی فرد شریک نہیں ہوا۔ اس پر اس نے کہا ان کی شرکت نہ کرنے سے شجاعت و سرگرمی تو جاتی رہی۔ اگر رفعت و بلندی کا موقعہ ہوتا تو وہ ضرور شرکت کرتے۔ کاش تم وہی کرتے جو کعب و کلاب نے کیا۔ اس کے بعد اس نے پوچھا بنی عامر میں سے کوئی شریک ہوا۔ لوگوں نے کہا عمرو بن عامر اور عوف بن عامر۔ ان دونوں کی شرکت پر اس نے کہا یہ دونوں ناسمجھ و ناتجربہ کار ہیں۔ ان کی شرکت سے نہ کچھ نفع ہوگا نہ نقصان۔ اس نے پھر مالک سے کہا تو نے اپنی قوم کے اہل وعیال کو سواروں کے نرغہ میں لاکر کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ اب بہتری اس میں ہے کہ تو مال و اسباب و اہل عیال کو محفوظ مقامات پر پہنچا دے پھر گھوڑوں پر سوار ہوکر دین سے پھر جانے والوں (مسلمانوں) سے مقابلہ کر۔ اگر تیری فتح ہوتی ہے تو یہ بعد میں آکر تجھ سے مل جائیں گے اور اگر تجھے شکست ہوتی ہے تو تیری آل اولاد تو محفوظ رہے گی۔ مالک بن عوف نے دُرید کی باتوں کو ماننے سے انکار کیا اور کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس کے قبیلہ ہوازن نے بھی اِس بوڑھے کی مخالفت کی اور اپنے سردار کے کہنے پر چلے۔ اس پر درید نے کہا وہ ایسی جنگ میں ہے جس میں نہ وہ شریک ہوا اور نہ ہی اس سے بچ سکا۔ پھر اس نے یہ شعر پڑھا۔ یا لَیتَنِی فِیھَا جَذع اَخَبُّ فِیھَا وَاضَع

(کاش میں اس جنگ میں جوان ہوتا اس معرکہ میں بھاگتا اور دوڑتا پھرتا)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبائل ہوازن کے آنے کی خبر ملی تو آپؐ نے عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کو بطور جاسوس روانہ کیا کہ وہاں کے حالات کا جائزہ لے کر مطلع کریں۔ وہ وہاں کے حالات معلوم کرکے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک بات سے باخبر کیا۔ حالات سے مطلع ہونے پر آپؐ نے مجبوراً مقابلہ کے لیے روانگی کا ارادہ کیا۔ اس موقعہ پر آپؐ سے کہا گیا کہ سامان جنگ کی کمی ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفوان بن امیہ کے پاس بہت سا اسلحہ ہے اس سے عاریتاً کچھ زرہیں اور ہتھیار لے لیئے جائیں آپؐ نے اُس سے جو ہنوز مشرک تھا سَو زرہیں عاریتاً لیں۔ ایک روایت میں چار سَو زرہوں کا ذکر ہے۔

اس معرکہ میں مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی ان میں سے دس ہزار ان مقدس صحابہ کی وہ جماعت تھی جو مدینہ سے فتحِ مکّہ کے لیئے نکلی تھی اور دو ہزار نو مسلم اہلِ مکہ میں سے تھے۔

حضورؐ نے مکہ میں عتاب بن اُسید بن ابی العیص اموی کو ان لوگوں پر حاکم مقرر کیا جو یہاں رہ گئے تھے اور ساتھ نہ جا سکے تھے۔ پھر آپؐ ہوازن سے مقابلہ کے لیئے روانہ ہوئے آپؐ کے ساتھ شریک ہونے والوں میں بنی سُلیم میں سے عباس بن مرداس۔ ضحاک بن سفیان کلابی۔ بنو عبس اور ذبیان کی جماعتیں تھیں۔ راستہ میں مشرکین جہلائے عرب کا ایک بڑا سرسبز درخت تھا جو جاہلیت میں ذاتِ اَنواط کے نام سے مشہور تھا۔ سال میں ایک دن کفارِ قریش اس کی زیارت اور تعظیم کی غرض سے نکلا کرتے تھے اس سرسبز درخت کو دیکھ کر ان نو مسلم بدوی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا ـــــ اور کہا یا رسولؐ اللہ! جس طرح قریش ذاتِ اَنواط کو مانتے ہیں اسی طرح ہمارے لیئے ایک ذاتِ اَنواط مقرر فرما دیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تم نے بڑی سخت بات کہی جیسی کہ موسیٰؑ کی قوم نے حضرت موسیٰؑ سے کہی تھی۔ اِجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰـهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ (سورہ اعراف آیۃ ۱۳۸) (جس طرح ان کفار کے معبود ہیں اسی طرح ہمارے لیئے کوئی معبود مقرر فرما دیجئے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا تم بڑے نادان لوگ ہو)۔ حضورؐ نے فرمایا یہ گمراہ قوموں کے رواجی طور طریقے ہیں اگر تم ان پر چلو گے تو تم گمراہ قوموں کے طور طریقوں کی پیروی کرو گے اور گمراہ ہو جاؤ گے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے جب آپؐ حنین کی وادی میں آئے۔ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہامہ کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے[1] تو قبیلہ ہوازن مسلمانوں کے پہنچنے سے پہلے ہی اس وادی کے ادہر ادہر مختلف جگہ چھپ گئے تھے۔ ابھی صبح صادق کا وقت تھا مسلمان جیسے ہی اس وادی میں اترے تو اس قبیلہ نے اچانک یکبارگی حملہ کر دیا۔ اس اچانک حملہ سے مسلمان الٹے پاؤں پھر گئے اور اس بدحواسی کے عالم میں کوئی ایک دوسرے کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھتا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ جمے ہوئے کھڑے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو آواز دینی شروع کی لیکن مسلمان آواز نہ سننے کی وجہ سے پلٹ نہیں سکے۔ اس وقت آپؐ کے ساتھ مہاجرین وانصار میں سے صرف چند صحابہ حضرت ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ علیؓ۔ عباسؓ۔ فضل بن عباسؓ۔ قثم بن عباسؓ۔ ابوسفیانؓ بن الحارث ان کے بیٹے جعفرؓ ان کے علاوہ کچھ دوسرے صحابہ تھے۔ آپؐ سفید خچر پر سوار تھے جس کا نام دُلدل تھا۔ حضرت عباسؓ اسکی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آپؐ نے حضرت عباسؓ کو حکم دیا کہ تم ان کو آواز دو۔ کیونکہ حضرت عباسؓ کی آواز بڑی اونچی تھی۔

حضرت عباسؓ نے ان کو آواز دی اے گروہ انصار! اے گروہ مہاجرین! اے اصحاب رضوان! انہوں نے ان کی آواز کو سنا اور پلٹنا شروع کر دیا لیکن ان شکست کھا کر بھاگنے والوں کی کثرت کی وجہ سے حالت یہ تھی کہ پلٹتے وقت ہر شخص اونٹ کو موڑنا چاہتا لیکن وہ موڑ نہ سکتا تھا۔ سو وہ اپنی زرہ کو پہن کر، اپنی تلوار اور ڈھال کو لے کر اونٹ سے اتر آتا اور اونٹ کو چھوڑ کر پیدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹنا شروع کر دیتا۔ جب آپؐ کے پاس قریب سو آدمی ہو گئے تو آپؐ نے دشمن کا سامنا کیا۔ اب لڑائی شدت اختیار کر گئی تھی۔ اللہ نے دشمنوں کے قلوب میں رعب ڈال دیا تھا۔ اس کی وجہ سے جب وہ رسول اللہؐ تک

[1] ایک قول کے مطابق یہ مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچنے تو کچھ نہ کر سکتے۔ رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھر کر اٹھائی اور ان کی طرف پھینکی [illegible] کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کو وہ کنکری نہ لگی ہو۔ اسی کے بارے میں قرآن شریف میں خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (سورہ [illegible] آیت ۱۷) (یعنی تم نے مٹھی بھر کر جو خاک پھینکی تھی وہ تم نے نہیں ہم نے پھینکی تھی)۔

غزوہ حُنین کے بعد ہوازن میں سے جو لوگ اسلام لائے ان میں سے بعض نے ذکر کیا کہ جس وقت ہم نے [illegible]وں سے مقابلہ کیا تو اُسی وقت ہم نے ان کو پسپا کر دیا اور ان کا پیچھا کیا حتیٰ کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو سفید خچر پر سوار تھا۔ جب اس نے ہم کو دیکھا تو اس نے ہم کو روکا اور جھڑکا پس ہم اس پر قابو نہ پا سکے[1] کہ اس پر حملہ کریں ہم کو واپس لوٹنا پڑا۔ باقی وہ مسلمان جو پسپا ہو گئے تھے جب وہ واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ قیدی گرفتار شدہ حالت میں حضورؐ کے سامنے کھڑے ہیں۔

اچانک یک بارگی حملہ کے وقت جو ثابت قدم رہ سکے ان میں ام سُلیم بنت ملحان بھی تھیں انہوں نے اپنی کمر باندھ رکھی تھی کیونکہ عبداللہ بن ابی طلحہ اس وقت اِن کے حمل میں تھے۔ وہ اپنے خاوند ابی طلحہ کے ساتھ جنگ میں آئی تھیں اور ان کے ساتھ اونٹ پر سوار تھیں ان کے ہاتھ میں خنجر تھا تاکہ جو مشرک قریب آئے اس پر حملہ کر سکیں۔ یہ بڑی بہادر عورت تھیں۔

اس معرکہ میں ہوازن کو بری طرح شکست ہوئی۔ ان کے مال اور اہل و عیال پر قبضہ کر لیا گیا۔ قبیلہ ثقیف کی شاخ بنی مالک کے لوگ کچھ جم کر لڑے تھے، انہوں نے بھی بری طرح شکست کھائی

---

[1] یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت تھی آپؐ تنہا چند رفقاء کے ساتھ کھڑے تھے اور دشمنوں کے نرغہ میں تھے۔ اس وقت آپؐ نے نبوت کے پرجلال لہجہ میں فرمایا۔ آنا النَّبِي لاكَذِب انا ابن عبد المطلب۔ (میں نبی ہوں نبی، یہ جھوٹ نہیں ہے، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں اور پکار کر کہا الی عباد اللہ (اللہ کے بندو میری طرف آؤ) مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معرکہ میں ان کے ستّر آدمی قتل ہوئے۔ ان قتل ہونے والوں میں ان کے سردار ذوالخمار اور اس کا بھائی عثمان بھی تھے۔ یہ دونوں عبداللہ بن ربیعہ بن الحارث کے بیٹے تھے۔ بنی ہوازن کی شاخ احلاف میں سے دو شخص ہوا کوئی قتل نہیں ہوا۔ کیونکہ اس کی قوم کے سردار قارب بن الاسود نے جب ش ت کا منظر دیکھا تو وہ ٹک نہ سکا۔ اس نے اپنا جھنڈا درخت کے سہارے کھڑا کیا۔ ی قوم کے ساتھ فرار کا راستہ اختیار کیا۔ جب ہوازن کو شکست ہوئی تو اس کا سر لک بن عوف نصری ثقیف کے ساتھ بھاگ کر طائف میں آ گیا۔ قبیلہ ہوازن کی کچھ ں نے اوطاس میں پناہ لی۔ احلاف میں سے بنو غیرہ نے بھاگ کر نخلہ کی طرف ت کیا۔ مسلمانوں کے شہ سواروں کے ایک دستہ نے ان کا تعاقب کیا۔ بنو سلیم میں سے ربیعہ بن رُفیع بن اُھبان نے دُرید بن الصمہ[1] کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ کہا جاتا ہے درید کا قاتل عبداللہ بن قنیع بن اھبان تھا۔

اس غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو مسلمان جس کافر کو قتل کریگا اس کا سلب (اسلحہ) اس مسلمان کی ملک ہوگا۔

ہوازن میں سے جو لوگ بھاگ کر اوطاس چلے گئے تھے ان کے تعاقب میں حضورؐ نے ابو عامر اشعری کو فوجی دستہ کے ساتھ روانہ کیا۔ ان کا نام عبید تھا۔ یہ ابو موسیٰ اشعریؓ کے چچا تھے۔ ابو عامر اشعریؓ، سلمہ بن دُرید کے تیر سے شہید ہو گئے تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے ان کا جھنڈا لیا اور اپنے چچا کے قاتل پر حملہ کرکے اس کو قتل کر دیا۔ ہوازن میں سے بنو نضیر بن معاویہ کے بہت سے لوگ مارے گئے۔ ایک روایت ہے کہ حارثؓ کے دو بیٹوں علاء اور اوفی نے ابو عامرؓ کو شہید کیا تھا۔ ان میں سے ایک نے ان کے دل میں تیر مارا دوسرے نے ان کے گھٹنے میں تیر مارا پھر ان دونوں کو حضرت ابو موسیٰ

[1] یہ درید وہی شخص ہے جس کو بوڑھا اور تجربہ کار ہونے کی وجہ سے ہوازن نے ساتھ لیا تھا تاکہ وہ جنگ میں ان کی رہبری کرے۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعریؓ نے قتل کر دیا۔ کہتے ہیں ابو عامرؓ کی مشرکین میں سے دس بھائیوں سے مڈبھیڑ ہوئی ان میں سے نو کو انہوں نے قتل کیا۔ یہ ہر ایک کو قتل کرنے سے پہلے اسکو اسلام کی طرف بلاتے تھے۔ اس کے انکار کرنے پر اس کو قتل کر دیتے تھے۔ دسویں شخص نے ان پر حملہ کر کے شہید کر دیا۔ اس کے بعد یہ دسواں شخص اسلام لے آیا۔

شہداءِ غزوہ حنین

ایمن بن عبیدؓ یعنی حضرت ام ایمنؓ کے بیٹے اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کے ماں کی طرف سے بھائی تھے۔ یزید بن زمعہ بن اسود۔ ان کے گھوڑے نے جس کا نام جناح تھا بدک کر ان کو گرا دیا جس سے یہ شہید ہو گئے۔ سراقہ بن حارثؓ بن عدی یہ انصار میں سے تھے اور ابو عامر اشعریؓ (حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے چچا)۔

غزوہ ہوازن[1] (غزوہ حنین) اوائل شوال ۸ھ میں ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہوازن کی عورتوں اور ان کی اولاد کو جب یہ مسلمان ہو گئے تو ان کی طرف لوٹا دیا۔ اسی طرح آپؐ نے ان کے اموال میں سے سادات قریش اور اہلِ نجد کو جو کچھ دیا تھا وہ بھی ان سے لے کر بنی ہوازن کے حوالہ کر دیا۔

جب حضورؐ حنین کی جنگ سے فارغ ہوئے تو آپ نے طائف[2] کی طرف قصد کیا۔

---

[1] غزوہ حنین کو غزوہ ہوازن بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں معرکہ قبیلہ ہوازن سے ہوا تھا۔ مترجم

[2] طائف میں حنین کی شکست خوردہ فوج یعنی قبیلہ ثقیف کے لوگ بھاگ کر پناہ گزین ہو گئے تھے اور شہر کی فصیل کے دروازے بند کر کے جنگ کے لئے تیار ہو گئے تھے اس لئے آپ نے طائف کی طرف رخ کیا۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ طائف[1]

ابو محمد علی بن احمد ابن حزم نے کہا۔ عُروۃ بن مسعود ثقفی اور غیلان بن سلمہ ثقفی دونوں جنگ حنین اور محاصرہ طائف میں شریک نہ تھے کیونکہ یہ دونوں رسول اللہ کے حکم سے مقام جُرش میں منجنیق اور دبابہ وغیرہ آلات حرب کے بنانے کی ترکیب سیکھنے گئے ہوئے تھے۔

رسول اللہ مقام جعرانہ سے جہاں مالِ غنیمت اور قیدیوں کو حفاظت سے رکھا گیا تھا[2] طائف کے فتح کرنے کے لئے مقام نخلہ یمانیہ پہنچے یہاں سے قرن۔ قرن سے ملیح اور ملیح سے مقام لیّہ ہوتے ہوئے بحر الرغاء (یہ جگہ لیّہ کے علاقہ میں ہے) یہاں آپ کے لئے ایک مسجد بنائی گئی۔ اس میں آپؐ نے نماز ادا کی۔ یہیں بنی ہذیل کے ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کو شہید کر دیا۔ آپؐ نے اس کے قصاص میں قاتل کو قتل کرنے کا حکم دیا کہتے ہیں۔ یہ پہلا قصاص تھا جو اسلام میں لیا گیا۔

یہاں آپؐ نے مالک بن عوف کے قلعہ کو منہدم کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ مسمار کر دیا گیا۔ پھر آپ بحر الرغاۃ سے چل کر ایک راستہ سے گزرے جس کا نام ضیّقہ تھا یہاں پہنچ کر آپؐ نے اس جگہ کا نام پوچھا بتایا گیا کہ اس کا نام ضیقہ ہے آپؐ نے فرمایا نہیں یہ یُسریٰ ہے پھر اس راستہ سے گزر کر آپؐ نخب کی جانب چلے۔ یہاں مقام نخب

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی صفحہ ۴۲۲ ابن ہشام ج ۴ صفحہ ۱۲۱ طبقات ابن سعد ۲/ا صفحہ ۱۱۴ طبری ج ۳ صفحہ ۱۳۲ ابن سید الناس ج ۲ صفحہ ۲۰۰ ابن کثیر ج ۴ صفحہ ۳۴۵ زاد المعاد ج ۲ صفحہ ۴۶۱ الامتاع صفحہ ۴۱۵۔

[2] حضورؐ نے مالِ غنیمت اور اسیرانِ جنگ کے متعلق حکم دیا تھا کہ جعرانہ میں محفوظ رکھے جائیں اور خود طائف کا عزم کیا۔ طائف سے واپسی کے بعد مالِ غنیمت کی تقسیم ہوئی۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بیری کے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ اس درخت کو صادرہ کہا جاتا تھا۔ یہاں بنی ثقیف میں سے ایک شخص کا باغ تھا اس نے آپ کو وہاں آنے سے روکا۔ آپ نے اس کو کہلا بھیجا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ ہم تمہاری موجودگی میں تمہارے باغ کو تباہ کردیں گے۔ اس نے نکلنے سے انکار کیا۔ اس پر آپؐ نے اس باغ کو تباہ کرنے کا حکم دیا۔ اسی وقت وہ اجاڑ دیا گیا۔

اس کے بعد حضورؐ لشکر کے ساتھ طائف پہنچے جہاں بنو ثقیف پسپائی کے بعد قلعہ بند ہوگئے تھے۔ یہاں مسلمانوں نے ان سے جنگ کی۔ اس جنگ میں کئی صحابہ تیر لگنے سے شہید و زخمی ہوئے۔ صحابہ قلعہ کا دروازہ بند ہونے کی وجہ سے اندر داخل نہیں ہوسکتے تھے۔ کچھ صحابہ کے شہید ہونے کی وجہ سے مسلمانوں نے اس جگہ سے ہٹ کر اپنا پڑاؤ اس جگہ ڈالا جہاں اب مسجد طائف ہے۔ یہ ایک وادی تھی جس کو عقیق کہا جاتا تھا۔ یہاں مسلمانوں نے بیس دن سے زیادہ محاصرہ جاری رکھا۔ اس سفر میں حضورؐ کی ازواج مطہرات میں سے دو بیویاں آپ کے ساتھ تھیں۔ ایک حضرت اُمّ سلمہ دوسری کوئی اور[1]۔ ان دونوں کے خیمے قریب قریب تھے۔ آپؐ ان دونوں خیموں کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے۔ آج کل ان دونوں خیموں کے درمیان مسجد ہے اس مسجد کی تعمیر عمرو بن امیہ ثقفی نے کی تھی اسی کا نام مسجد طائف ہے۔

اس محاصرہ کے دوران خوب جنگ ہوئی۔ مسلمانوں نے منجنیق کے ذریعہ اہل طائف پر سنگ باری کرنی شروع کی۔ پھر مسلمان دبابہ[2] کے زیر سایہ قلعہ کی دیوار کے پاس پہنچے تاکہ دیوار میں سوراخ کرکے قلعہ کو آگ لگائیں۔ مگر اہل طائف (ثقیف) نے لوہے کے ٹکڑے

---

[1] اس دوسری بیوی کا نام دوسرے مؤرخین کے نزدیک حضرت زینب ہے۔ مترجم

[2] دبابہ ایک آلہ ہے جو لکڑی اور چمڑے سے بنایا جاتا ہے۔ محاصرہ کرنے والے اس کے سایہ میں قلعہ تک جاتے ہیں تاکہ تیروں سے محفوظ رہیں۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرم کرکے دبابہ کے اوپر ڈالے جب مسلمان دبابہ کے نیچے سے نکلے تو انہوں نے تیراندازی شروع کردی۔ اس تیراندازی سے کئی مسلمان شہید ہو گئے۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ طائف کے انگوروں کے باغات کو کاٹنے کا حکم دیا۔ اس سے وہ لوگ کافی پریشان ہوئے۔ اسود بن مسعود نے آپ سے رحم کی درخواست کی اور باغوں کو چھوڑ دینے کی اپیل کی۔ آپؐ نے اس کی درخواست پر باغوں کو کاٹنے سے لوگوں کو روک دیا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے کوچ کیا۔ اسی محاصرہ کے دوران اہلِ طائف میں سے ابوبکرہ اور عبیدہ نکل کر آپؐ کے پاس آئے اور مسلمان ہوئے۔ ان نکلنے والوں میں ازرق کا نام بھی لیا جاتا ہے یہ نافع بن الازرق کے والد تھے۔

شہدائے طائف

بنی امیہ میں سے :- سعید بن سعید بن العاص جو بنی امیہ کے حلیف قبیلہ ازد میں سے تھے۔

عرفطہ بن جناب یا بن حباب۔ اسی معرکہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صاحبزادے عبداللہ کے ایک تیر آکر لگا جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اپنے والد کے دورِ خلافت میں انتقال کیا۔

عبداللہؓ بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی۔ یہ حضرت ام المومنین ام سلمہ کے بھائی تھے۔

عبداللہؓ بن عامر بن ربیعہ عنزی۔ یہ بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے۔

سائبؓ بن حارث سہمی اور ان کے بھائی عبداللہ بن حارث سہمی۔

بنی سعد بن لیث میں سے۔ جلیحہ بن عبداللہ۔

انصارِ مدینہ کے قبیلہ بنو سلمہ سے :- ثابت بن الجذع۔

بنو مازن بن نجار میں سے :- حارث بن سہل بن ابی صعصعہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنوساعدہ میں سے :۔ المنذر بن عبداللہ۔

قبیلہ اوس میں سے :۔ رُقیم بن ثابت بن ثعلبہ۔ بُجیر بن زُہیر بن ابی سلمٰی جو شاعر اور شاعر کے بیٹے تھے یہ ان لوگوں میں سے تھے جو جنگ حنین اور محاصرہ طائف دونوں میں موجود تھے۔

وفد ہوازن

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے فارغ ہوکر جِعرانہ کی طرف لوٹے یہاں آپؐ کے پاس قبیلہ ہوازن کا ایک وفد مسلمان ہوکر آیا اس قبیلہ کے اہل و عیال جو بطور قیدی آپ کے پاس تھے اور مال و متاع جو غنیمت کے طور پر حاصل ہوا تھا ان کے بارے میں انہوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ ہم شریف خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ہم جس مصیبت میں مبتلا ہیں اس سے آپؐ بخوبی واقف ہیں۔ آپؐ ہم پر احسان کریں اس درخواست پر آپؐ نے ان کو انتخاب کا اختیار دیا کہ تم لوگوں کو اپنے اہل و عیال زیادہ عزیز ہیں یا مال و اسباب۔ انہوں نے مال و اسباب کے مقابلہ میں عورتوں اور بچوں کو پسند کیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا میرے اور بنی مطلب کے حصہ میں جو آئیگا وہ تمہارا ہے باقی مسلمانوں کے بارے میں تم ان سے بات چیت کرلو۔ میں سفارش کرسکتا ہوں۔ حضورؐ کی زبان سے یہ سن کر مہاجرین و انصار نے کہا ہم نے بھی اپنا حصہ حضورؐ کی نذر کیا لیکن اَقرع بن حابس اور عُیینہ بن حصن نے کہا ان کے حصہ میں جو آئے گا وہ اس کو دینے کو تیار نہیں۔ ان دونوں کے قبائل نے بھی ان کی موافقت کی اور عباس بن مرداس نے بھی یہی کہا اگرچہ وہ توقع رکھتے تھے کہ ان کی قوم بھی ان کی موافقت کرے گی لیکن ان کی قوم نے اس فیصلہ میں ان کی تائید نہیں کی اور کہا ہمارے حصہ میں جو آیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر ہے اس کے بعد رسولؐ اللہ نے ہوازن کی عورتوں اور بچوں کو ان کے سپرد کر دیا۔ جو لوگ اپنا حصہ چھوڑنا پسند نہیں کرتے تھے ان کو اس کے بدلہ کچھ معاوضہ دے دیا گیا جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وہ بھی راضی ہو گئے۔

حضورؐ کے پاس قبیلہ ہوازن کی چھ ہزار عورتیں اور بچے قید تھے اونٹ اور بکریوں کا تو شمار ہی نہیں تھا۔ ان عورتوں میں حضورؐ کی رضاعی بہن شیما بھی تھی۔ یہ حارث بن عبدالعزیٰ کی بیٹی اور بنی سعد بن بکر بن ہوازن سے تعلق رکھتی تھی۔ حضورؐ نے اس کا اعزاز و اکرام کیا اس کے ساتھ حُسنِ سلوک کیا اور بہت کچھ دیا۔ پھر یہ اپنے شہر کی طرف واپس چلی گئی۔

مُؤلفۃُ القُلوب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم کیا اور آپؐ نے اپنے خُمس میں سے مُؤلفۃ القلوب (وہ جدید الاسلام مسلمان جن کی تالیف قلب مقصود تھی) کو حصہ عنایت فرمایا۔ یہ تھے ابوسفیانؓ بن حرب ان کے بیٹے معاویہ بن ابی سفیانؓ۔ حُکیم بن حزامؓ بن خویلد۔ بنو عبدالدار کے حارثؓ بن حارث بن کلدہ۔ بعض نے کہا یہ حارثؓ بن حارث مہاجرین حبشہ میں سے تھے۔ اگر یہ صحیح ہے تو یہ مؤلفۃ القلوب میں سے نہیں تھے۔ وہ نضر بن حارث کے بھائی تھے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معرکہ بدر میں قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔ حارث بن ہشام بن مُغیرہ مخزومی۔ سہیل بن عمرو۔ حُویطب بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس۔ علاء بن جاریہ ثقفی حلیف بنی زُہرہ۔ صفوان بن اُمیہ۔ عیینہ بن حصن بن حُذیفہ۔ اقرع بن حابس تمیمی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک کو سَو اونٹ دیئے۔ آپؐ نے عباسؓ بن مرداس کو اس سے کچھ کم دیئے۔ انہوں نے رسولؐ اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے ایک شعر کہا اس کے بعد ان کو بھی پورے سَو کر دیئے گئے۔ مالک بن عوفؓ نضری، یہ صاحب طائف سے نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے تھے۔ یہ سب اصحابِ مئین تھے یعنی وہ لوگ جن کو ایک ایک سو اونٹ دیئے گئے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی بن قیس بن حذیفہ سہمی کو پچاس اُونٹ دیے۔ سعید بن یربوع کو بھی پچاس اونٹ۔ مخرمہ بن نوفل زہری عمرو بن وہب جمحی اور ہشام بن عمرو بن ربیعہ ان میں سے ہر ایک کو سَو سے کچھ کم اُونٹ دیئے۔

وہ لوگ جن کو رسولؐ اللہ نے مقام جعرانہ میں انعامات دیئے۔ قریش میں سے جو لوگ تھے وہ یہ تھے۔

طلیق بن سفیان بن امیہ اور شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ وہ اپنے بارے میں کہتے ہیں کہ انہوں نے غزوۂ حنین کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک قتل کر دینے کا ارادہ کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے جیسے ہی قتل کرنا چاہا میرے اور آپؐ کے درمیان کوئی چیز حائل ہوگئی جسے میں بیان نہیں کرسکتا۔ اس سے مجھ پر یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ آپ منجانب اللہ میری زد سے باہر ہیں۔ ابو السنابل بن بعکک۔ عکرمہ بن عامر بن ہاشم۔ زُہیر بن ابی اُمیہ بن مُغیرۃ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ کے بھائی۔ خالد بن ہشام بن مُغیرہ مخزومی۔ ہشام بن ولید برادر خالد بن ولید۔ سفیان بن عبدالاسد سائب بن ابی السائب مخزومی۔ بنی عدی بن کعب کے مُطیع الاسود بن حارثہ۔ ابُو جہم بن حذیفہ بن غانم عدوی۔ اُحیحہ بن امیہ الجمحی۔ نوفل بن معاویہ بن عروہ۔ یہ بنی بکر بن عبد مناۃ سے تھے۔ عُلقمہ بن علاثہ بن عوف۔ خالد بن ہوذہ برادر حرملہ بن ہوذہ۔

اس مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں انصار کے کچھ نوجوانوں سے ایسی بات ظہور میں آئی جو ناشائستہ اور نامناسب تھی۔ اگرچہ اس بات کو ان کے شیوخ اور سربرآوردہ لوگوں نے پسند نہیں کیا تھا۔ اصل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ تر انعامات عموماً اہل مکہ اور جدید الاسلام لوگوں کو دیئے تھے تاکہ اس طرح سے ان کی تالیف قلب کی جائے۔ اس حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کچھ انصار کو ناگوار گزرا تھا۔ جب یہ بات آپؐ کے علم میں آئی کہ کچھ انصار ایسا کہتے ہیں تو آپؐ نے انصار کو جمع کرنے کا حکم دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُن سے فرمایا۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ نے تم کو میری وجہ سے اسلام کی نعمت سے نوازا۔ تم اس سے پہلے گمراہ تھے اللہ نے میری وجہ سے تم کو ہدایت دی ؟ اس کے بعد آپؐ نے ان سے فرمایا۔ مالِ غنیمت میں سے جو کچھ دیا گیا ہے وہ میں نے ان لوگوں کو دیا ہے جو جدید الاسلام ہیں اور تکلیف میں ہیں۔ اس سے مقصد ان کی تکلیف کو دور کرنا اور تالیف قلب ہے یعنی وہ اسلام کی طرف متوجہ ہوں اور مخالفت سے باز آجائیں۔ انصار نے اس کو پسند کیا اور وہ اس پر راضی ہو گئے۔

آپؐ سے کہا گیا یا رسولؐ اللہ! آپؐ نے عیینہ بن حصن کو سَو اونٹ دے لیکن جُعیل بن سراقہ الضمری کو کچھ نہیں دیا حالانکہ یہ بھی عیینہ کی طرح اچھے لوگوں میں سے ہے آپؐ نے فرمایا میں نے عیینہ کو دے کر اس کی تالیف قلب کی ہے اور جُعیل بن سراقہ کو ان کے اسلام کے حوالہ کر دیا ہے۔ یعنی ان کو تالیف قلب کی ضرورت نہیں۔

یہ تقسیم مقام جعرانہ میں ہوئی تھی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جُعرانہ سے نکل کر مکہ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے عمرہ ادا کرنے کے بعد آپؐ مدینہ کی طرف واپس روانہ ہوئے اور ذی القعدہ کی ۲۴ تاریخ کو مدینہ میں داخل ہوئے طائف کا واقعہ ذی القعدہ ۸ھ کو پیش آیا۔

مدینہ سے مکہ تک آپؐ کی غیر حاضری کی مدت دو ماہ اور سولہ دن ہے۔ اسی مدت میں واقعہ ہوازن اور محاصرہ طائف پیش آیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عوف بن سعید نصری کو جو معرکہ حُنین میں رئیس الکفار تھے اسلام قبول کرنے کے بعد ان لوگوں پر جو ان کی قوم میں سے مسلمان ہو گئے تھے اور ان لوگوں پر جو قبائل سَلِمہ فہم اور شمالہ میں سے مسلمان ہوئے تھے عامل مقرر فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ ثقیف سے مقابلہ کیا جائے۔ یہ ان سے لڑتے رہے اور ان کو اسلام پر آمادہ کیا حتیٰ کہ وہ اسلام لے آئے۔ یہ اور ان کے ساتھ جو اسلام لائے وہ اسلام میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھے ثابت ہوئے سوائے عیینہ بن حصن کے کہ اس کا اسلام مخفی رہا۔

مؤلفۃ القلوب اسلام میں سچے ہونے کے باوجود اسلام میں فرقِ مراتب و درجات رکھتے تھے ان میں سے کچھ وہ تھے جو اسلام میں بڑھے ہوئے اور سرگرم تھے جیسے حارث بن ہشام سہیل بن عمرو اور حکیم بن حزام اور ان میں کچھ وہ تھے جو کم درجہ رکھتے تھے جیسے صفوان بن امیہ۔ عمرو بن وہب۔ مطیع بن اسود، ابوسفیان بن حرب اور معاویہ بن ابی سفیان ان سب کے بارے میں ہم کو اچھا گمان رکھنا چاہیئے۔

اشرافِ مکہ میں سے جو فتح کے دن یا اس کے بعد اسلام لائے جیسے عکرمہ بن ابی جہل، عتاب بن اسید بن ابی العیص۔ جبیر بن مطعم ان کے ایمان کی رسول اللہ نے توثیق فرمائی۔ اگرچہ یہ ان لوگوں میں سے نہیں تھے جن کو رسول اللہ نے مالِ غنیمت میں سے کچھ دیا تھا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف واپسی کا ارادہ کیا تو اس وقت آپ نے مکہ میں عتاب بن اسید کو جو نوجوان تھے اور جن کی عمر اس وقت بیس سال سے کچھ اوپر تھی مگر بہت زیادہ زاہد و پرہیزگار واقع ہوئے تھے ان کو مسلمانوں پر امیر الحج مقرر کیا۔ وہ اسلام میں پہلے امیر الحج تھے۔ اس دفعہ مسلمانوں کے ساتھ مشرکوں نے بھی اپنے طریقہ پر حج کیا۔

کعب بن زہیر[۱] بن ابی سلمیٰ تائب ہوئے اور حضور کی شان میں قصیدہ پڑھتے ہوئے آئے۔ حالانکہ یہ اس سے پہلے آپ کی شان میں ہجو کیا کرتے تھے۔ حضور نے ان کے اسلام کو قبول کیا اور ان کی مدح کو سراہا۔

---

[۱] فتح مکہ میں حضور نے جن کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا ان میں کعب بن زہیر شاعر کا نام بھی تھا۔ پھر یہ غزوہ طائف اور غزوہ تبوک کے درمیان حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوہ تبوک [1]

یہ آخری غزوہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفسِ نفیس شریک ہوئے۔ طائف کے محاصرہ کے بعد جب آپؐ آخری ذی قعدہ ۸ھ میں عمرہ سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو آپؐ نے مدینہ میں سات ماہ، ذی الحجہ، محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاول اور جمادی الآخر تک قیام کیا۔ پھر آپؐ نے رجب ۹ھ میں اپنے اصحاب کو رُومیوں سے جہاد کرنے کی تیاری کا حکم دیا۔ یہ شدید گرمی، عُسرت تنگی اور قحط سالی کا زمانہ تھا۔ ادھر فصل پک کر تیار ہو چکی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ اور جنگ کے لئے نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے متعلق آپؐ اشارے وکنایہ سے کام لیتے تھے لیکن اس دفعہ آپؐ نے حالات کی شدت، طویل مسافت اور دشمنوں کی کثرت کی وجہ سے صراحت سے کام لیا تاکہ اس کے لئے اچھی طرح تیاری کر لی جائے۔ آپؐ تیاری میں مصروف تھے کہ اسی دوران میں خاندان بنو سلمہ کے ایک شخص جد بن قیس نے شریک ہونے کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے اس کو اجازت دیدی اور اس سے اعراض کیا۔ حالانکہ یہ شخص تندرست توی اور غنی تھا۔۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا (سورہ توبۃ ۴۹) ’’ان میں سے کوئی وہ ہے جو کہتا ہے مجھے رخصت دے دیجئے مجھ کو فتنہ میں نہ ڈالئے سُن رکھو فتنے میں تو یہ لوگ خود پڑے ہوئے ہیں‘‘۔

---

[1] ملاحظہ ہو واقدی صفحہ ۴۲۵ ابن ہشام ج ۴ صفحہ ۱۵۹ ابن سعد ۲/۱ صفحہ ۱۱۸ طبری ج ۳ صفحہ ۱۴۳ ابن سید الناس ج ۲ صفحہ ۲۱۵ ابن کثیر ج ۵ صفحہ ۲ زاد المعاد ج ۳ صفحہ ۳ الامتاع صفحہ ۴۴۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقین میں سے کچھ لوگ ایک یہودی سُوَیلم نامی کے گھر میں جو مقام جاسوم کے پاس تھا جمع ہو کر لوگوں کو لڑائی میں جانے سے روکتے تھے۔ جب حضورؐ کو اس کی خبر ملی تو آپؐ نے طلحہ بن عبیداللہؓ کو چند صحابہ کے ساتھ ان کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ سُوَیلم کے گھر کو معہ ان لوگوں کے جو اس میں ہیں جلا دیں۔ طلحہؓ نے وہاں جا کر ایسا ہی کیا۔ ان لوگوں میں سے ضحاک بن خلیفہ گھر کی چھت سے کود پڑا اس سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اسی طرح ابن ابیرق اور اس کے ساتھی بھی اس گھر سے کود کر بھاگے۔

اسی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ روتے ہوئے آئے جن کی تعداد سات تھی وہ سات اشخاص یہ تھے۔ بنو عمرو بن عوف میں سے۔ سالم بن عمیرؓ، بنی حارثہ سے عُلبہ بن زیدؓ۔ ابو لیلیٰ عبدالرحمٰن بن کعب برادر بنی مازن۔ عمرو بن حمامؓ برادر بنی سلمہ سے عبداللہؓ بن مُغفل مزنی۔ کہا گیا ہے کہ وہ عبداللہ بن عمرو مزنی تھے۔ بنی واقف سے عبداللہؓ۔ عرباضؓ بن ساریہ فزاری۔ ان سب نے آکر رسول اللہ سے سواری کی درخواست کی۔ آپؐ نے فرمایا میرے پاس سواری وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں ہے جو میں تم کو دوں۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے رخصت ہوئے اس حال میں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس غم میں کہ ان کے لئے حمل و نفقہ کا کوئی سامان نہ ہو سکا۔ کہتے ہیں کہ ابن یامین بن عمرو بن کعب نے ابو لیلیٰ عبدالرحمٰنؓ اور عبداللہؓ بن مُغفل کے لئے سواری کے طور پر ایک اونٹنی اور ان دونوں کے لئے زادِ راہ کے طور پر کھجور کا بھی انتظام کیا۔

کچھ لوگ بدوی (دیہاتی) غزوہ تبوک میں شرکت سے معذوری ظاہر کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عُذر پیش کرنے لگے آپؐ نے ان کے عُذر کو قبول فرما کر اُن کو رُخصت دے دی۔

۱۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت مدینہ میں محمد بن مسلمہؓ کو نائب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کیا۔ ایک روایت میں سباع بن عُرفطہ کا نام آتا ہے اور بعض نے حضرت علیؓ کا نام لیا ہے [۱]

عبداللہ بن اُبی ابن سلول [۲] نے اپنا لشکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر سے الگ ایک طرف ٹھہرایا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا لشکر آپؐ کے لشکر سے کم نہ تھا۔ لیکن یہ غلط ہے کیونکہ اس کے ساتھ جو پیچھے رہ گئے تھے ان کی تعداد صرف ستّر و اسّی کے درمیان تھی غزوہ اُحد کے موقع پر بھی بعض کا یہ خیال ہے کہ اس کی تعداد کافی تھی۔ لیکن اس موقعہ پر بھی یہ خیال کرنا غلط تھا اس وقت بھی اس کے ساتھ منافقین کی تعداد مسلمانوں سے کم تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا لشکر روانہ ہوگیا تو عبداللہ بن اُبی ابن سلول اور اس کے ساتھ جو منافقین و اہل ریب تھے وہ آپؐ کے ساتھ نہیں گئے اور واپس لوٹ آئے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر بلاد ثمود سے گزرے تو آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس جگہ کے پانی سے نہ تو وضو کیا جائے اور نہ ہی آٹا گوندھا جائے اور جو آٹا اس پانی سے گوندھا گیا ہو وہ اونٹوں کو کھلا دیا جائے اور اس کے بجائے صرف اس کنویں سے پانی پیو یا استعمال کرو جہاں اونٹ ٹھہرتے ہیں اس کنویں کو بیر ناقہ کہتے ہیں۔ نیز لوگوں کو حکم دیا کہ اس بستی کے گھروں میں کوئی داخل نہ ہو اگر کوئی داخل ہو تو روتا ہوا یعنی توبہ استغفار کرتا ہوا۔ نیز آپؐ نے لوگوں کو منع کیا کہ کوئی شخص جب تک اس کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو، تنہا کہیں نہ جائے۔ رسول اللہ کے اس حکم کے خلاف بنو ساعدہ کے دو شخص تنہا نکلے۔ ان میں جو قضائے حاجت کے لئے نکلا تھا اسے خنّاق کا عارضہ لاحق ہوگیا۔ دوسرا جو شخص اونٹ کی تلاش میں نکلا تھا اسے ہوا نے اٹھا کر طَی کی پہاڑیوں میں پھینک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کیا میں نے

---

[۱] اصل میں حضرت علیؓ کو رسول اللہ نے اہل بیت کی نگرانی کے لئے چھوڑا تھا۔ مترجم

[۲] یہ منافقین کا سردار تھا اس کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا تمام منافقین اور اہل شک و ریب اسکے ساتھ مل گئے تھے۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کو اس سے روکا نہ تھا بہرحال وہ شخص جو خناق کے مرض میں مبتلا ہوا تھا اس کے لئے آپؐ نے دعا کی اور وہ شفایاب ہوگیا دوسرے شخص کو طی کی پہاڑیوں سے اٹھا کر رسولؐ اللہ کے پاس لایا گیا۔

اس غزوہ میں لوگوں کو پیاس کی شکایت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے لئے اپنے رب سے دعاء کی اللہ تعالےٰ نے ایک بادل بھیجا اس سے خوب بارش ہوئی۔

اسی سفر کا واقعہ ہے کہ دورانِ سفر کسی جگہ راستے میں آپؐ کی اونٹنی گم ہوگئی اس پر بعض منافقین نے کہا محمد تو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ آسمان کی خبریں جانتے ہیں لیکن ان کو اپنی اونٹنی کا پتہ نہیں کہ کہاں ہے۔ اسی وقت آپ کو وحی کے ذریعہ اونٹنی کی جگہ بتادی گئی آپؐ نے اپنے اصحاب کو اس کی خبر دی۔ لوگ اس جگہ گئے اور انہوں نے اونٹنی کو اسی جگہ پایا جہاں بتایا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس بات کا کہنے والا ایک منافق تھا جس کا نام زید بن اللصیت القینقاعی تھا اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد اس نے توبہ کی اور مسلمان ہوگیا۔ ایک روایت ہے کہ اس نے توبہ نہیں کی۔

غزوہ تبوک ہی کا ایک واقعہ یہ بھی ہے حضرت ابوذر غفاریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے اس وجہ سے کہ ان کا اونٹ تھک کر چلتا نہ تھا رسولؐ اللہ سے ملنے کی غرض سے تنہا پیچھے پیدل چل رہے تھے آپ سے ان کے پیچھے رہ جانے کا ذکر کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا ابوذرؓ ہوں گے۔ قریب ہونے پر معلوم ہوا۔ ابوذر ہی تھے اس پر آپؐ نے فرمایا۔ ابوذرؓ پر خدا رحم کرے۔ تنہا پیدل چلتا ہے۔ تنہا ہی مرے گا اور تنہا ہی قبر سے اُٹھے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اللہ تعالےٰ نے منافقین کی ایک جماعت کو رسوا کیا۔ یہ لوگ غزوہ تبوک کے موقعہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مسلمانوں کی قوت کو کمزور کرنے اور ان میں تفرقہ وپھوٹ ڈالنے کی غرض سے طرح طرح کی باتیں پھیلا رہے تھے۔ ان میں سے ایک شخص مُخشّن بن حُمیر تھا جس نے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اُسے ایسی جگہ شہادت کی موت نصیب کرے جو کسی کو معلوم نہ ہو۔ چنانچہ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے اور ان کا کسی کو کوئی نشان و پتہ معلوم نہ ہوا۔ غزوہ تبوک ہی کے موقعہ پر یُحَنّہ بن رُؤبہ حاکم آیلہ[1] رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپؐ سے جزیہ دینے پر صلح کر لی۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بلایا اور انہیں اکیدر بن عبد الملک کندی کی طرف بھیجا۔ یہ دومۃ الجندل کا حاکم اور مذہبًا عیسائی تھا آپؐ نے خالد بن ولید کو بتایا کہ تم اسے گائے کا شکار کرتے ہوئے پاؤ گے۔ خالد روانہ ہوئے جب یہ وہاں پہنچے تو رات کے وقت اکیدر کا قلعہ سامنے نظر آیا انہوں نے دیکھا کہ ایک گائے اپنے سینگوں سے قلعہ کے دروازے کو رگڑ رہی ہے۔

یہ دیکھ کر اکیدر اس گائے کا شکار کرنے کے لئے نکلا رات کا وقت تھا۔ جونہی وہ رات کے وقت نکلا حضرت خالدؓ کے لشکر کی اس سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ حضرت خالد نے اس کو گرفتار کیا اور رسولؐ اللہ کے پاس بھیج دیا آپؐ نے اس کو معاف کر دیا اور جزیہ دینے پر اس سے مصالحت کر لی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں بیس دن رہے اس سے زیادہ دن نہیں ٹھہرے پھر مدینہ کی طرف واپسی کے لئے چل پڑے۔ راستہ میں ایک چشمہ پڑا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپؐ نے منع کر دیا تھا کہ کوئی شخص اس پانی کے استعمال کرنے میں سبقت نہ کرے لیکن دو شخص جو منافق تھے انہوں نے پہنچ کر اس پانی کے استعمال میں سبقت کی اور اس کا جتنا پانی تھا ختم کر دیا۔ آپؐ کو جب معلوم ہوا کہ اس چشمہ کا پانی ختم ہو گیا

---

[1] یہ مقام خلیج عقبہ کے پاس ہے۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو آپؐ نے ان دونوں پر لعنت کی اور ان کے حق میں بد دعاء کی پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ اسی جگہ رکھا جہاں سے تھوڑا سا پانی نکلا تھا۔ آپؐ کے ہاتھ رکھتے ہی اس جگہ سے پانی بہنے لگا۔ آپؐ نے اس پانی سے وضوء کیا اور تھوڑا سا پانی اس چٹان پر ڈال کر برکت کی دُعاء کی سو اس سے پانی بہت بڑی مقدار میں نکلنے لگا۔ جس سے پورا لشکر سیراب ہوا۔ آپؐ نے اس کے بارے میں خبر دی کہ یہ جگہ سرسبز باغ میں تبدیل ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

مسجدِ ضرار[1] کا انہدام

آپؐ نے تبوک سے لوٹتے وقت مسجدِ ضرار کو جسے کچھ منافقین نے مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کی غرض سے بنایا تھا منہدم کرنے کا حکم دیا آپؐ نے بنی سالم بن عوف کے مالک ابن الدخشم اور معن بن عدی یا ان کے بھائی عاصم بن عدی برادر بنو عجلان کو بلا کر فرمایا کہ تم دونوں جا کر اس مسجدِ ضرار کو منہدم کر کے جلا دو۔ ان دونوں نے اسے آگ لگا کر جلا کر تباہ کر دیا۔

وہ شخص جس نے یہ مسجدِ ضرار بنائی تھی وہ تھا خذام بن خالد، جو بنی عبید بن زید کی شاخ بنو عمرو بن عوف کا ایک فرد تھا اسی نے اپنے گھر کے ایک حصے میں یہ مسجد تعمیر کی تھی۔

---

[1] منافقین نے یہ مسجد مقام ذی آوان میں جو مدینہ سے تھوڑی سی مسافت پر ہے مسجدِ قباء کے توڑ پر اس غرض سے بنائی تھی کہ مسلمانوں میں تفرقہ اور پھوٹ ڈالیں اور حیلہ یہ لیا کہ جو لوگ ضعیف معذور ہیں یا کسی اور وجہ سے مسجد نبوی میں نہ پہنچ سکیں۔ وہ یہاں آکر نماز ادا کر لیا کریں۔ اسی مسجد کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ والی الاخر الآیۃ ـ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو ضُبَیعہ بن زید میں سے :۔

مُعتّب بن قُشیر۔ ابو حبیبہ بن الاَزعر۔ نَبتل بن حارث۔ بحزج۔ بجاد بن عثمان۔

بنو عمرو بن عوف میں سے :۔

عبّاد بن حنیف۔ جاریہ بن عامر اس کے دونوں بیٹے۔ مُجمّع بن جاریہ اور زید بن جاریہ۔

بنو اُمیہ بن زید میں سے :۔

وَدیعہ بن ثابت۔ بعض نے ثعلبہ بن حاطب کا بھی ذکر کیا ہے (بقول ابن حزم) یہ غلط ہے کیونکہ ثعلبہ بدری ہیں۔

مسَاجدِ رسولؐ

اُن مساجدِ رسولؐ کے نام جو اس غزوے میں تبوک اور مدینہ کے درمیان بنائی گئیں۔

مسجدِ تبوک۔ مسجدِ ثنیۃ مدران۔ مسجدِ ذاتِ الزراب۔ مسجدِ اخضر۔ مسجدِ ذات الخطمی۔ مسجدِ الاء۔ مسجدِ طرف البتراء۔ مسجدِ شقِ تارا۔ مسجدِ ذی الجیفہ۔ مسجدِ صدر حوضی۔ مسجدِ حجر۔ مسجدِ صعید۔ مسجدِ وادی القریٰ۔ مسجد الرقعہ۔ مسجد ذی المروۃ۔ مسجدِ فیفاء۔ مسجدِ ذی خُشب۔

اس غزوہ میں تین مسلمان شریک ہونے سے رہ گئے تھے۔ بنی سلمہ میں سے کعب بن مالکؓ۔ بنی عمرو بن عوف میں سے مُرارہؓ بن ربیع اور ہلال بن اُمیہؓ واقفی۔ یہ نیک اور صالح مسلمان تھے۔ ان میں نفاق کا کوئی شائبہ نہیں تھا لیکن سستی و کاہلی کی وجہ سے ان سے یہ کوتاہی ہوئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے تو آپؐ نے لوگوں کو ان تینوں سے بات کرنے سے منع کر دیا کہ ان سے بات نہ کی جائے ان سے کلام نہ کرنے کی مدت پچاس دن رہی پھر ان کی توبہ قبول ہوئی اور ان کے بارے میں آیت توبہ نازل ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ جو فسادِ نیت و نفاق کی وجہ سے اس غزوہ میں شرکت سے پیچھے رہ گئے تھے ان کی تعداد اسّی سے کچھ اوپر تھی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بہانے بنائے اور جھوٹی قسمیں کھائیں۔ آپؐ نے انہیں معذور سمجھ کر ان کا عذر قبول کرلیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے ماہ رمضان ۹ھ میں لوٹے۔

قبیلہ ثقیف کا اسلام [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان ۹ھ میں تبوک سے مدینہ تشریف لائے تو اسی مہینہ میں قبیلہ ثقیف کا ایک وفد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ واپسی کے وقت آپ کے مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے عُروہ بن مسعود ثقفی جو قبیلہ ثقیف کا سردار تھا۔ راستہ میں آپؐ سے ملا اسلام قبول کرنے کے بعد آپ سے اپنی قوم بنی ثقیف میں جاکر اسلام کی دعوت دینے کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے ان کی طرف سے اس اندیشہ و خطرہ کی بناء پر کہ وہ لوگ کفر میں سخت و شدید واقع ہوئے ہیں اِن کو اُن کے پاس جانے سے منع کیا اور روکا۔ لیکن انہوں نے کہا یا رسولُ اللہ! نہیں میں اپنی قوم میں ہر دلعزیز ہوں ان کی نظروں میں میرا ایک مرتبہ و مقام ہے وہ میرے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کریں گے۔ حضورؐ اس پر خاموش ہوگئے۔ عُروہ نے اپنی قوم میں پہنچکر دعوت اسلام دی اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا اس پر ان کی قوم نے اُن کو تیر

---

[1] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۴ صفحہ ۱۸۲ طبقات ابن سعد ج ۱/۲ صفحہ ۵۳ طبری ج ۳ صفحہ ۱۴۴ ابن سید الناس ج ۲ صفحہ ۲۲۸ ابن کثیر ج ۵ صفحہ ۲۹ زاد المعاد ج ۳/ صفحہ ۶۰ الامتاع صفحہ ۴۵۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مار کر شہید کر دیا۔ انہوں نے اپنی موت کے وقت وصیّت کی کہ مجھے اس جگہ دفن کرنا جہاں حضورؐ کے دوسرے ساتھی طائف کے محاصرے کے وقت شہید ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کو اسی جگہ دفن کر دیا گیا۔

عُروہ کے شہید ہو جانے کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ کیا کیا جائے تمام عرب مسلمان ہو چکا ہے اب ہم میں تنہا ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ سو ایک روز قبیلہ ثقیف کا رئیس عَمرو بن اُمیہ جس کا تعلق بنی علاج سے تھا اپنے مخالف عبد یا لیل بن عمرو بن عمیر (جو بنی غیرہ کی ایک شاخ اَحلاف سے تعلق رکھتا تھا) سے ملنے گیا۔ اس سے پہلے ان دونوں کے درمیان کچھ رنجش تھی۔ انہوں نے آپس میں مل کر اس بات پر اتفاق کیا کہ محمد (رسولؐ اللہ) سے کوئی معاملہ طے کرنا چاہیئے۔ چنانچہ یہ تجویز طے ہوئی کہ رسولؐ اللہ کے پاس عبد یالیل کو چھ آدمیوں کے ساتھ وفد کی صورت میں بھیجا جائے وہ چھ آدمی یہ تھے۔ دو شخص اَحلاف میں سے حَکم بن عَمرو بن وَہب۔ شرجیل بن غیلان۔ تین شخص بنی مالک میں سے۔ عثمان بن ابی العاص از بنی یسار۔ نُمیر بن خرشہ بن رَبیعہ از بنی الحارث اور اوس بن عوف۔ کہا گیا ہے کہ یہی وہ شخص ہے جس نے عروہ بن مسعود ثقفی کو قتل کیا تھا۔ یہ سب چھ آدمی یہاں سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

جب یہ سب لوگ مدینہ کے قریب مقام قناۃ میں پہنچے تو سب سے پہلے ان کے ابن عم مغیرہ بن شعبہؓ نے ان کو دیکھا اس دن حضرت مغیرہ اپنی باری پر حضورؐ کے اونٹوں کو چرا رہے تھے کیونکہ صحابہ حضورؐ کے اونٹوں کو باری باری چرایا کرتے تھے جب حضرت مغیرہ نے ان لوگوں کو دیکھا تو اُونٹوں کو ان کے پاس چھوڑ کر حضورؐ کی خدمت میں اُن کے آنے کی خبر دینے کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ان کی حضرت ابو بکرؓ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے ان کے آنے کا حال بیان کیا۔ حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر صدیق نے ان سے کہا۔ میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم یہیں ٹھہر جاؤ میں تم سے پہلے اُن کے آنے کا حال حضورؐ سے عرض کر آؤں۔ سو حضرت ابوبکرؓ نے حضورؐ کو اُن کے آنے کی خبر دی کہ بنو ثقیف اسلام لانے کی غرض سے آئے ہیں۔

حضرت مغیرہؓ اور حضرت ابوبکرؓ ان کے پاس گئے اور ان کو بتایا کہ وہ کس طرح حضورؐ کی خدمت میں جا کر سلام کریں اور گفتگو کا آغاز کریں لیکن انہوں نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا۔ جب وہ لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اسی جاہلیت کے طریقہ پر سلام وغیرہ کیا ان کے ٹھہرنے کے لئے آپؐ نے مسجد کے ایک طرف خیمہ لگوا دیا۔

خالد بن سعید بن العاص حضورؐ کے اور ان کے درمیان گفتگو کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مابین ایک عہد نامہ لکھا گیا۔ ان کے پاس حضورؐ کی طرف سے جو کھانا آتا تھا تو وہ خالد کے کھانے سے پہلے نہیں کھاتے تھے۔

اس عہد نامہ کی شرائط میں سے ایک شرط انہوں نے یہ پیش کی تھی کہ اُن کے اس بت خانہ کو جس میں لات کا بت ہے کچھ مدت تک منہدم نہ کیا جائے۔ حضورؐ نے ان کی اس شرط کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری شرط انہوں نے یہ پیش کی کہ نماز سے ان کو معاف رکھا جائے۔ حضورؐ نے ان کی اس شرط کو بھی منظور نہیں کیا۔ پہلی شرط کے منظور نہ ہونے پر انہوں نے یہ شرط رکھی کہ ہم اپنے ہاتھوں سے بتوں کو نہ توڑیں گے حضورؐ نے ان کی اس شرط کو منظور کر لیا۔

یہ سب مسلمان ہو گئے حضورؐ نے اُن پر عثمان بن ابی العاص کو امیر مقرر کر دیا حالانکہ حضرت عثمانؓ بن ابی العاص ان میں سب سے کم سن تھے لیکن ان کو علم دین اور قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے کا زیادہ شوق تھا حضورؐ نے انہی کو ان کی تعلیم پر بھی مقرر کیا یہی ان کو نماز پڑھاتے تھے۔ حضورؐ نے ان سے فرمایا دیکھو نماز کو مختصر کر کے پڑھانا کیونکہ مقتدی بوڑھے ضعیف اور بیمار سب ہی طرح کے لوگ ہوتے ہیں اور ان کو حکم دیا کہ کسی کو مؤذن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کر لینا لیکن آذان دینے کی کوئی اُجرت نہ ہو۔

پھر یہ اپنے شہروں کو لوٹ گئے۔ حضورؐ نے ابوسفیانؓ بن حرب اور مغیرہؓ بن شعبہ کو ان کے بت خانہ کو منہدم کرنے کے لئے بھیجا۔ ابوسفیان تو ذی الہرم جہاں ان کی کچھ جائداد تھی چلے گئے اور مغیرہؓ سے کہا تم اپنی قوم میں جاکر ان کے بت خانہ کو توڑ دو حضرت مغیرہؓ نے بت خانہ کو ڈھانا شروع کیا۔ حضرت مغیرہؓ کے قبیلے بنو معتب کے لوگ ان کے گرد آکر کھڑے ہو گئے۔ اس ڈر سے کہ عروہ کی طرح ان کو کوئی تیر نہ مار دے۔ بنو ثقیف کی عورتیں بت خانہ کو منہدم ہوتے دیکھ کر روتی اور چلاتی تھیں۔ مغیرہؓ نے اس کو منہدم کرنے کے بعد تمام زیور اور سونا وغیرہ جو اس بتخانہ میں تھا قبضہ میں کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بت خانہ کے مال کے بارے میں فرمایا کہ پہلے اس سے عروہ بن مسعودؓ کا قرض ادا کیا جائے گا۔ اصل میں قارب بن الاسود بن مسعود نے آپ کے پاس آکر درخواست کی تھی کہ اس مال میں سے میرے باپ کا قرض جو عروہ بن مسعود پر تھا ادا کیا جائے۔ آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ ابو ملیح ابن عروہ بن مسعود اور قارب بن الاسود یہ دونوں ثقیف کے وفد کے اسلام لانے سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا اسلامی حج اور اعلانِ برأۃ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیہ رمضان، شوال اور ذی قعدہ یعنی پورے دو[2] ماہ مدینہ میں مقیم رہے۔ پھر آپؐ نے ذی الحجہ ۹ھ میں حج کے لئے حضرت ابوبکرؓ کو بحیثیت امیر الحج مقرر کر کے روانہ کیا کہ وہ جا کر مسلمانوں کے حج کا انتظام کریں اس کے بعد آپؐ نے حضرت علیؓ کو بھیجا کہ وہ حج کے موسم میں سورۃ براۃ کو لوگوں میں سنائیں۔ یہ سورۃ اس عہد کو باطل کرنے کے لئے نازل ہوئی تھی جو حضورؐ اور مشرکین مکہ کے درمیان تھا کہ اب ہر قبیلہ سے عہد اس کی مدت مقررہ تک باقی رہے گا۔ اسکے بعد کوئی معاہدہ نہیں رہے گا۔

قبائلِ عرب کے وفود کا اسلام قبول کرنا [2]

۹ھ

جب حضورؐ نے مکہ فتح کر لیا۔ غزوہ تبوک سے بھی فارغ ہو گئے اور ثقیف کے وفد نے بھی آ کر اسلام قبول کر لیا تو عرب کے وفود ہر طرف سے مدینہ آ کر اسلام قبول کرنے لگے۔ بجز اُن کے جن کو اللہ نے ذلیل و رسوا کیا۔ جیسے عامر بن طفیل بن مالک اور اربد بن قیس یہ دونوں قاصد کی حیثیت سے حضورؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے ان کو اسلام پیش کیا۔ انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا۔ آپؐ نے ان کے حق میں بددعاء کی چنانچہ

[1] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۴ ص ۱۸۵ ابن سعد ج ۱/۲ ص ۱۲۱ طبری ج ۳ ص ۱۵۴ ابن سید الناس ج ۲ ص ۲۳۱ ابن کثیر ج ۵ ص ۳۶ زاد المعاد ج ۳ ص ۵۲ الامتاع ص ۴۹۸

[2] ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۴ ص ۲۰۵ ۔ ص ۲۲۶ طبقات ابن سعد ج ۱/۲ ص ۳۸ ۔ ص ۸۶ ، طبری ج ۳ ص ۱۱۵ ابن سید الناس ج ۲ ص ۲۳۲ ، ص ۲۵۸ ابن کثیر ج ۵ ص ۴۰ ص ۹۵ زاد المعاد ج ۳ ص ۶۰ ص ۱۱۵ الامتاع ص ۳۳۴ ص ۳۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامر بن طفیل تو گردن کے مرض میں مبتلا ہو کر مرگیا اور اربد بجلی کے گرنے سے ہلاک ہوا۔

منجملہ اور وفود کے بنو تمیم کا وفد بھی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس میں بنو تمیم کے مندرجہ ذیل افراد تھے۔

عُطارِد بن حاجب بن زُرارہ۔ اقرع بن حابس۔ زبرقان بن بدر۔ عمرو بن اہتم المنقری۔ مالک بن وقش۔ حُتات بن یزید۔ حُتاب وہی شخص ہے جسے حضورؐ نے امیر معاویہ بن ابی سفیان کا بھائی بنایا تھا۔ نعیم بن یزید اور قیس بن حارث۔ لیکن اقرع بن حابس ان وفود کے آنے سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔

بنو سعد بن بکر میں سے۔ ضِمام بن ثعلبہ آئے اور اسلام لے آئے۔ ان کی وجہ سے ان کی پوری قوم بھی مسلمان ہوگئی۔

عبد القیس کی طرف سے جو لوگ آئے۔ ان میں جارُود العبدی۔ الاشج العصری ان کا نام المنذر بن الحارث تھا۔ اسی قبیلہ کے کچھ دوسرے لوگ حاضر ہوئے۔ یہ حضرات فتح مکہ سے پہلے آکر اسلام لاچکے تھے۔

حضورؐ کی خدمت میں بنی حنیف کا ایک وفد آیا۔ انہوں نے اسلام قبول کیا۔ ان میں ایک شخص مسیلمہ کذاب بھی تھا جب یہ لوگ لوٹ کر گئے تو اس شخص نے دعویٰ نبوت کیا۔ لعنۃ اللہ علیہ۔ اس کے ساتھ اسکی قوم کے کچھ لوگ بھی مُرتد ہوگئے ان میں سے ثمامہ بن اثال رضؓ اسلام پر ثابت قدم رہے۔

یمن میں قبیلہ طے ایک مشہور قبیلہ تھا اس قبیلہ کے سردار زید الخیل الطائی تھے یہ اپنے چند معززاشخاص کے ساتھ حضورؐ کے پاس آئے اور اسلام لائے۔

فردہ بن مُسیک مُرادی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ اپنی قوم کے سردار تھے یہ اسلام لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے قبیلہ بنی مراد اور دوسرے قبائل پر حاکم بنا کر روانہ کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاذ بن جبل کو حضورؐ نے یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا۔

عمرو بن معدی کرب[1] یہ بھی اپنے قبیلہ کے سردار تھے۔ یہ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور اسلام لائے۔ صُرد بن عبداللہ اَزدی نے حضورؐ کی خدمت میں آکر اسلام قبول کیا۔ قبیلہ اَزد کے اور لوگ بھی ان کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضورؐ نے ان کو ان کی قوم کے مسلمانوں پر امیر مقرر کر دیا۔

فروہ عمرو الجذامی۔ یہ حضورؐ کی خدمت میں آکر اسلام لائے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں تحفہ بھیجا۔ لیکن روم کے بادشاہ نے فروہ کو اسلام لانے کے جرم میں سولی پر لٹکا کر شہید کر دیا کیونکہ ان کا علاقہ ملک شام میں روم کے ماتحت تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بنو الحارث بن کعب کی طرف مقام نجران میں دعوتِ اسلام کے لئے بھیجا۔ بنو الحارث نے اسلام قبول کر لیا۔

حجۃ الوداع[2]

جب ذی القعدہ کا مہینہ آیا تو رسولؐ اللہ نے ماہ ذی القعدہ کی ۲۵ تاریخ بروز جمعرات بعد نماز ظہر مدینہ سے حج کے لئے روانہ ہوئے۔ آپؐ نے مقام ذی الحلیفہ میں رات گزاری اور یہیں سے آپؐ نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ یعنی قِران[3] کا احرام باندھا۔

---

[1] ان کے ساتھ دس اشخاص اور آئے اور یہ سب سعد بن عبادہ کے ہاں مہمان ہوئے۔

[2] ملاحظہ ہو واقدی صفحہ ۴۳۳ ابن ہشام جلد ۴ صفحہ ۲۴۸ طبقات ابن سعد ج ۲/۱ صفحہ ۱۲۴ طبری ج ۳ صفحہ ۱۴۸ ابن سید الناس ج ۲ صفحہ ۲۷۲ ابن کثیر ج ۵ صفحہ ۱۰۹ الامتاع صفحہ ۵۱۰۔

[3] فقہاء کی اصطلاح میں حج کی تین قسمیں قرار دی گئی ہیں۔ قِران، تمتع اور افراد۔ حج کے ساتھ عمرہ کی نیت بھی ہو اور حج و عمرہ دونوں کے مناسک ایک ساتھ ادا کئے جائیں تو قِران ہے اور اگر دونوں کے مناسک علیحدہ علیحدہ ادا کئے جائیں تو تمتع ہے اگر حج کے ساتھ عمرہ نہ ہو تو افراد ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ حضورؐ کا حج کس قسم کا تھا۔ زیادہ تر جو صحیح روایت معلوم ہوتی ہے وہ قِران کی ہے اسی کو ابن حزم نے اختیار کیا ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے تمتع کیا اور بعض روایات افراد کے بارے میں آتی ہیں۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کے ساتھ قربانی کے سنو اونٹ تھے ان میں سے کچھ اونٹ آپؐ اپنے ہمراہ لائے تھے اور قریب ایک تہائی اونٹ حضرت علیؓ اپنے ساتھ یمن سے لے کر آئے تھے۔

آپؐ مکہ کے بالائی حصہ یعنی کدآء سے مکہ میں داخل ہوئے، یہ اتوار کا دن ۴ ذی الحجہ ۱۰ھ تھا آپؐ نے راستہ میں فرمایا جو چاہے حج کا احرام باندھے جو چاہے عُمرہ کا احرام باندھے اور جو چاہے حج وعمرہ یعنی قِران کا احرام باندھے۔ جب آپ مکہ کے قریب ہوئے تو آپؐ نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ قربانی کے جانور ہوں وہ قِران کرے یعنی حج وعمرہ ایک ساتھ ادا کرے اور جس کے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوں تو وہ حج کو عمرہ کے ساتھ فسخ کر دے یعنی عمرہ کر کے احرام کھول دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمتع کے بارے میں سوال کیا گیا۔ یا رسولؐ اللہ! کیا تمتع اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ عمرہ حج میں قیامت تک داخل ہے۔

حضرت عائشہؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں شریک تھیں انہی ایام حج میں وہ حیض سے ہوگئیں انہوں نے عُمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا انہوں نے حضورؐ سے پوچھا کہ وہ اس حالت میں عُمرہ کے ساتھ حج کریں یا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم وہ تمام مناسک حج ادا کر سکتی ہو جو حاجی ادا کرتے ہیں سوائے بیت اللہ کے طواف کے۔

رسولؐ اللہ نے عمرہ وحج کے ساتھ ایک طواف کیا۔ کیونکہ آپؐ نے قِران کا احرام باندھا تھا۔

حضرت عائشہؓ نے آپ کے احرام میں جب احرام باندھا تو خوشبو لگائی اس خوشبو کا اثر احرام باندھنے کے بعد تین دن سے زیادہ رہا۔

آپؐ نے اُس احرام باندھنے والے کے بارے میں جو عرفات میں انتقال کر گیا تھا حکم دیا کہ اس کو صرف دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اس کے خوشبو نہ لگائی جائے اور اس کے چہرے اور سر کو نہ ڈھانکا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک کہ آخر میں بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ سوائے اس حائضہ عورت کے جس نے حیض سے قبل طواف کرلیا ہو۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بروز بدھ ماہ ذی الحجہ کی ۱۴ تاریخ کو سورج کے طلوع ہونے سے پہلے مکہ کے نشیبی علاقے سے مدینہ کی طرف لوٹ گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات[۱]

جب عرب کے تمام لوگ اسلام لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی یہ معلوم ہوگیا کہ اب آپؐ کا اپنے رب کی طرف کوچ کا وقت قریب ہے تو آپؐ جنت البقیع میں شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لے گئے اور ان کی قبروں پر قریب دس سال[۲] بعد دعائے مغفرت کی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ درد اٹھا جس میں انتقال ہوا تو آپؐ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے گھر میں تھے اس کے بعد آپؐ نے اپنی بیویوں سے حضرت عائشہؓ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہی سو ازواج مطہرات نے اس کی اجازت دے دی۔

مرض میں شدت و تخفیف ہوتی رہتی تھی۔ مرض کی شدت کی وجہ سے آپ پر غشی طاری ہوجاتی تھی۔ ایک دن غشی سے پہلے لوگوں نے آپؐ کو دوا پلانی چاہی آپؐ نے انکار کیا چونکہ یہ آپؐ کو گوارا نہ تھی۔ پھر جب غشی طاری ہوئی تو لوگوں نے منہ کھول کر حلق میں دوا ڈال دی۔ اصل میں لوگوں کا خیال تھا کہ آپ کو ذات الجنب کی شکایت ہے۔ اس لئے لدود[۳]

۱؎ ملاحظہ ہو ابن ہشام ج ۴ صفحہ ۲۹۸ صفحہ ۳۱۷ ابن سعد ج ۲/۲ صفحہ ۱ صفحہ ۸ طبری ج ۳ صفحہ ۱۹۱ صفحہ ۲۰۷ ابن سید الناس ج ۲ صفحہ ۳۳۵ صفحہ ۳۴۲ ابن کثیر ج ۵ صفحہ ۲۲۳ صفحہ ۲۴۴ الامتاع صفحہ ۵۴۴ صفحہ ۵۵۱

۲؎ ابن حزم نے دس سال کے عرصہ کا ذکر کیا ہے لیکن صحیح آٹھ سال کی مدت ہوتی ہے کیونکہ غزوہ احد ۳ھ میں ہوا اور آپؐ کی وفات ۱۱ھ میں ہوئی۔

۳؎ لدود اس دوا کو کہتے ہیں جو مرض ذات الجنب میں حلق میں ڈالی جاتی ہے۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے۔ افاقہ ہونے پر آپؐ کو احساس ہوا کہ آپؐ کو دوا دی گئی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا ان سب لوگوں کو دوا پلائی جائے جنہوں نے مجھے دوا دی ہے سوائے آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ کے کیونکہ جب آپؐ کو دوا دی گئی تھی تو وہ موجود نہ تھے اس لئے وہ اس سے مستثنیٰ رکھے گئے حتیٰ کہ اُمّ المؤمنین حضرت سودہؓ کو بھی دوا پلائی گئی جبکہ وہ روزے سے تھیں (یہ روزہ نفلی تھا)۔

آپؐ نے اپنی وفات سے چار دن پہلے بروز جمعرات تمام صحابہؓ کو جمع کیا اور فرمایا میرے پاس دوات اور کاغذ لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے ایسی تحریر لکھدوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا حضورؐ یہ بات مرض کی شدت سے فرما رہے ہیں ہمارے پاس خدا کی کتاب موجود ہے جو ہمارے لئے کافی ہے اس سے حضرت عمرؓ کا مقصد خیر و بھلائی کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس پر حاضرین میں اختلاف ہوا بعض نے حضرت عمرؓ کی موافقت کی حتیٰ کہ بعض نے کہا شاید حضورؐ یہ بے حواسی میں کہہ رہے ہوں اور بعض نے مخالفت کرتے ہوئے کہا آپؐ کے حکم کی تعمیل کی جائے اور دوات و قلم لائی جائے تاکہ آپؐ کوئی تحریر لکھوا دیں جس کے بعد گمراہ نہ ہوں۔ جب آپ کو یہ اختلاف اور شور و غل ناگوار گزرا تو آپؐ نے لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹ جانے کو کہا سب سے بڑی تکلیف دہ بات یہ ہوئی کہ یہ اختلاف آپؐ کے اور آپؐ کی تحریر کے درمیان حائل ہو گیا۔ یہ حقیقت ہے۔ اگر وہ بات جو آپ لکھوا رہے ہیں واجبات دین اور شریعت سے متعلق ہوتی تو آپؐ حضرت عمرؓ یا کسی دوسرے شخص کے کہنے سے رک نہیں سکتے تھے[1]

---

[1] اس واقعہ کے بعد آپؐ قریب چار دن زندہ رہے۔ اگر یہ بات اُمورِ دین سے متعلق ہوتی تو آپ اس وقت نہ سہی بعد میں لکھوا دیتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ شیعہ کہتے ہیں کہ آپؐ حضرت علیؓ کی خلافت کا فرمان لکھوانا چاہتے تھے لیکن صحیح بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو بلا کر ان کی (باقی صفحہ ۲۸۹ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مرض کی حالت میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تمہارے باپ اور بھائی کو بلاؤں اور تمہارے والد کے حق میں ایک تحریر لکھوا دوں تاکہ اس کے بعد کوئی دوسرا اسکی خواہش و تمنا نہ کرے پھر آپؐ نے اس کو مناسب نہ سمجھا اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اور مسلمان ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کو پسند نہیں کریں گے۔ ممکن ہے کہ وہ تحریر جو آپ لکھوانا چاہتے تھے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے بارے میں ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس تحریر کے نہ لکھے جانے کا جو نتیجہ تھا وہ ظاہر ہے۔ اختلافات رونما ہوئے۔ قریب تھا کہ آپؐ کے بعد مسلمان اُمورِ مملکت کی سربراہی کے معاملہ میں اختلافات میں پڑ کر ہلاک ہو جاتے۔

اس طرح سے اس اختلافات کا سلسلہ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت اور اس کے بعد تک چلتا رہا۔ بہرحال یہ تحریر اس نزاع کو ختم کر دیتی۔ اگر یہ نہ بھی ہوتا تو کم از کم اس خونریزی سے جو حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں اور اس کے بعد ہوئی اس سے نجات مل جاتی۔ اور آپس کے ان اختلافات میں بہت سی جماعتیں ہلاک ہوئیں ان کے اختلافات کی گمراہی آج تک جاری ہے۔

حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کو نماز کی امامت کے لئے اپنا قائم مقام بنایا۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضرت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸۸) خلافت کا فرمان لکھوانا چاہتے تھے لیکن آپؐ نے ضروری نہیں سمجھا اور فرمایا خدا اور اہل اسلام ابوبکرؓ کے سوا کسی کو پسند نہیں کریں گے۔ اس روایت کو ابنِ حزم نے بھی ذکر کیا ہے۔ خدا کو یہی منظور تھا اور اسی میں مشیت الٰہی تھی کہ یہ تحریر میں نہ آسکے تاکہ یہ نامزدگی اور جانشینی سنت قرار نہ پا جائے۔ لیکن جس بات کو خدا اور رسول نے پسند نہیں کیا تھا اسی کو بعد میں مسلمانوں نے اپنے انحطاط کے زمانہ میں اپنا لیا۔ خلافت راشدہ کے بعد بنی امیہ و بنو عباس اور اس کے بعد کے ادوار میں یہ برائی رواج پا گئی۔ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر صدیق نے ہی رسول اللہ کی بیماری کے ان ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز پڑھائی ہے[1]

ان ہی ایام میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سہارے نکلے۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ آپؐ نکل کر حضرت ابوبکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ جو امام کی جگہ کھڑے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شامل ہونے پر آپؐ کے دائیں جانب مقتدی کی حیثیت سے کھڑے ہو گئے اور آپ کی تکبیر کی آواز لوگوں کو سناتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ حضورؐ نے بیٹھ کر لوگوں کی امامت کی اور لوگ آپؐ کے پیچھے تھے۔ آپؐ کے بیٹھ کر نماز پڑھانے سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ مجبوری کی وجہ سے بیٹھ کر امامت جائز ہے۔

اس سے اس بات کی بھی اجازت نکلتی ہے کہ امام کے پیچھے اس کی تکبیر کی آواز کو بلند کیا جا سکتا ہے۔

یہ آخری نماز تھی جو آپؐ نے لوگوں کو پڑھائی۔

آپؐ نے بروز پیر بوقت ضحیٰ یعنی قریب نصف النہار بارہ ربیع الاول ۱۱ھ میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اِسی دن صبح کی نماز میں صحابہ نے آپؐ کو آخری مرتبہ دیکھا۔

آپؐ کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا چونکہ خدا کا دین مکمل ہو چکا تھا۔

صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ الگ الگ پڑھی کسی نے

---

[1] جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نماز کی امامت کے لئے اپنا قائم مقام بنایا تو اس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ ہی خلافت کے زیادہ اہل تھے۔ مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامت نہیں کی۔ آپؐ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں وفات کے ڈیڑھ دن بعد بدھ کے دن دفن کر دیا گیا۔

آپؐ کو غسل دینے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ، ان کے دونوں صاحبزادے حضرت فضلؓ و قثمؓ حضرت علی رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام شقرانؓ اور اوسؓ بن خولی خزرجی انصاری بدری تھے۔ حضرت اسامہؓ بن زید اور شقرانؓ غسل دیتے وقت پانی ڈالتے تھے۔

آپؐ کو تین سوتی سحولی (یمنی) سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جس میں قمیص عمامہ اور ازار نہیں تھے۔

حضرت ابو طلحہ انصاریؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحدی قبر کھودی۔ حضرت اسامہؓ بن زید نے آپؐ کی قبر پر کچی اینٹیں رکھیں۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب۔ فضل بن عباسؓ۔ شقرانؓ اور اوسؓ بن ابی خولی انصاری نے آپ کو قبر میں اتارا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں رکھا گیا تو آپؐ کی وہ چادر (قطیفہ) بھی قبر میں بچھا دی گئی جسے آپؐ اوڑھتے اور فرش کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ کہا گیا ہے کہ عبدالرحمٰنؓ بن اسود بھی دوسرے اصحاب کے ساتھ آپؐ کو قبر میں اتارنے میں شریک تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی مدت کل بارہ[۱۲] دن رہی ایک روایت میں مرض کی مدت چودہ[۱۴] دن ہے۔ مرض کی ابتداء جمعرات کے دن دردِ سر سے ہوئی۔ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس میں آپؐ اس طرح کھنکھارتے تھے جس طرح انگور کھانے والا کھنکھارتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کے انتقال کے وقت اختیار دیا گیا۔ آپؐ نے اپنے رب سے ملاقات کو پسند کیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آخر وقت میں سخت تکلیف کی حالت میں آپؐ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ بَلِ الرَّفِيقُ الاَعلٰی (اب اور کوئی نہیں بلکہ رفیق الاعلیٰ مطلوب ہے)۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ میرے سینہ سے سہارا لگائے ہوئے تھے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ مبارکہ جوامع السیرۃ ختم ہوئی۔
اَلحَمدُ لِلّٰہِ کَثِیرًا وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ المُرسَلِین۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مفکرِ اسلام مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

کی چند اہم شاہکار تصنیفات

تاریخ دعوت و عزیمت مکمل (۵ حصے)
مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش
انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر
منصبِ نبوت اور اُس کے عالی مقام حاملین
دریائے کابل سے دریائے یرموک تک
تذکرہ فضل الرحمن گنج مراد آبادیؒ
تہذیب و تمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات
تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب
مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں
نئی دنیا (امریکہ) میں صاف صاف باتیں
جب ایمان کی بہار آئی
مولانا محمد الیاسؒ اور اُن کی دینی دعوت
حجازِ مقدس اور جزیرۃ العرب
عصر حاضر میں دین کی تفہیم و تشریح
تزکیہ و احسان یا تصوف و سلوک
مطالعۂ قرآن کے مبادی اصول
سوانح شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ
خواتین اور دین کی خدمت
کاروانِ ایمان و عزیمت
سوانح مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ

نبی رحمتؐ مکمل
حدیث کا بنیادی کردار
معرکۂ ایمان و مادیت
پرانے چراغ مکمل (دو حصے)
ارکان اربعہ
نقوش اقبال
کاروانِ مدینہ
قادیانیت
تعمیر انسانیت
حدیث پاکستان
اصلاحیات
صحبتے با اہل دل
کاروانِ زندگی مکمل
مذہب و تمدن
دستورِ حیات
حیات عبدالحیؒ
دو متضاد تصویریں
تحفۂ پاکستان
پاجا سراغ زندگی
عالم عربی کا المیہ

ناشر — فضل ربی ندوی —— فون - ۶۱۱۸۱۷
مجلس نشریاتِ اسلام ناظم آباد مینشن ۱۔کے ۳ ناظم آباد ۱ کراچی ۱۸

297.63
ج 304
18044-EU-64